تاریخ الدولة المکیة

عبدالحق انصاری

تاریخ الدولة المکیة

تالیف

عبدالحق انصاری

---ناشر---

بہاء الدین زکریا لائبریری

چھونبی (Chhunbi) تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر ۶

نام کتاب تاریخ الدولۃ المکیۃ

تالیف عبدالحق انصاری

صفحات 240

حروف سازی نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور (اوکاڑا)

کمپیوٹر کوڈ E:\NASEER\DOLAMAKIA.INP

طبع اول ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

ناشر بہاء الدین زکریا لائبریری، چھونبی (Chhunbi)
تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال،

مطبع شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

قیمت پچاس روپے

---ملنے کے پتے---

- انجمن حزب الرحمٰن، بصیر پور ضلع اوکاڑا
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
- فرید بک سٹال، 38-اردو بازار، لاہور
- شبیر برادرز، 40-اردو بازار، لاہور
- بہاء الدین زکریا لائبریری، چھونبی (Chhunbi)
  تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال، پوسٹ کوڈ 48321
- مکتبہ اشرفیہ، منڈی مریدکے، ضلع شیخوپورہ
- مکتبہ قادریہ، محمود شہید روڈ، شاہدرہ، لاہور

هدیہ

محدث اعظم شام و استاذ العلماء علامہ سید

محمد بدر الدین حسنی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۶۷ھ-۱۳۵۴ھ/۱۸۵۰ء-۱۹۳۵ء)

کی نذر

فہرست عنوانات



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربوں نے خطۂ ہند کے مسلمانوں کی بعض عربی تصانیف کو مختلف طریقوں سے بھرپور پذیرائی دی۔ انھوں نے ان کتب کا عمومی مطالعہ کیا، اپنی زیر تصنیف کتب میں ان سے اخذ کیا، ان پر تحقیق انجام دی اور تعلیقات وحواشی وشروح لکھیں۔ ان میں سے بعض وہاں کے دینی مدارس کے نصاب میں شامل کی گئیں، نیز عرب اہل علم نے ان کتب کے بارے میں اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے انھیں مفید واہم قرار دیا۔ ایسی ہی ایک عربی کتاب ’الدولۃ المکیۃ‘ نام کی ہے، جو ہندوستان کے مشہور عالم مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں تصنیف کی۔ آج ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں جب کہ یہ سطور لکھی جارہی ہیں، اس کتاب کو معرض وجود میں آئے ایک صدی مکمل ہوچکی ہے، یہاں اس کتاب کے تاریخی پہلو کو بیان کرنا اس تحریر کا اصل مقصود ہے، لیکن اس سے قبل

موضوع کی مناسبت سے اسلامیانِ ہند میں تصنیفی عمل کے آغاز اور اس خطہ کے مصنفین کی اہم و مقبول عربی تصانیف کا تذکرہ مفید ہوگا۔

پاک و ہند میں تصنیف و تالیف کا آغاز

پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں آباد مسلمانوں میں تصنیف و تالیف کی ابتداء کب ہوئی، اس بارے میں اب تک جو معلومات سامنے آئی ہیں، ان کے مطابق حضرت ابو حفص ابوبکر ربیع بن صبیح سعدی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۶۰ھ/ ۷۷۷ء) اس خطہ پر اسلام سے وابستہ باشندوں میں اولین مصنف ہیں۔ آپ تبع تابعین میں سے ہیں اور عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئے اور جہاد کے لیے اسلامی لشکر کے ہمراہ سمندری راستے کے ذریعے ہندوستان آئے تو وفات پائی۔ آپ کی قبر سندھ سے ملحق کسی جزیرہ یا ساحل پر واقع ہے[۱] آپ نے مجموعہ احادیث مرتب کیا[۲] جو محفوظ نہیں رہ سکا۔ اور برصغیر کے مسلم مصنفین میں دوسرا نام شیخ ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۷۰ھ/ ۷۸۷ء) کا ملتا ہے، جو مدینہ منورہ میں مقیم رہے اور بغداد میں وفات پائی، لیکن سندھی الاصل تھے۔ آپ نے کتاب 'المغازی' تصنیف کی، جو محفوظ نہیں رہ سکی، البتہ مشہور مؤرخین و سیرت نگار شیخ ابو عبداللہ محمد بن عمر اسلمی مدنی المعروف بہ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۲۰۷ھ/ ۸۲۳ء) اور شیخ ابو عبداللہ محمد بن سعد زھری المعروف بہ ابن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۲۳۰ھ/ ۸۴۵ء) نے اپنی تصنیفات میں ابو معشر سندھی کی اس کتاب سے اخذ کیا ہے[۳] تیسرا نام شیخ افلح بن یسار المعروف بہ ابو عطا سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۸۰ھ/ ۷۹۶ء میں زندہ) کا ہے، جو کوفہ میں پلے بڑھے، جب کہ ان کے والد سندھی الاصل تھے۔ آپ نامور و پختہ کلام شعراء میں شمار ہوئے اور آپ کا دیوان محفوظ ہے[۴] جو ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۹ء میں حیدرآباد دکن سے اور پھر ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء میں حیدرآباد سندھ سے شائع ہو چکا ہے[۵] نیز عراق کے ایک محقق ڈاکٹر قاسم راضی مہدی بریسم نے آپ کے احوال و آثار پر مضمون 'ابو عطاء

السندی، حیاتہ و شعرہ' لکھا، جو بغداد سے مجلۂ 'المورد' کی جلد ۹، شمارہ ۱۹۸۰ء کے صفحات ۲۷۵ تا ۲۹۲ پر شائع ہوا۔[٦]

گویا اسلامیانِ ہند میں تصنیف و تالیف کا آغاز دوسری صدی ہجری کے وسط میں ہوا اور اس کے لیے عربی زبان کو ذریعہ بنایا گیا، کیوں کہ مذکورہ بالا تمام کتب عربی میں تھیں۔

آئندہ ادوار میں یہاں کے مصنفین نے فارسی، اردو، بنگالی، ہندی وغیرہ علاقائی زبانوں میں تصنیفی عمل کو ترجیح دی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی بھی مرحلہ پر یہاں عربی میں تصنیف کا عمل موقوف ہو گیا، اس کے برعکس ہر دور کے اہل قلم نے عربی میں لکھنا نہ صرف جاری رکھا بلکہ متعدد کتب ایسی بھی معرض وجود میں آئیں جن کی افادیت و اہمیت، اسلوب بیان و کثرت دلائل پر خود عرب اہل علم بھی داد تحسین دیے بغیر نہیں رہ سکے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اس عجمی خطہ پر دیگر موضوعات کے علاوہ خاص عربی زبان کے قواعد و ضوابط اور اس کے اصول و فروع پر بڑی عظیم و یادگار کتب لکھی گئیں۔

یہاں برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے چند اہم مصنفین، نیز ان کی مشہور و مقبول کتب کا مختصر تعارف پیش ہے، جو حضرت ربیع بصری کے مجموعۂ احادیث سے فاضل بریلوی کی 'الدولۃ المکیۃ' تک کے درمیان کی طویل صدیوں کے دوران اس خطہ کے علماء نے مختلف ادوار میں لکھیں اور جنھیں عربوں کے ہاں بطور خاص پذیرائی ملی۔

عربی کتب کے مصنفین کی چار اقسام

برصغیر میں عربی کتب کے مصنفین کو چار اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، پہلی قسم میں وہ حضرات جو کسی عرب ملک میں پیدا ہوئے، پھر ہجرت کر کے یہاں آ بسے اور یہیں پر وفات پائی، دوسری قسم ان کی ہے جو خطۂ ہند پر پیدا ہوئے، پھر عمر کے کسی دور میں یہاں سے ہجرت کر کے کسی عرب شہر میں جا بسے تا آں کہ وہیں پر وفات پائی، تیسری قسم میں وہ صاحبان ہیں جنھوں نے وفات تو پاک و ہند کے کسی مقام پر پائی لیکن وہ نہ تو یہاں پر پیدا ہوئے اور نہ ہی

کسی عرب ملک سے آئے، بلکہ دیگر ممالک سے یہاں تشریف لائے، ان کی تعداد زیادہ نہیں اور چوتھی قسم ان مصنفین کی ہے جو برصغیر میں پیدا ہوئے اور یہیں پر وفات پائی اور ان کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

پہلی قسم کے اہم مصنفین

❋ شیخ بدرالدین محمد بن ابوبکر قریشی دمامینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۸۲۷ھ/۱۴۲۴ء)

آپ مصر کے شہر اسکندریہ میں پیدا ہوئے پھر مختلف ممالک کی سیاحت کے بعد ۸۲۰ھ میں ہندوستان آئے اور گلبرگہ میں وفات پائی۔ آپ نے قاہرہ میں مشہور مورخ اسلام علامہ ولی الدین عبدالرحمٰن بن محمد حضرمی اشبیلی المعروف بہ ابن خلدون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۰۸ھ/۱۴۰۶ء) کی شاگردی اختیار کی۔ مالکی عالم، ادیب وشاعر، نحوی، محدث، قاضی مالکیہ مصر، مدرس جامعہ ازہر قاہرہ، صاحب تصانیف عدیدہ۔ آپ نے ہندوستان آنے کے بعد علامہ جمال الدین عبداللہ بن یوسف المعروف بہ ابن ہشام نحوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۶۱ھ/۱۳۶۰ء) کی علم نحو پر مشہور زمانہ کتاب 'مغنی اللبیب' کی شرح 'تحفۃ الغریب' لکھی، جو مطبوع ومتداول ہے اور یہیں پر آپ نے مجموعۂ احادیث، صحیح بخاری کی شرح 'مصابیح الجامع الصحیح' لکھی، جس کے متعدد قلمی نسخے محفوظ ہیں۔ شام کے شہر حلب میں واقع مدرسہ احمدیہ کے کتب خانہ میں دو جلدوں پر مشتمل اس کا مخطوط محفوظ تھا، جو اب مکتبہ اسد، دمشق میں منتقل کیا جا چکا ہے اور یہ ۸۷۳ھ کا کتابت شدہ ہے۔ جدہ یونی ورسٹی کی مرکزی لائبریری میں اس کی فوٹو کاپی موجود ہے، جب کہ مکہ مکرمہ میں واقع مکتبہ حرم مکی میں اس کا ایک اور مخطوط محفوظ ہے۔ [۷]

✸ شیخ جمال الدین محمد بن عمر بحرق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۳۰ھ/۱۵۲۴ء)

جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت میں پیدا ہوئے اور ہندوستان کے صوبہ گجرات کے مرکزی شہر احمد آباد میں وفات پائی۔ آپ ۸۹۴ھ میں حج وزیارت کے لیے گئے تو وہاں صاحب الضوء اللامع امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن شافعی المعروف بہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۰۲ھ/ ۱۴۹۷ء) سے بیعت وخلافت پائی۔ علامۃ الیمن کے لقب سے مشہور، فقیہ شافعی، ادیب وشاعر، قاضی، نحوی، لغوی، صاحب تصانیف کثیرہ، صوفیہ کے سلسلہ عیدروسیہ وغیرہ کے مرشد، صاحب کرامات، محقق۔ آپ کی 'شرح لامیة الافعال لابن مالک' اور 'نشر العلم فی شرح لامیة العجم للصفدی' مطبوع ومتداول ہیں۔ نیز اسلامی آداب کے موضوع پر اپنی منظوم تصنیف کی خود ہی شرح 'الحدیقة الانیقة فی شرح العروة الوثیقة' لکھی، جو ۱۹۹۵ء میں ۲۵۴ صفحات پر عرب دنیا سے شائع ہوئی۔

علاوہ ازیں عرب دنیا کے اہم کتب خانوں میں آپ کی مختلف تصنیفات کے متعدد قلمی نسخے محفوظ ہیں۔ دار مخطوطات بحرین میں آپ کی 'شرح المنظومة فی علم الطب' کا جو مخطوط موجود ہے، وہ خود آپ کا تحریر کردہ ہے۔ نیز جشن میلاد النبی ﷺ پر آپ کی تصنیف 'مولد سید الاوّلین و الآخرین و حبیب و خلیل رب العالمین' کے تین مخطوطات دار الکتب ظاہریہ دمشق میں محفوظ ہیں۔ عراق کے ایک طالب علم جمال رمضان حدیجان نے آپ پر 'محمد بن عمر حضرمی الشہیر بہ بحرق، دراسة نحویة صرفیة' کے عنوان سے مقالہ لکھ کر ۱۹۹۹ء میں بغداد یونی ورسٹی سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ [۸]

✸ شیخ سید شیخ بن عبداللہ عیدروس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء)

حضرموت کے علمی وروحانی شہر تریم میں پیدا ہوئے اور ۹۵۸ھ میں ہندوستان آئے

تا آں کہ صوبہ گجرات کے شہر احمد آباد میں وفات پائی۔ آپ نے مکہ مکرمہ قیام کے دوران شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن محمد المعروف بہ ابن حجر ھیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۷۴ھ/ ۱۵۶۷ء) اور شمالی یمن کے شہر زبید جا کر مشہور محدث شیخ وجیہ الدین عبد الرحمٰن بن علی شیبانی شافعی المعروف بہ ابن دیبع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۴۴ھ/ ۱۵۳۷ء) کی شاگردی اختیار کی۔ فقیہ شافعی، قطب زماں، صاحب کرامات، نعت گو شاعر، چودہ سے زائد تصنیفات ہیں۔ جن میں سے 'العقد النبوی و السر المصطفوی' کا قلمی نسخہ پبلک لائبریری رباط مراکش کے ذخیرہ کتانی میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں جشن میلاد النبی ﷺ پر مختصر اور مفصل دو کتب تصنیف کیں۔ [۹]

✸ شیخ سید شیخ بن محمد جفری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۲۲ھ/ ۱۸۰۸ء)

حضر موت کے شہر تریم کے قریب گاؤں الحاوی میں پیدا ہوئے، پھر ہجرت کر کے ہندوستان کے صوبہ کیرالہ کے شہر کالی کٹ میں سکونت اختیار کی اور وہیں پر وفات پائی۔ شافعی عالم، شاعر، صوفیہ کے سلاسل علویہ عیدروسیہ و قادریہ کے مرشد، چند تصنیفات ہیں۔ آپ نے تصوف و صوفیہ پر ضخیم کتاب 'کنز البراهين الكسبية و الاسرار الوهبية الغيبية لسادات مشايخ الطريقة الحدادية العلوية الحسنية و الشعبية' تصنیف کی، جو شیخ علی مخلاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصحیح کے بعد ۱۲۸۱ھ کو مصر سے شائع ہوئی اور 'الكوكب الدرى فى نسب السادة آل الجفرى' کا مخطوط مکتبہ شیخ یحییٰ تریم میں محفوظ ہے۔ [۱۰]

✸ شیخ احمد بن محمد شروانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۵۶ھ/ ۱۸۴۰ء)

شمالی یمن کے شہر حدیدہ میں پیدا ہوئے اور ہندوستان کے شہر پونا میں وفات پائی۔ نامور ادیب، شاعر، مورخ، دس سے زائد تصنیفات ہیں۔ جن میں سے 'نفحة اليمن فيما

نزول بذکر الشجن، حدیقة الافراح لازاحة الاتراح، العجب العجاب فیما یفید الکتاب، الجوهر الوفاد فی شرح بانت سعاد' وغیرہ کے کئی ایڈیشن کلکتہ، لاہور، بمبئی، لکھنؤ، ہوگلی، کان پور، کراچی اور قاہرہ سے شائع ہوئے۔ ان میں سے اول الذکر کتاب پاک وہند کے بعض دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے، نیز اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔[۱۱]

✸ شیخ سید ابوبکر بن عبدالرحمٰن حسینی سقاف باعلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء)

حضر موت کے شہر تریم کے قریب گاؤں حصن میں پیدا ہوئے اور حیدرآباد دکن میں وفات پائی۔ اپنے دور میں یمن کے مشہور شاعر، متعدد علوم وفنون میں ماہر، صوفیہ کے سلسلہ رفاعیہ سے وابستہ، تقریباً تیس تصنیفات ہیں۔ جن میں 'الترياق النافع بايضاح جمع الجوامع، رشفة الصاوى فى مناقب بنى الهادى، نوافح الورد الجورى بشرح عقيدة الباجورى' وغیرہ کتب مطبوع ہیں۔[۱۲]

دوسری قسم

✸ مولانا ابوالفضل رضی الدین حسن بن محمد صغانی عمری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء)

لاہور میں پیدا ہوئے اور بغداد میں وفات پائی، جب کہ مکہ مکرمہ میں قبر واقع ہے۔ محدث، فقیہ حنفی، لغوی، عقلی ونقلی علوم کے ماہر، عربی میں متعدد تصنیفات ہیں۔ علم حدیث پر آپ کی مشہور کتاب 'مشارق الانوار النبوية فى صحاح الاخبار المصطفوية' مطبوع ہے، جس کی بکثرت شروح لکھی گئیں، نویں صدی ہجری کے حنفی عالم شیخ عزالدین عبداللطیف بن عبدالعزیز فرشتہ کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی 'مبارق الازهار فى شرح

مشارق الانوار' شائع ہو چکی ہے۔ عربی لغت پر آپ نے دس سے زائد کتب لکھیں، اس موضوع پر 'العباب الزاخر و اللباب الفاخر' کی بیس جلدیں تصنیف کر چکے تھے کہ وفات پائی اور کتاب نامکمل رہی، جو ڈاکٹر پیر محمد حسن مخدومی کی تحقیق کے ساتھ اسلام آباد سے شائع ہوئی۔ لغت پر دوسری اہم کتاب 'مجمع البحرین' دو جلدوں میں ہے۔ علاوہ ازیں صحابہ کرام ﷺ کے بارے میں آپ کی 'در السحابۃ فی مواضع وفیات الصحابۃ' مطبوع ہے۔ [۱۳]

✸ مولانا صفی الدین محمد بن عبدالرحیم ارموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۷۱۵ھ/۱۳۱۵ء)

ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ۶۶۷ھ میں دہلی سے عرب ممالک کی سیاحت کو نکلے، بالآخر دمشق میں سکونت اختیار کی اور وہیں پر وفات پائی۔ فقیہ شافعی، اصولی، چند تصنیفات ہیں اور سب پسند کی گئیں۔ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی 'نہایۃ الوصول الی علم الاصول' کا مخطوطہ محفوظ ہے۔ دیگر کتب میں علم کلام پر 'الزبدۃ' کے علاوہ 'الفائق' مشہور ہیں۔ آپ دمشق پہنچے تو وہاں اکابر علماء اہل سنت اور شیخ احمد بن عبدالرحیم حرانی المعروف بہ ابن تیمیہ (وفات ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ء) کے درمیان علمی مباحث و مناظرات کا سلسلہ زوروں پر تھا۔ چنانچہ مولانا صفی الدین ارموی، شیخ ابن تیمیہ سے مناظرہ و مباحثہ میں پیش پیش رہے۔ [۱۴]

✸ مولانا ابو حفص سراج الدین عمر بن اسحٰق ہندی غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۷۷۳ھ/۱۳۷۲ء)

کسی تذکرہ نگار نے آپ کے مقام ولادت کا ذکر نہیں کیا، البتہ دہلی میں تعلیم پائی، پھر قاہرہ ہجرت کی، جہاں قاضی القضاۃ مصر رہے، وہیں پر وفات پائی۔ فقیہ حنفی، چند تصنیفات ہیں، جن میں سے 'شرح عقیدۃ الطحاوی' اور 'الغرۃ المنیفۃ فی ترجیح مذھب ابی حنیفۃ' مطبوع و مقبول ہوئیں۔ [۱۵]

✸ مولانا علاء الدین علی بن حسام الدین متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء)

برہان پور میں پیدا ہوئے، پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور وہیں پر وفات پائی۔ محدث، صوفیہ کے سلاسل چشتیہ قادریہ وشاذلیہ کے مرشد، عربی و فارسی میں ایک سو سے زائد تصنیفات ہیں۔ مکہ مکرمہ میں آپ کے استاذ شیخ الاسلام ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آخر عمر میں آپ سے بیعت وخلافت پائی۔ عربی کتب میں علم حدیث پر 'کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال' مطبوع اور آپ کی پہچان ہے۔ مسائل تصوف پر 'المنهج الاتم فی تبویب الحکم' ہے، جس پر شیخ محمد بن عمر جاوی کی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ (وفات ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء) نے شرح بنام 'مصباح الظلم' لکھی، جو مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی۔ دارالکتب ظاہریہ دمشق میں آپ کی 'البرهان الجلی فی معرفة الولی' کا مخطوط موجود ہے۔ جب کہ پنجاب یونی ورسٹی لاہور کی مرکزی لائبریری میں 'تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان' کے تین مخطوطات محفوظ ہیں، لیکن ان میں سے کسی پر مصنف کا نام درج نہیں۔ اسی کتاب کا دوسرا نام 'البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان' ہے اور یہ تہران وکویت وغیرہ سے شائع ہو چکی ہے۔ آپ کے حالات پر آپ کے شاگرد مکہ مکرمہ کے شیخ عبد القادر بن احمد فاکہی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۸۲ھ/۱۵۷۴ء) نے مستقل کتاب 'القول النقی فی مناقب المتقی' لکھی۔ علم حدیث کی مشہور کتاب 'مشکوۃ المصابیح' کے عربی وفارسی شارح محدث ہند، شاہ محمد عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا علم حدیث وغیرہ میں سلسلہ تلمذ محض ایک واسطہ سے شیخ علی متقی سے ملتا ہے۔[۱۶]

✸ شیخ قطب الدین محمد بن احمد نہر والی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء)

لاہور میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ آپ وہاں اولین 'مفتی احناف'

کے منصب رفیع پر تعینات رہے، نیز عثمانی خلیفہ کے مقرب و معتمد تھے۔ عربی میں متعدد تصنیفات ہیں، جن میں سے 'الاعلام باعلام بلد اللہ الحرام' المعروف بہ تاریخ قطبی اور 'البرق الیمانی فی الفتح العثمانی' مطبوع اور آپ کی اہم علمی یادگار ہیں۔ مسجد حرم مکہ مکرمہ کا ایک دروازہ طویل عرصہ تک آپ کے نام سے موسوم رہا اور باب قطبی کہلایا۔ چودھویں صدی ہجری کے آخر میں مسجد کی توسیع کے دوران جو قدیم عمارات مسمار کی گئیں، یہ دروازہ بھی انہی میں سے ایک تھا۔[۱۷]

✸ مولانا رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۹۳ھ/۱۵۸۵ء)

سندھ کے گاؤں دربیلہ میں پیدا ہوئے، پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی لیکن مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ فقیہ حنفی، محدث، متعدد عربی تصنیفات ہیں۔ آپ کی دو کتب پر مکہ مکرمہ کے مشہور عالم فقیہ جلیل شیخ نورالدین علی بن سلطان محمد ھروی حنفی المعروف بہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) نے شروح لکھیں، جن کے نام یہ ہیں: 'المسلک المقسط فی المنسک المتوسط' اور 'ھدایۃ السالک فی نھایۃ المسالک' ان میں سے اول الذکر شائع ہوئی۔ پنجاب یونی ورسٹی لائبریری میں آپ کی عربی تصنیف 'جمع المناسک و نفع الناسک' کا مخطوط موجود ہے، جس کی اہمیت یہ ہے کہ آپ کی زندگی میں ۹۷۳ھ کو کتابت کیا گیا، جب کہ اس کا سنہ تصنیف ۹۵۰ھ ہے۔ ادھر دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی 'غایۃ التحقیق و نھایۃ التدقیق' کے تین مخطوطات محفوظ ہیں۔[۱۸]

✸ شیخ تاج الدین بن زکریا سنبھلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء)

سنبھل میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ عالم جلیل نیز صوفیہ کا سلسلہ

سلسلۂ نقشبندیہ آپ سے جاری ہوا۔ آپ نے تصوف وصوفیہ پر مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۹۸ھ/۱۴۹۲ء) کی فارسی تصنیف 'نفحات الانس من حضرات القدس' کا عربی ترجمہ کیا، جس پر جامعہ ازہر قاہرہ میں تحقیقی کام شروع ہوا اور ۱۹۸۹ء میں اس کا ابتدائی چوتھائی حصہ ایک جلد میں شائع کیا گیا اور اب دمشق کے ایک محقق شیخ محمد ادیب جادر کی تحقیق کے بعد یہ مکمل ترجمہ ۲۰۰۳ء میں دو جلدوں اور ۹۷۵ صفحات پر بیروت سے شائع ہوا۔ نیز آپ نے مشائخ نقشبند کے حالات پر علامہ حسین بن علی واعظ کاشف ہراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۱۰ھ/۱۵۰۴ء) کی فارسی کتاب 'رشحات عین الحیاۃ' کا عربی ترجمہ کیا، جس کے مخطوطات دارالکتب مصریہ قاہرہ و دارالکتب ظاہریہ دمشق میں موجود ہیں اور انہی کتب خانوں میں آپ کی مزید دو کتب 'آداب المشیخۃ و المریدین الطالبین' اور 'اصول الطریقۃ النقشبندیۃ' کے مخطوطات محفوظ ہیں۔ دمشق کے حنفی عالم و عارف باللہ شیخ عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی قادری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۴۳ھ/۱۷۳۱ء) نے آپ کی 'رسالۃ فی بیان طریق النقشبندیۃ' کی ۱۰۸۷ھ میں شرح بنام 'مفتاح المعیۃ' لکھی، جس کے پانچ مخطوطات مکتبہ جامع ازہر قاہرہ و دارالکتب مصریہ میں محفوظ ہیں، مزید تصنیفات بھی ہیں۔ ان کی اہمیت یہ ہے کہ عرب دنیا کو ان کے توسط سے سلسلۂ نقشبندیہ کی تعلیمات اور شخصیات کے بارے میں پہلی بار وسیع معلومات میسر آئیں۔ [۱۹]

✸ **مولانا نورالدین محمد بن عبدالھادی المعروف بہ ابوالحسن سندھی کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**
(وفات ۱۱۳۸ھ/۱۷۲۶ء)

سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے، پھر مدینہ منورہ ہجرت کی اور وہیں پر وفات پائی۔ فقیہ حنفی، محدث، مفسر، لغوی۔ کتب صحاح ستہ اور تفسیر بیضاوی نیز فتح القدیر وغیرہ کتب پر عربی حواشی لکھے، جن میں سے بعض مطبوع و متداول ہیں۔ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی 'فتح الودود بشرح سنن ابی داؤد' اور مکتبہ حرم مکی میں 'حاشیۃ علی مسند الامام

احمد بن حنبل' وغیرہ مؤلفات کے مخطوطات محفوظ ہیں۔[۲۰]

✹ مولانا محمد قائم بن صالح سندھی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۵۷ھ/۱۷۴۴ء)

سندھ کے شہر ٹھٹھہ کے باشندے، جب کہ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ محدث، صوفی کامل، عقلی ونقلی، وہبی وکسبی علوم کے ماہر۔ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی 'البدر المنیر فی صحابة البشیر' دوسرا نام 'تیسیر المرام بذکر صحابة افضل من طاف بیت اللہ الحرام' تیسرا نام 'شموس الھدی فی صحابة المصطفی المقتدی' سن کتابت ۱۱۵۱ھ موجود ہے۔ جب کہ نماز میں قیام کے دوران ہاتھ باندھنے کے مسئلہ پر 'فوز الکرام بما ثبت فی وضع الیدین تحت السرة او فوقھا تحت الصدر عن الشفیع المظلل بالغمام' کا مخطوط دارالمصنفین اعظم گڑھ میں ہے۔[۲۱]

✹ مولانا محمد حیات بن ابراہیم سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۶۳ھ/۱۷۵۰ء)

سندھ کے مقام عادل پور کے باشندے، جب کہ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ محدث حجاز، حنفی عالم، محقق، مدرس، صوفی کامل، عربی میں متعدد تصانیف ہیں، جن میں سے علم حدیث کی اہمیت پر 'تحفة الانام فی العمل بحدیث النبی علیه الصلوة و السلام' وغیرہ موضوعات پر چار مختصر کتب لاہور، کراچی، دہلی، بیروت، قاہرہ، کویت و مدینہ منورہ سے شائع ہو چکی ہیں۔ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی جاری کردہ سند اجازت موجود ہے جو آپ نے ۱۱۵۵ھ میں قلم بند کی۔ اسی کتب خانہ میں آپ کی تصنیف 'مواھب الحکم' کا مخطوط محفوظ ہے، جسے آپ کی زندگی میں ۱۱۵۹ھ کو عبدالرسول بن محمد افضل نے کتابت کیا اور یہ عارف باللہ، صاحب کرامات کثیرہ سید عبداللہ بن علوی حداد باعلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۳۲ھ/۱۷۲۰ء) کی 'الحکم' پر شرح ہے۔ ادھر جنوبی یمن کے علاقہ حضر موت

میں واقع مکتبہ احقاف میں اس کے تین مخطوطات محفوظ ہیں۔ اور دار الکتب ظاہریہ دمشق میں آپ کی 'فتح الورد فی التکلم فی مسئلۃ العینیۃ و وحدۃ الوجود' نیز پنجاب یونی ورسٹی لائبریری میں 'البشارۃ لاہل الاشارۃ' کے مخطوطات موجود ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے تصوف پر شیخ ابوالفضل تاج الدین احمد بن محمد شاذلی المعروف بہ ابن عطاء اللہ اسکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۰۹ھ/۱۳۰۹ء) کی 'الحکم' کی شرح لکھی، جس کا مخطوطہ محفوظ ہے۔[۳۲]

✵ مولانا حافظ سید محمد مرتضیٰ بن محمد قادری بلگرامی زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء)

ہندوستان کے شہر بلگرام میں پیدا ہوئے اور مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں وفات پائی۔ حنفی عالم، حافظ الحدیث، مسند، صوفی کامل، لغوی، صاحب تصانیف کثیرہ۔ دار الکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی متعدد تصنیفات کے قلمی نسخے محفوظ ہیں، ان میں 'اسانید الکتب الستۃ الصحاح' نامی تصنیف خود آپ کے قلم سے ہے، جسے آپ نے ۱۱۹۰ھ میں تحریر کیا۔ علم روایت پر آپ کی لاتعداد کتب عربوں میں مقبول و متداول ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر علوم پر آپ کی تین مطبوعہ کتب، عربی لغت پر مشہور زمانہ دس جلدوں پر مشتمل 'تاج العروس فی شرح القاموس' جس کا تازہ ایڈیشن عرب ماہرین لغت کی بڑی تعداد کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۸۷ء سے ۲۰۰۱ء تک مرحلہ وار چالیس ضخیم جلدوں میں کویت سے شائع ہوا۔ اور دلائل مذہب احناف پر 'عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب ابی حنیفۃ' اور تصوف پر 'اتحاف السادۃ المتقین فی شرح احیاء العلوم' دس جلد، بطور خاص پہچان ہیں۔ عراق کے شہر رمادی، جو ان دنوں امریکی استعمار کے خلاف جدوجہد میں اہم مرکز ہے، یہاں کے ایک محقق ڈاکٹر ہاشم طہٰ شلاش (ولادت ۱۹۳۴ء) نے 'الزبیدی فی کتابہ تاج العروس' کے نام سے مقالہ لکھ کر اس پر ۱۹۷۸ء میں بغداد یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری پائی، جو ۷۴۶ صفحات پر ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا اور عراق میں ہی ڈاکٹر رافع اسعد عبدالحلیم نے 'البحث الصرفی فی تاج العروس' کے

عنوان سے مقالہ لکھ کر ۱۹۹۹ء میں مستنصریہ یونی ورسٹی بغداد سے پی ایچ ڈی کی۔ [۲۳]

✹ مولانا محمد عابد بن احمد علی سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء)

سندھ کے مشہور شہر سیہون میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ محدث حجاز، فقیہ حنفی، مسند، عقلی ونقلی علوم کے عظیم ماہر، صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ میں سندھ کی مشہور خانقاہ لواری میں بیعت تھے، رئیس علماء مدینہ منورہ، متعدد تصنیفات ہیں۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب 'در مختار' کی ضخیم شرح 'طوالع الانوار' لکھی، جس کا ایک مکمل مخطوط مکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ کے کتب خانہ میں، دوسرا مکتبہ توپ کاپی استنبول میں ہے اور اول الذکر کی مائیکروفلم ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں ہے، لیکن آپ کی پہچان 'حصر الشارد' کی وجہ سے عام ہوئی، جو علم روایت واسانید پر متاخرین کی سب سے اہم کتاب تسلیم کی گئی۔ عرب وعجم میں اس کے متعدد قلمی نسخے محفوظ ہیں، جب کہ یہ ایک عرب محقق کی سعی سے دو جلدوں میں ریاض سے شائع ہوئی اور مکتبہ شاہ عبد العزیز مدینہ منورہ میں اس کا مخطوط خود آپ کا قلم بند کردہ آج بھی محفوظ ہے۔ نیز وسیلہ کے جواز پر آپ کی مختصر مگر اہم تصنیف 'حول التوسل و الاستغاثة' دمشق کے ایک حنفی عالم شیخ وہبی سلیمان غاوجی کی تحقیق وحواشی کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں دمشق سے شائع ہوئی۔ آپ کے احوال وآثار پر ملک شام کے ایک محقق شیخ سائد بکداش نے ضخیم کتاب لکھی جو 'الامام الفقیه المحدث الشیخ محمد عابد السندی الانصاری، رئیس علماء المدینة المنورة' کے نام سے بیروت سے شائع ہوئی۔ [۲۴]

✹ مولانا شاہ عبد الغنی بن ابی سعید مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء)

دہلی میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ محدث، فقیہ حنفی، مفسر، مسند، حافظ قرآن، استاذ العلماء، صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ کے مرشد، چند تصنیفات ہیں۔ علم حدیث پر آپ کی انجاح

الحاجة حاشية على سنن ابن ماجه 'مطبوع ہے۔ نیز اپنے جداعلیٰ شیخ احمد سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مجموعہ مکتوبات میں مذکور احادیث پر 'ابریز المکنونات فی تخریج احادیث المکتوبات 'تالیف کی، جس کا مخطوط مکتبہ شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ میں ہے۔ آپ کی اسانید پر آپ کے شاگرد مولانا محسن بن یحییٰ ترہتی نے کتاب 'الیانع الجنی 'لکھی، جو بارہا شائع ہوئی اور علم کی اس صنف سے لگاؤ رکھنے والے عربوں میں مقبول ہوئی۔[۲۵]

✸ مولانا رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۱ء)

دہلی کے قریب ضلع مظفر نگر کے گاؤں کیرانہ میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ حنفی عالم، اصولی، مناظر، استاذ العلماء، مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی، عربی، فارسی و اردو میں متعدد تصنیفات ہیں۔ آپ نے ۱۲۸۰ھ کو عیسائیت کے تعاقب میں ضخیم عربی کتاب 'اظہار الحق 'تصنیف کی، جو اسلام کی چودہ صدیوں میں اس موضوع پر سب سے اہم کتاب تسلیم کی گئی اور استنبول، قطر، ریاض، قاہرہ، بیروت سے بارہا شائع ہوئی۔ آپ کے حالات پر مولانا محمد سلیم کیرانوی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۶ء) نے مستقل کتاب 'اکبر مجاهد فی التاریخ 'لکھی جو عربی و اردو میں مطبوع ہے۔[۲۶]

تیسری قسم

✸ حضرت سید ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۴۶۵ھ/۳-۱۰۷۲ء)

افغانستان کے شہر غزنی میں پیدا ہوئے اور لاہور میں مزار واقع ہے۔ امام الصوفیہ، حنفی عالم، مبلغ اسلام، فارسی میں متعدد تصانیف ہیں، جن میں 'کشف المحجوب 'اہم و متداول ہے۔ اس کے دو عربی تراجم خود عربوں نے کیے، قاہرہ کے مشہور پیر طریقت شیخ محمد احمد ماضی ابوالعزائم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا انگریزی سے ترجمہ کیا اور یہ قاہرہ سے شائع

ہوا۔ نیز مصر کی ایک خاتون ڈاکٹر اسعاد بنت عبدالھادی قندیل نے اس کے فارسی متن کے مطالعاتی جائزہ پر عربی میں پی ایچ ڈی کی، پھر 'کشف المحجوب' کا مکمل عربی ترجمہ کیا، جسے وزارت اوقاف قاہرہ نے دو جلدوں میں شائع کر رکھا ہے۔ عرب صوفیہ و محققین کے ہاں اس کتاب کی اہمیت وافادیت یہ ہے کہ اسلام کی چودہ صدیوں میں تصوف کے موضوع پر عربی کے علاوہ دنیا بھر کی دیگر زبانوں میں جو کتب لکھی گئیں، ان میں یہ اولین اہم کتاب ہے۔ آپ کی دوسری تصنیف 'کشف الاسرار' کے انتخاب کا ایک قلمی نسخہ دارالکتب ظاہریہ دمشق میں بعنوان 'اختیار المختار فی کشف الاسرار' موجود ہے، جس پر مترجم و انتخاب کرنے والے کا نام درج نہیں، البتہ اسے دمشق کے ایک باشندہ شیخ عبدہ سلیمانی قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ۱۲۰۴ھ میں قلم بند کیا۔ [۲۷]

✸ مولانا شیخ ابو عبدالرحمٰن نورالحق ماجی یون قادحاج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(وفات ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء)

ملک چین کے باشندہ، حج وزیارت کے بعد وطن جاتے ہوئے ہندوستان آئے اور اپنی بعض کتب کی اشاعت کا اہتمام کرنے کے لیے کانپور قیام کیا تو وہیں پر وفات پائی۔ آپ چینی، فارسی و عربی زبانوں میں بیس کے قریب کتب کے مصنف و مترجم تھے۔ علم طبیعات پر چین کے عالم شیخ صالح یوجی کی فارسی تصنیف 'خمسة فصول' کا عربی ترجمہ کیا، جو مطبوع ہے۔ نیز عیسائیت پر چینی و عربی میں 'تبطیل التثلیث' تصنیف کی۔ [۲۸]

چوتھی قسم

✸ مولانا فضل اللہ محمد بن ایوب ماجو رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(آٹھویں صدی ہجری کے وسط میں وفات پائی)

فقیہ، اصولی، صوفی، سلسلہ سہروردیہ میں شاہ ابوالفتح رکن عالم قریشی ملتانی رحمۃ اللہ تعالٰی (وفات ۷۳۴ھ/۱۳۳۴ء) کے مرید تھے اور فقہ حنفی پر عربی کتاب 'فتاوی الصوفية فی

طریق البھائیۃ' تالیف کی، جس کا مخطوط دارالکتب مصریہ قاہرہ میں ہے۔ ملک شام کے مفتی اعظم ومشہور فقیہ حنفی وصاحب درمختار علامہ محمد بن علی المعروف بہ علاء الدین حصکفی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۰۸۸ھ/۱۶۷۷ء) نے اس کتاب میں سے غیر معتبر مواد نکال کر اسے مختصر کیا، جس کا قلمی نسخہ دارالکتب ظاہریہ دمشق میں بعنوان 'اختصار الفتاوی الصوفیۃ فی طریق البھائیۃ' موجود ہے، جو ۱۱۴۰ھ سے قبل کا کتابت شدہ ہے۔[۲۹]

✸ مولانا سید جمال الدین عبداللہ بن محمد المعروف بہ نقرہ کار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۷۵۰ھ/۱۳۴۹ء)

دہلی کے عالم جلیل، علم نحو پر آپ کی 'العباب فی شرح اللباب' کا قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ہے۔ نیز آپ نے فقیہ حنفی صدر الشریعہ شیخ عبیداللہ بن مسعود محبوبی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۴۷ھ/۱۳۴۶ء) کی اصول فقہ پر متداول کتاب 'التنقیح' کی شرح لکھی، جس پر قاہرہ کے مشہور حنفی عالم، صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۷۹ھ/۱۴۷۴ء) نے حاشیہ لکھا۔[۳۰]

✸ مولانا صفی الدین بن نصیر الدین ردولوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۸۱۹ھ/۱۴۱۷ء)

جونپور کے باشندہ جب کہ ردولی میں وفات پائی۔ عالم جلیل، صوفیہ کے سلسلہ چشتیہ کے مرشد، عربی وفارسی میں چند تصنیفات ہیں۔ فارسی میں 'دستور المبتدی' مطبوع ومتداول ہے، جب کہ عربی میں 'الکافیہ' ابن حاجب کی شرح 'غایۃ التحقیق' نام کی ہے، جسے سراہا گیا اور اس کا مخطوط مکتبہ وزارت اوقاف بغداد میں ہے۔[۳۱]

✸ مولانا ابوالحسن علاء الدین علی بن احمد کوکنی المعروف بہ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۸۳۵ھ/۱۴۳۲ء)

حیدرآباد دکن کے قریب واقع ساحلی مقام مہائم میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔

محدث، مفسر، فقیہ شافعی، صوفی کامل، عربی میں متعدد تصنیفات ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر 'تبصیر الرحمن و تیسیر المنان بعض ما یشیر الی اعجاز القرآن' دہلی وقاہرہ سے شائع ہوئی، جس کی مناسبت سے آپ صاحب تفسیر رحمانی مشہور ہیں۔ نیز تفسیر مہائمی سے مراد بھی یہی کتاب ہے۔ علاوہ ازیں تصوف پر شیخ ابوبکر محمد بن علی حاتمی طائی اندلسی دمشقی المعروف بہ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) کی مشہور کتاب 'فصوص الحکم' کی بے نظیر شرح 'خصوص النعم' لکھی، جس کے دو مخطوطات دارالکتب مصریہ قاہرہ میں ہیں۔ نیز شیخ الشیوخ ابوحفص شہاب الدین عمر بن سہروردی شافعی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء) کی 'عوارف المعارف' کی شرح 'زوارف اللطائف فی شرح عوارف المعارف' لکھی، جس کا مخطوط دارالکتب ظاہریہ دمشق میں ۹۰۵ھ کا کتابت شدہ محفوظ ہے اور اسی کتب خانہ میں آپ کی 'غایۃ الجود لمعرفۃ وحدۃ الوجود' بخط مصنف موجود ہے۔[۳۲]

✸ مولانا شیر خان المعروف بہ مسعود بیگ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۸۳۶ھ/۱۴۳۳ء)

آپ سلطان الہند فیروز شاہ تغلق دہلوی مرحوم کے قریبی عزیز تھے، مدتوں امیرانہ زندگی گزاری، اچانک جذبۂ حق کا غلبہ ہوا اور سلسلہ چشتیہ میں حضرت رکن الدین دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہوئے اور دہلی میں انہی کے مقبرہ میں قبر واقع ہے۔ فارسی نظم ونثر میں متعدد تصنیفات ہیں۔ مکتبہ اوقاف بغداد میں آپ کی تصوف پر کتاب 'مرآۃ العارفین و مظہر الکاملین' کے دو مخطوطات محفوظ ہیں۔ اخبار الاخیار کے مندرجات سے عیاں ہوتا ہے کہ یہ کتاب فارسی میں ہے جب کہ مذکورہ کتب خانہ کے فہرست نگار نے اس کا اندراج عربی کتب میں کیا ہے۔[۳۳]

✸ مولانا ابوالفضائل سعد الدین محمود بن محمد دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۸۹۱ھ/۱۴۸۶ء)

دہلی کے فقیہ حنفی، آپ نے اصول فقہ پر علامہ ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد

نسفی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۱۰ھ/۱۳۱۰ء) کی 'المنار' کی شرح بنام افاضۃ الانوار فی اضاءۃ اصول المنار' لکھی، جس کے مخطوطات مکتبہ شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ، مکتبہ حرم مکی و دارالکتب مصریہ قاہرہ میں محفوظ ہیں جب کہ یہ ریاض سے دو جلدوں میں زیر طبع ہے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کا اصل نام مولانا عبداللہ بن عبدالکریم دہلوی لکھا ہے۔[۳۴]

✸ مولانا زین الدین بن علی معبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۲۸ھ/۱۵۲۲ء)

ہندوستان کے صوبہ کیرلہ کے مقام کوش میں پیدا ہوئے اور وہیں کے موضع فنان میں وفات پائی۔ اس خطہ کے شافعی علماء میں سے ایک انتہائی اہم نام۔ فقیہ، صوفی کامل، مدرس، نظم و نثر میں متعدد تصنیفات ہیں، جن میں سے علم توحید پر علامہ ایجی کی فارسی تصنیف 'شعب الایمان' کو آپ نے عربی نظم میں ڈھالا، جس پر مکہ مکرمہ کے اہم عالم شیخ محمد بن عمر نووی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء) نے شرح بنام قامع الطغیان علی منظومۃ شعب الایمان' لکھی، جو قاہرہ سے شائع ہوئی اور تصوف و صوفیہ پر عربی نظم میں 'ھدایۃ الاذکیاء الی طریق الاولیاء' لکھی، جس پر آپ کی نسل میں سے ہی مولانا عبدالعزیز معبری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۹۹۳ھ میں شرح بعنوان 'مسلک الاتقیاء' لکھی، جو متن کے ساتھ قاہرہ سے طبع ہوئی، جب کہ مکہ مکرمہ کے مذکور عالم جلیل نے اس کی دوسری شرح 'سلالم الفضلاء' لکھی، جو مکہ مکرمہ سے ہی شائع ہوئی۔ آپ کی ایک اور اہم تصنیف 'مرشد الطلاب الی الکریم الوھاب' ہے، جو شیخ احمد بن عبدالقادر قاہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح 'فتح التواب' کے ساتھ مدراس سے چھپی۔[۳۵]

✸ حضرت شاہ محمد غوث بن خطیر الدین گوالیاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء)

ظہور آباد غازی پور میں پیدا ہوئے اور اکبر آباد میں وفات پائی، جب کہ گوالیار میں مزار

مشہور و معروف ہے۔ صوفیہ کے سلسلہ شطاریہ کے مرشد کبیر، فارسی میں چند تصنیفات ہیں۔
جن میں سے تصوف و عملیات کے موضوع پر 'جواھر خمسہ' کو عالم گیر مقبولیت ملی۔
ہندوستان کے ہی عالم و صوفی سید صبغۃ اللہ بروچی مہاجر مدنی شطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(وفات ۱۰۱۵ھ/۱۶۱۶ء) نے اس کا عربی ترجمہ کیا، جس کے متعدد مخطوطات عرب دنیا کے
اہم کتب خانوں میں محفوظ ہیں اور یہ مراکش کے شہر فاس سے دو جلدوں میں شائع ہوئی۔
جب کہ اکبر آباد کے مولانا عبد النبی شطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۲۰ھ/۱۶۱۲ء میں زندہ)
نے اس کی عربی شرح لکھی اور مدینہ منورہ کے شیخ ابو المواہب احمد بن علی شناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(وفات ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۹ء) نے اس پر حاشیہ بنام 'تجلیۃ البصائر حاشیۃ علی کتاب
الجواھر' لکھا۔ نیز مکہ مکرمہ کے شیخ سید سالم بن احمد شیخان شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(وفات ۱۰۴۶ھ/۱۶۳۷ء) نے اس کے چوتھے و پانچویں باب کی شرح لکھی۔[۳۶]

✸ مولانا جمال الدین محمد طاہر پٹنی صدیقی شاذلی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء)

صوبہ گجرات کے شہر پٹن میں پیدا ہوئے اور اجین میں شہید کیے گئے، جب کہ پٹن میں
مزار واقع ہے۔ حنفی عالم، متعدد علوم کے ماہر، ملک المحدثین، مکہ مکرمہ میں شیخ الاسلام ابن حجر
ہیتمی شافعی وغیرہ اکابر علماء وقت سے اخذ کیا، چند تصنیفات ہیں۔ جن میں سے علم حدیث پر
'مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل و لطائف الاخبار' اور اسماء الرجال پر
'المغنی' مطبوع و متداول اور آپ کی پہچان ہیں۔[۳۷]

✸ مولانا معین الدین اشرف المعروف بہ مرزا مخدوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۸۸ھ/۱۵۸۰ء)

پیش نظر کتب میں آپ کے حالات درج نہیں، لیکن آپ کے نام و لقب سے عیاں ہے
کہ برصغیر کے باشندہ تھے۔ ریاض یونی ورسٹی کی مرکزی لائبریری میں آپ کی عربی تصنیف

'النواقض فی الرد علی الروافض' کا مخطوطہ سن کتابت ۱۱۴۲ھ موجود ہے۔ آپ کی ایک اور تصنیف 'ذخیرۃ العقبیٰ فی ذم الدنیا' کا نام ملتا ہے۔ نیز بغداد میں مزار سید عبدالقادر جیلانی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملحق عظیم الشان مکتبہ قادریہ میں آپ کی مزید غیر مطبوعہ تصانیف محفوظ ہیں[۳۸] اور علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی اوّل الذکر تصنیف کی تلخیص تیار کی، جس کے قلمی نسخے مکتبہ مکہ مکرمہ و مکتبہ احقاف حضرموت میں بنام 'النواقض للروافض' محفوظ ہیں۔[۳۹]

✸ مولانا زین الدین بن عبدالعزیز بن زین الدین معبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۹۹۱ھ/۱۵۸۳ء، تقریباً)

صوبہ کیرلا کے مذکورہ بالا شافعی عالم کے پوتا، فقیہ، مورخ، چند تصنیفات ہیں، جو مقبول ہوئیں۔ آپ نے ۹۸۲ھ میں فقہ شافعی پر 'قرۃ العین بمهمات الدین' لکھی، پھر خود ہی اس کی شرح 'فتح المعین' لکھی، جس کے قلمی نسخے مکتبہ مکہ مکرمہ و جدہ یونی ورسٹی کی مرکزی لائبریری نیز دار مخطوطات، بحرین میں موجود ہیں۔ جب کہ قاہرہ سے ان دونوں کے یک جا سات سے زائد ایڈیشن شائع ہوئے اور اس کا جدید ایڈیشن دمشق کے شیخ بسام عبدالوہاب جابی کی تصحیح و تقدیم کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں قبرص و بیروت سے ۷۵۷ صفحات پر شائع ہوا۔ اور مکہ مکرمہ کے اہم شافعی عالم سید ابوبکر بن محمود شطا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء) نے ۱۳۰۰ھ میں اس کی شرح 'اعانۃ الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین' لکھی، جو قاہرہ و بیروت وغیرہ سے بارہا شائع ہوئی، نیز ان دنوں عرب وعجم میں شافعی مدارس کے نصاب میں داخل ہے، نیز کیرلا کی مقامی زبان ملیالم میں اس کا ترجمہ فتان سے طبع ہوا۔ علاوہ ازیں مواعظ کے موضوع پر آپ کی 'ارشاد العباد الی سبیل الرشاد' کے قاہرہ سے چار سے زائد ایڈیشن منظر عام پر آئے، نیز اب جدید طرز پر قبرص سے عرب اہل علم نے شائع کی۔ آپ کی ایک اور تصنیف 'الجواهر فی عقوبة اهل الكبائر' ملک شام

سے بار ہا طبع ہوئی۔ اور پرتگالی افواج کے ہندوستان میں داخلہ کے واقعات پر آپ کی 'تحفة المجاهدين في احوال البرتغاليين' پہلے ہندوستان اور یورپ سے شائع ہوئی، پھر عراق کے شہر کوفہ کے محقق محمد سعید بن محمد کاظم (ولادت ۱۹۵۶ء) کی تحقیق وحواشی کے ساتھ یہ ۱۹۸۵ء میں بیروت سے چھپی۔ قبل ازیں اس کے انگریزی وہسپانوی وپرتگالی زبانوں میں تراجم یورپ سے شائع ہوئے۔[۴۰]

مولانا محمد بن فضل اللہ صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۰۲۹ھ/۱۶۲۰ء)

صوبہ گجرات میں پیدا ہوئے اور برہان پور میں قبر واقع ہے۔ عالم جلیل، صوفی کامل، مدرس، متعدد تصنیفات ہیں۔ آپ نے نظریہ وحدت الوجود کی توضیح وتشریح پر ۹۹۹ھ میں 'التحفة المرسلة الى النبى ﷺ' تالیف کی، پھر خود ہی اس کی شرح 'الحقيقة الموافقة للشريعة' لکھی، ان میں سے اول الذکر کے قلمی نسخے مکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ ودار الکتب ظاہریہ دمشق نیز مکتبہ اوقاف بغداد میں محفوظ ہیں۔ اور مصر کے شیخ ابو الامداد ابراہیم بن ابراہیم لقانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۰۴۱ھ/۱۶۳۱ء) نے اس کی شرح 'الاقوال الجليلة على الوسيلة' لکھی، جس کا مخطوط دار الکتب ظاہریہ میں ہے۔ ایک اور شرح مدینہ منورہ کے شیخ برہان الدین ابراہیم بن حسن کورانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۰۱ھ/۱۶۹۰ء) نے 'اتحاف الذكى بشرح التحفة المرسلة' لکھی، جس کے مخطوطات دار الکتب ظاہریہ دمشق ودار الکتب مصریہ ومکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ میں ہیں۔ علاوہ ازیں دمشق کے اہم حنفی عالم، صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ عبد الغنی بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح 'نسخة المسألة شرح التحفة المرسلة' کے مصر میں ایک سے زائد ایڈیشن طبع ہوئے۔[۴۱]

شیخ احمد بن عبد الاحد المعروف بہ امام ربانی ومجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء)

سرہند میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ عالم جلیل، صوفیہ کا سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ

آپ سے منسوب ہے، فارسی میں چند تصنیفات ہیں۔ مدینہ منورہ کے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم بن حسن کورانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۴۵ھ/۱۷۳۳ء) کے حکم پر ان کے شاگرد، محدث ہند، شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۱۴۴ھ میں امام ربانی کی فارسی کتاب 'رسالہ رد روافض' کا عربی ترجمہ مع اضافات کیا، جسے ادارہ معارف نعمانیہ لاہور نے شائع کیا ہے، لیکن آپ کی سب سے اہم تصنیف مجموعہ مکتوبات ہے، جس کے ایک سے زائد عربی تراجم ہوئے، ان میں قازان کے شیخ محمد مراد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء) کا مکمل عربی ترجمہ مکہ مکرمہ و استنبول وغیرہ سے بارہا شائع ہوا۔ عرب دنیا کے بعض نقشبندی صوفیہ کے نزدیک مکتوبات امام ربانی کی خاصیت یہ ہے کہ امام عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۴۶۵ھ/۱۰۷۲ء) کی تصنیف 'الرسالۃ' کے بعد یہ تصوف کے موضوع پر پوری اسلامی تاریخ میں دوسری اہم کتاب ہے۔ شیخ عبدالغنی نابلسی نے مکتوبات کی بعض عبارات کی تشریح پر کتاب 'نتیجۃ العلوم و نصیحۃ علماء الرسوم' لکھی، جس کے دو مخطوطات دارالکتب ظاہریہ دمشق میں محفوظ ہیں۔ اس موضوع پر مزید عرب علماء نے بھی قلم اٹھایا اور ان کی تحریریں مکتوبات کے مذکورہ ایڈیشن میں شامل ہیں۔ [۴۴]

✱ **شیخ سید محی الدین عبدالقادر بن شیخ عبداللہ عیدروس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ء)

احمد آباد صوبہ گجرات میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ شافعی عالم، ادیب و شاعر، محقق، صوفیہ کے سلسلہ عیدروسیہ کے مرشد، صاحب تصانیف کثیرہ۔ ان میں تصوف کے موضوع پر 'تعریف الأحیاء بفضائل الإحیاء' مطبوعہ مصر اور 'الفتوحات القدسیۃ فی الخرقۃ العیدروسیۃ' مشہور ہیں۔ نیز جشن میلاد النبی ﷺ پر ۹۹۶ھ میں 'منتخب المصطفٰی من اخبار مولد المصطفی' تصنیف کی، جس کا مخطوط پبلک لائبریری برلن جرمنی میں ہے۔ لیکن آپ کی شہرہ آفاق کتاب 'النور السافر من اخبار القرن العاشر' ہے،

جس میں دسویں صدی ہجری کے اہم واقعات و مشاہیر کے حالات درج ہیں اور بغداد و بیروت سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ صاحب شذرات الذھب شیخ ابو الفلاح عبدالحی بن احمد عکری دمشقی المعروف بہ ابن عماد حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۹ء) جیسے اہم عرب مؤرخین نے اپنی تصانیف میں اس سے استفادہ اٹھایا ہے۔[۴۳]

✸ شیخ عبدالحق بن سیف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء)

دہلی میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ فقیہ، مفسر، محدث، محقق، مورخ، حافظ قرآن، شاعر، معمر، صوفیہ کے سلاسل قادریہ، شاذلیہ و نقشبندیہ سے وابستہ، مشکاۃ المصابیح کے شارح، عربی و فارسی میں تقریباً ایک سو تصنیفات ہیں۔ مکتبہ حرم مکی میں آپ کی چار عربی کتب کے مخطوطات ہیں، جن میں 'تحقیق الاشارۃ الی تعمیم البشارۃ' اور 'حل الجزریۃ' اہم ہیں، اول الذکر کی مائیکروفلم بھی موجود ہے۔ ادھر پبلک لائبریری رباط مراکش میں 'فتح السر المنان فی اثبات مذھب النعمان' کا مخطوط اور ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں اس کی مائیکروفلم محفوظ ہے۔ آپ نے شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ عمری خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۴۱ھ/۱۳۴۰ء) کے مرتب کردہ مجموعہ احادیث 'مشکاۃ المصابیح' کی عربی شرح 'اللمعات' لکھی، جس کا انتخاب 'مشکاۃ المصابیح' کے حاشیہ پر دہلی و بمبئی وغیرہ سے بارہا شائع ہوا۔ اب مصر کے ایک محقق شیخ رمضان بن احمد بن علی آل عوف نے 'مشکاۃ المصابیح' پر تحقیق انجام دی تو اس انتخاب سے بھرپور استفادہ اٹھایا، جو ۲۰۰۳ء کو بیروت سے چھ جلدوں میں شائع ہوئی۔[۴۴]

✸ مولانا عبدالحکیم بن شمس الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء)

سیال کوٹ میں پیدا ہوئے، وہیں پر قبر واقع ہے۔ فقیہ، حنفی، مدرس، رئیس العلماء، عربی

کی متعدد درسی کتب پر حواشی لکھے جو مقبول عام ہوئے اور ان میں سے بعض کتب عرب وعجم
کے دینی مدارس کے نصاب میں شامل کی گئیں اور یہ استنبول، قازان، لکھنؤ، دہلی و قاہرہ وغیرہ
سے شائع ہوئیں۔ جدہ یونی ورسٹی کی لائبریری میں آپ کی دو کتب خود آپ کے قلم سے آج
بھی موجود ہیں، آپ نے یہ ۱۰۵۷ھ میں قلم بند کیں اور ان کے نام یہ ہیں: 'الدرۃ
الثمینۃ' اور 'رسالۃ فی خلق الافعال'، جب کہ مکتبہ حرم مکی میں 'حاشیۃ علی المطول'
'حاشیۃ علی تفسیر بیضاوی' وغیرہ کتب کے مخطوطات محفوظ ہیں۔ آپ کی تصنیفات
پر عربوں نے خوب کام کیا، جیسا کہ عراق کے شہر سلیمانیہ کے قریب گاؤں چوارتا کے شیخ محمد
بن رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء) نے آپ کے 'حاشیۃ بر حاشیۃ
مولوی خیالی' پر تعلیقات لکھیں، جو استنبول سے شائع ہوئی اور تیونس کے مفتی احناف و
ملک کے شیخ الاسلام سید محمد بن احمد حمیدہ اول ابن خوجہ کبیر حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(وفات ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء) نے آپ کے حاشیہ تفسیر بیضاوی پر تعلیقات 'معین المعانی فی
علم المعانی'' لکھیں۔ تیونس کے ہی اہم عالم شیخ محمد طاہر بن محمد شاذلی ابن عاشور رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۸ء) جو قاضی اور پھر مفتی احناف، آخر میں نقیب الاشراف
کے مناصب عالیہ پر تعینات رہے، انہوں نے مولانا سیالکوٹی کے 'حاشیہ علی المطول'
پر تقییدات بنام 'الغیث الافریقی' لکھیں۔ نیز تیونس کے ہی قاضی و مفتی احناف و شیخ الاسلام
سید احمد حمیدہ بن محمد ابن خوجہ صغیر حسینی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء)
نے آپ کے حاشیہ تفسیر بیضاوی پر تقاریر لکھیں۔ ادھر قاہرہ مصر میں جامعہ ازہر کے مدرس و
امتحان کمیٹی کے رکن شیخ ابو الفداء اسماعیل بن موسیٰ حامدی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(وفات ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء) نے آپ کی ایک کتاب پر جب کہ جامعہ ازہر کے وائس چانسلر
شیخ عبد الرحمن شربینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) نے دو کتب پر
تقاریر قلم بند کیں۔ [۴۵]

✸ مولانا نظام الدین برہان پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(گیارہویں صدی ہجری کے آخر میں وفات پائی)

آپ چالیس برس تک بادشاہ ہند ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالم گیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۱۸ھ/ ۱۷۰۷ء) کے دربار سے وابستہ رہے اور جب بادشاہ کے حکم پر علماء ہند کی ایک بڑی جماعت نے فقہ حنفی پر ضخیم عربی کتاب 'فتاویٰ عالم گیری' تصنیف کی تو آپ اس کے مصنفین میں سرفہرست تھے۔ یہ عربوں میں 'فتاویٰ الھندیہ' کے نام سے مشہور و مقبول ہے اور کلکتہ، مدراس، دہلی، لکھنؤ، کان پور، قاہرہ، بیروت و کراچی سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ شیخ عبدالرحمٰن بحراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصحیح کے بعد اسے مطبع بولاق قاہرہ نے تیرہویں صدی ہجری میں اور اب شیخ عبداللطیف حسن عبدالرحمٰن کی تحقیق کے ساتھ کمپیوٹرائیڈ ایڈیشن قدیمی کتب خانہ کراچی نے شائع کیا، جو بطور خاص قابل ذکر ہیں۔[۳۶]

✸ مولانا احمد بن ابی سعید المعروف بہ ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۳۰ھ/ ۱۷۱۸ء)

لکھنؤ کے قصبہ امیٹھی میں پیدا ہوئے، چند برس لاہور میں مقیم رہے، دہلی میں وفات پائی، امیٹھی میں قبر واقع ہے۔ مفسر، فقیہ، اصولی، مدرس، مرشد السالکین، صوفیہ کے سلاسل چشتیہ و قادریہ سے وابستہ، عربی و فارسی میں نظم و نثر پر مشتمل چند تصنیفات ہیں۔ آپ کی دو عربی کتب، تفسیر قرآن مجید 'التفسیرات الاحمدیة فی بیان الآیات الشرعیة مع تعریفات المسائل الفقهیة' اور اصول فقہ پر 'نور الانوار شرح المنار' پاک و ہند سے بارہا شائع ہوئیں، جب کہ عرب دنیا میں آپ کا تعارف ثانی الذکر کتاب کے باعث پھیلا، جو حال ہی میں بیروت سے شائع ہوئی اور بعض عرب علماء کے حلقات دروس میں پڑھائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے نصاب میں شامل ہے، معلوم رہے یہ مدرسہ آج کے پورے ملک سعودی عرب کی سب سے قدیم درس گاہ ہے اور اس میں تعلیم پانے

والوں میں سے متعدد اکابر علماء عرب میں شمار ہوئے۔[۴۷]

٭ مولانا محمد ہاشم بن عبدالغفور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۷۴ھ/۱۷۶۰ء)

صوبہ سندھ کے شہر ٹھٹھہ کے ممتاز عالم، فقیہ حنفی، محدث، مسند، لغوی، سیرت نگار، عربی، فارسی، سندھی میں متعدد تصنیفات ہیں۔ عراق کے شہر بصرہ میں آپ کی عربی کتاب 'غایۃ النیل فی اختصار الاتحاف و الذیل' کا جو مخطوط محفوظ ہے وہ خود آپ کے قلم سے ہے، جسے آپ نے ۱۱۳۷ھ میں قلم بند کیا۔ ادھر جدہ یونی ورسٹی لائبریری میں 'حیاۃ القاری باطراف صحیح البخاری' کا مخطوط اور مکتبہ حرم مکی میں اس کی مائیکرو فلم محفوظ ہیں۔ مکہ مکرمہ کے شافعی عالم مسند العصر شیخ محمد یاسین فادانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء) نے آپ کی ایک تصنیف کا اختصار تیار کیا، جو 'المقتطف من اتحاف الاکابر' کے نام سے بیروت سے شائع ہوئی۔[۴۸]

٭ مولانا شاہ احمد بن عبدالرحیم المعروف بہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء)

ضلع مظفر نگر کے قصبہ پھلت میں پیدا ہوئے اور دہلی میں قبر واقع ہے۔ محدث ہند، فقیہ، سلسلہ نقشبندیہ کے مرشد، عربی و فارسی میں بکثرت تصانیف ہیں۔ مدینہ منورہ میں واقع مکتبہ شاہ عبدالعزیز میں آپ کی 'الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین' کا مخطوط جب کہ جدہ یونی ورسٹی لائبریری نیز جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت کے علم وروحانیت میں مشہور گاؤں خریضہ میں واقع عارف باللہ علامہ سید احمد بن حسن عطاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء) کے ذخیرۂ کتب میں 'القول الجمیل فی بیان سواء السبیل' کے مخطوطات نیز دار مخطوطات بحرین میں آپ کی 'رسالۃ شریفۃ فی بیان وحدۃ الوجود' کا مخطوط محفوظ ہیں۔ علاوہ ازیں مؤطا امام مالک کی شرح 'المسوی' بیروت سے

شائع ہوئی اور' الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ' کا عربی ترجمہ قاہرہ وغیرہ مقامات سے طبع ہوا۔ نیز' الارشاد الی مہمات علم الاسناد ' پر عرب اہل قلم نے تحقیق انجام دی۔ [۴۹]

✸ مولانا سید غلام علی آزاد بن نوح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۰۰ھ/۱۷۸۶ء)

بلگرام میں پیدا ہوئے اورنگ آباد میں وفات پائی۔ محدث، مورخ، شاعر بے بدل، صوفی کامل، سبحان الہند، عربی و فارسی میں نظم و نثر پر مشتمل متعدد تصنیفات ہیں، لیکن عربوں میں آپ کا تعارف ' سبحۃ المرجان فی آثار هندستان ' کے ذریعے پھیلا اور یہ کتاب پہلی بار ایک عرب محقق شیخ امین بن حسن حلوانی مدنی (وفات ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء) کی تحقیق و تصحیح سے شائع ہوئی اور اہم عرب مورخین شیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم مکی جسٹس عبداللہ بن احمد ابوالخیر مرداد حنفی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء) نے علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر اپنی عظیم تصنیف ' نشر النور ' اور مشہور محقق خیر الدین بن محمود زرکلی دمشقی (وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ' الاعلام ' کی تصنیف کے دوران ' سبحۃ المرجان ' سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ [۵۰]

✸ مولانا شاہ عبدالعزیز بن ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء)

دہلی میں قبر واقع ہے۔ محدث، مفسر، فقیہ حنفی، اصولی، صوفی کامل، سراج الہند، عربی، فارسی اور اردو میں متعدد تصنیفات ہیں۔ آپ کی فارسی تصنیف ' تحفۃ اثنا عشریۃ ' کو عرب و عجم میں بھرپور پذیرائی ملی اور یہ رد شیعیت پر بے مثل کتاب قرار پائی۔ جس کا ایک عربی ترجمہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی نے کیا، جو ابھی تک شائع نہیں ہوا اور اس کا قلمی نسخہ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے کتب خانہ میں ہے، اس کا دوسرا عربی ترجمہ قبل ازیں مدراس کے مولانا محمد سعید اسلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۵ء) نے کیا تھا،

جس کا ایک نسخہ انیسویں صدی عیسوی میں عالم عرب کے مشہور خطاط شیخ عبدالوہاب بن عبدالرزاق بغدادی (وفات ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء) نے کتابت کیا، جو مکتبہ اوقاف بغداد میں محفوظ تھا لیکن اب کویت وسعودی عرب کے تعاون سے برطانیہ وامریکہ نے ملک عراق پر جو جنگ مسلط کی اس دوران بغداد پر شدید بمباری کے بعد ان نوادرات علمی کا کیا حشر ہوا، کچھ معلوم نہیں۔ الغرض صاحب تفسیر روح المعانی کے پوتا شیخ محمود شکری بن عبداللہ بن شہاب الدین محمود آلوسی حسینی بغدادی (وفات ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء) نے اسی ترجمہ کا اختصار تیار کیا، جس کا قلمی نسخہ شاہ سعود یونی ورسٹی ریاض میں محفوظ ہے، جب کہ شام ومصر کے مشہور عالم وصحافی سید محب الدین خطیب (وفات ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) نے اس اختصار پر حواشی ومقدمہ لکھا، پھر یہ مختصر 'التحفة الاثنی عشریة' کے نام سے قاہرہ استنبول وریاض سے بارہا شائع ہوئی۔ [۵۱]

✸ مولانا فضل حق بن فضل امام فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء)

خیرآباد میں پیدا ہوئے، لیکن آپ کی قبر نہ تو خطہ ہند میں اور نہ ہی کسی عرب ملک میں ہے، بلکہ ایک جزیرہ انڈیمان میں ہے، جہاں انگریزی حکومت نے آپ کو تحریک آزادی ہند میں حصہ لینے کے 'جرم' میں قید کر رکھا تھا۔ محدث، فقیہ، اصولی، مجاہد، شاعر، صوفیہ کے سلسلہ چشتیہ سے وابستہ، حکمت وفلسفہ کے امام، عقلی علوم کے خصوصی ماہر، عربی وفارسی میں نظم ونثر پر مشتمل پندرہ سے زائد تصنیفات ہیں۔ عربوں میں آپ کی پہچان فلسفہ کے موضوع پر عربی تصنیف 'الهدية السعيدية' کے باعث ہے، جو بریلی، دہلی، کان پور، کراچی، لکھنؤ اور ۱۹۰۴ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی، اور مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے نصاب میں شامل کی گئی۔ [۵۲]

✸ مولانا عبدالحی بن عبدالحلیم فرنگی محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء)

لکھنؤ میں قبر واقع ہے۔ فقیہ، محدث، محقق، عربی وفارسی اور اردو میں بکثرت تصانیف ہیں۔

جن میں سے ستر کے لگ بھگ فقط عربی میں چھوٹی بڑی کتب پاک وہند سے شائع ہوئیں۔
بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں ترکی کے مغربی تہذیب وثقافت سے مرعوب ومغلوب اور سیکولر افکار کے انتہا پسند داعی فوجی جنرل مصطفی کمال پاشا (وفات ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) نے ملک سے خلافت عثمانیہ کا باضابطہ خاتمہ کیا اور جدید ترکی کے اولین صدر ہوئے تو انہوں نے ملک سے اسلامی تہذیب وثقافت کے ڈھانچہ کو بزور قوت منہدم کرنا شروع کیا، تب بہت سے جید علماء کرام کے لیے ملک چھوڑنے کے علاوہ کوئی راستہ نہ رہا۔ اس موقع پر ترکی سے ہجرت کرنے والے علماء میں ایک اہم نام نائب شیخ الاسلام شیخ محمد زاہد کوثری حنفی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء) کا ہے، جو دمشق کے بعد قاہرہ پہنچے اور وہیں پر سکونت اختیار کی، جس دوران ان کی نظر مولانا عبدالحی کی بعض تصانیف پر پڑی، بعدازاں انھوں نے اپنے خاص شاگرد شام کے شہر حلب کے حنفی عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء) کو وصیت کی کہ وہ مولانا عبدالحی کی تصانیف پر کام کریں۔ چنانچہ ان کی سعی سے آپ کی متعدد کتب مختلف عرب ممالک سے جدید انداز میں شائع ہوئیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اردن کے دارالحکومت عمان کے شیخ صلاح محمد سالم ابوالحاج نے آپ کی فقہی خدمات پر مقالہ لکھ کر بغداد یونی ورسٹی سے ایم فل کیا، جس کا اختصار 'المنهج الفقهي للامام اللكنوي' کے نام سے ۲۰۰۲ء میں عمان سے ۴۲۵ صفحات پر شائع ہوا۔ [۵۳]

مولانا احمد رضا خان بریلوی

مولانا احمد رضا بن نقی علی خان المعروف بہ اعلیٰ حضرت بریلوی و فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء کو بریلی شہر میں پیدا ہوئے اور ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں وہیں پر وفات پائی۔ فقیہ حنفی، محدث، اصولی، نعت گو شاعر، عقلی و نقلی علوم کے ماہر، صوفیہ کے سلسلہ قادریہ کے مرشد، عربی، فارسی اور اردو میں بکثرت تصانیف ہیں۔ دو مرتبہ حج و زیارت کے لیے حجاز مقدس حاضر ہوئے، پہلی بار ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں گئے اور وہاں پر مکہ مکرمہ کے تین اکابر علماء کرام کی شاگردی اختیار کی اور دوسری بار ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں اس غرض سے سفر کیا، اس موقع پر پچیس سے زائد عرب علماء کرام نے خود آپ سے اخذ کیا۔ آپ کی چند عربی کتب پاک و ہند، ترکی و مصر سے شائع ہوئیں۔ ان میں 'فتاوی الحرمین برجف ندوة المین' کے

مندرجات پر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے اکابر علماء کرام نے تائیدی فتاویٰ اور تصدیقات لکھیں۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ جنوبی یمن کے علاقہ حضر موت کے گاؤں حریضہ میں سید احمد عطاس کے متروکہ ذخیرۂ کتب میں محفوظ ہے[۵۴] جب کہ یہ بمبئی، بریلی، لاہور و استنبول سے بارہا شائع ہوئی، نیز اردو ترجمہ بھی مطبوع ہے۔

آپ کی ایک اور اہم عربی کتاب 'کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم' ہے، جو آپ نے دوسرے سفر حجاز کے موقع پر مکہ مکرمہ میں وہاں کے بعض علماء کرام کی خواہش پر تصنیف کی، جس کا مخطوطہ مکتبہ مکہ مکرمہ میں آج بھی محفوظ ہے[۵۵] جب کہ یہ بریلی، لاہور، بانسی پور، بہار سے بارہا شائع ہوئی نیز اردو و انگریزی تراجم بھی طبع ہوئے۔[۵۶]

ایک اور کتاب 'حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین' اہم ہے، جس پر حرمین شریفین کے تینتیس اکابر علماء کرام کی تقاریظ درج ہیں اور یہ بریلی و لاہور اور کراچی سے شائع ہوئی، نیز ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر واقع برکاتی فاؤنڈیشن کراچی کی ویب سائٹ پر دست یاب ہے[۵۷] نیز اردو ترجمہ بھی شائع ہوا۔

اور پہلے سفر حجاز کے موقع پر اپنے استاذ مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۰۵ھ/۱۷۹۱ء) کے حکم پر ان کی تصنیف 'الجوہرۃ المضیئۃ' کی شرح 'النیرۃ الوضیئۃ' لکھی، جو اردو ترجمہ کے ساتھ ۱۳۰۸ھ کو لکھنؤ سے طبع ہوئی۔[۵۸]

مصر کے ایک ادیب و محقق، ازہر یونی ورسٹی قاہرہ میں استاذ سید حازم بن محمد احمد عبد الرحیم محفوظ (ولادت ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء) نے فاضل بریلوی کے عربی اشعار جمع کر کے ان پر تحقیق وحواشی لکھے[۵۹] پھر یہ مجموعہ 'بساتین الغفران' کے نام سے ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء میں ۳۵۲ر صفحات پر پاکستان سے شائع ہوا۔

پروفیسر حازم محفوظ نے ہی آپ کے حالات پر عربی میں مستقل کتاب 'الدراسات الرضویۃ فی مصر العربیۃ' لکھی، جو ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی[۶۰] پھر

خودہی اس میں اضافہ کیا اور یہ 'الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خان و العالم العربی' کے نام سے اسی برس رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۲۴۰ رصفحات پر شائع کی۔

آپ کے مشہور زمانہ نعتیہ قصیدہ 'مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام' کا پروفیسر حازم محفوظ نے عربی نثر میں ترجمہ کیا اور مصر کے اہم ادیب وشاعر، متعدد زبانوں کے ماہر، ساٹھ سے زائد کتب کے مصنف ومترجم، مصر وترکی وپاکستان کی حکومتوں کی طرف سے ایوارڈ یافتہ پروفیسر ڈاکٹر حسین مجیب مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) نے اسے عربی نظم میں ڈھالا، نیز اس کی شرح لکھی[۶۱] پھر یہ کتابی صورت میں 'المنظومۃ السلامیۃ فی مدح خیر البریۃ ﷺ'' کے نام سے ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں ۱۵۸ رصفحات پر قاہرہ سے شائع ہوا۔

'الدولۃ المکیۃ' انہی مولانا احمد رضا خان بریلوی کی اس نوع کی اہم کتب میں سے ہے، جسے عربوں کے ہاں بھرپور پذیرائی ملی۔

پس منظر

دولۃ مکیہ کی تصنیف سے ایک صدی قبل شاہ اسمٰعیل دہلوی (وفات ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) نے فارسی، اردو میں دو کتب صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان تصنیف کیں، جو خطۂ ہند میں وہابی فکر کے تعارف پر اولین کتب تھیں[۶۲] جس کے نتیجہ میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ علماء ہند کے درمیان متعدد مسائل وموضوعات پر اختلافات نے جنم لیا۔ تب یہاں کے علماء اہل سنت وسواد اعظم نے اور دوسری جانب وہابی فکر کے مؤید ودائی معدودے چند علماء نے اپنے اپنے مؤقف اور فکر وعقیدہ کے اظہار وتائید پر بکثرت کتب لکھیں۔ ان میں چار اختلافی مسائل بطور خاص قابل ذکر ہیں، جن پر ہونے والی بحث وتمحیص نے برصغیر کی حدود تجاوز کر کے عرب دنیا کے اہل علم کو بھی اپنی طرف متوجہ کیا، مسائل یہ ہیں:

- امکان کذب باری تعالیٰ، اللہ تعالیٰ جھوٹ پر قادر ہے یا نہیں؟
- رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی یاد میں محافل منعقد کرنا جائز ہے یا نہیں؟

* آپ ﷺ کی تعظیم کے طور پر ان محافل میلاد میں باادب کھڑا ہونا کیا حکم رکھتا ہے؟

* آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا علوم غیب پر مطلع فرمانا۔

عرب علماء کرام نے ان مسائل پر پاک و ہند کے علماء اہل سنت کی عربی کتب پر نہ صرف تائیدی فتاویٰ وتصدیقات اور تقریظات لکھیں، بلکہ بعدازاں خود بھی ان موضوعات پر مستقل کتب ومضامین لکھے، جو عرب دنیا و استنبول سے شائع ہوئے، جیسا کہ مدینہ منورہ کے شیخ احمد برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب 'اکمال التثقیف و التقویم لعوج الافهام عما یجب لکلام اللہ القدیم' اور مدینہ منورہ کے ہی شیخ قیس احمد خیاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا میلاد وقیام پر مقالہ، نیز دمشق کے شیخ محمود عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی 'استحباب القیام عند ذکر ولادته علیه الصلوٰة و السلام' اور دمشق کے ہی شیخ محمد قاسمی حلاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقالہ 'دحض الفضول فی الرد علی من حظر القیام عند ولادة الرسول ﷺ'' اسی پس منظر میں لکھے گئے، جن کا مزید تذکرہ آگے آرہا ہے۔

ان ایام میں پاک و ہند کے علماء اہل سنت نے عربی و اردو میں مذکورہ بالا مسائل پر متعدد کتب لکھیں، جن میں مولانا عبدالسمیع بیدل رام پوری میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) کی 'انوار ساطعه' اور مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) کی 'تقدیس الوکیل عن توهین الرشید و الخلیل'، مولانا عبداللہ ٹونکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء) کی 'عجالة الراکب فی امتناع کذب الواجب'، مولانا احمد حسن پنجابی کانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء) کی 'تنزیه الرحمٰن عن شائبة الکذب و النقصان'، مولانا رضا علی بناری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۲ھ/۱۹۰۷ء) کی 'مظاہر حق' اور مولانا محمد عین القضاة لکھنوی حیدرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء) کی 'ازاحة الغیب عن

مبحث الغیب' نیز' التحقیق المجتبیٰ فی غیب المصطفیٰ' وغیرہ عربی و اردو کتب ہیں، جو ۱۳۰۱ھ سے ۱۳۱۹ھ کے عرصہ میں لکھی گئیں۔

فاضل بریلوی بھی ان مسائل میں مسلک اہل سنت کے بیان اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں متعدد کتب لکھ چکے تھے۔ جیسا کہ مذکرہ بالا پہلے مسئلہ پر ۱۳۰۷ھ میں 'سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح'، دوسرے پر ۱۳۲۰ھ میں 'الجزاء المھیا لغلمۃ کبھیا' اور ۱۲۹۹ھ میں مذکورہ تیسرے مسئلہ پر 'اقامۃ القیامۃ علی طاعن عن القیام لنبی التھامۃ' نیز چوتھے پر ۱۳۱۸ھ میں 'انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفی' وغیرہ۔ ہندوستان میں یہ فضا تھی کہ فاضل بریلوی دوسری بار حج و زیارت کے لیے بریلی سے حجاز مقدس روانہ ہوئے۔

علامہ رشید احمد گنگوہی

علامہ رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی، گنگوہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں وفات پائی۔ اپنے دور میں دیوبندی مکتب فکر نیز دارالعلوم دیوبند کے سرخیل تھے۔ اختلافی مسائل وغیرہ موضوعات پر چند تصنیفات ہیں، جن میں 'براہین قاطعہ' اہم نام ہے۔ عجیب اتفاق یہ کہ انھوں نے فاضل بریلوی کے اس سفر حجاز سے محض چار ماہ قبل وفات پائی، لیکن دولۃ مکیہ جوان کے انتقال کے بعد تصنیف کی گئی، آپ بالواسطہ طور پر اس کا اہم سبب تصنیف ہیں۔[۲۳]

علامہ خلیل احمد انبیٹھوی

علامہ خلیل احمد بن مجید علی بن احمد علی بن قطب علی بن غلام محمد، سہارنپور کے قریب گاؤں نانوتہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ عربی و اردو میں چند تصنیفات ہیں۔ کچھ عرصہ بریلی اور پھر بہاول پور و دارالعلوم دیوبند نیز سہارنپور کے مدارس سے وابستہ رہے۔ علامہ رشید احمد گنگوہی کے شاگرد خاص وخلیفۂ اعظم ہوئے اور ان کی تصنیف 'براہین قاطعہ' انھی کے نام سے شائع ہوئی[۲۴] جس کے جواب میں مولانا عبدالسمیع

رامپوری، مولانا غلام دستگیر قصوری، فاضل بریلوی وغیرہ علماء اہل سنت کی مذکورہ بالا کتب میں سے اکثر شائع ہو چکی تھیں اور یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ ادھر فاضل بریلوی حج وزیارت کے لیے روانہ ہوئے دوسری جانب علامہ انبیٹھوی جو ان دنوں سہارنپور میں مقیم تھے اور بعض وہابیہ وزراء ریاست ودیگر اہل ثروت بھی حج کے ارادہ سے پہلے ہی حجاز مقدس پہنچ چکے تھے۔[۶۵]

مکتوب بریلی

علامہ خلیل احمد انبیٹھوی قبل ازیں بریلی میں ایک مدرسہ سے وابستہ رہ چکے تھے، گویا وہاں ان کا حلقۂ اثر موجود تھا۔ فاضل بریلوی اس سفر حج وزیارت پر غیر ارادی وفوری طور پر روانہ ہوئے تھے[۶۶] لیکن جیسے ہی بریلی کے اس حلقہ کو خبر ہوئی، انھوں نے منصوبہ بندی کی اور فاضل بریلوی پر الزامات پر مشتمل ایک عربی خط ترتیب دے کر اسے حجاج کے ہاتھوں گورنر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ کیا۔[۶۷]

حجاز مقدس

۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء کا حجاز مقدس، جو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، طائف وجدہ وغیرہ شہروں پر مشتمل خطہ کا نام ہے، وہاں پر گزشتہ چار صدیوں سے ترکی کے عثمانی خاندان کی حکمرانی تھی جو اہل سنت وجماعت تھے۔ آج کی عرب دنیا کے متعدد ممالک اس عثمانی سلطنت کا حصہ تھے، ترکی کا شہر 'استنبول' ان کا دار الخلافہ تھا اور حجاز مقدس کو اس وسیع وعریض اسلامی سلطنت کے ایک اہم صوبہ کی حیثیت حاصل تھی۔

سلطان عبدالحمید عثمانی دوم (وفات ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء) ان دنوں حکمران تھے، جو اس خاندان کے چونتیسویں خلیفہ تھے[۶۸] اور ترکی نژاد احمد راتب پاشا پورے صوبہ حجاز کے گورنر[۶۹] جب کہ سامی پاشا فاروقی مدینہ منورہ کے[۷۰] اور سید علی پاشا بن عبداللہ ابوعون (وفات ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء) مکہ مکرمہ کے گورنر تھے۔[۷۱]

یاد رہے کہ یہ عثمانی خلافت کے زوال کے آخری ایام تھے، کیوں کہ اس کے محض گیارہ برس

بعد ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں حجاز مقدس وغیرہ علاقوں سے عثمانی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ لہٰذا مرکز کمزور اور اغیار کی سازشوں ومفادات کے نتیجہ میں عرب معاشرہ چار طبقات میں تقسیم ہو رہا تھا۔ ایک طبقہ جوامت مسلمہ کی بھلائی وخیر خواہی کا جذبہ رکھتا تھا، وہ مذہبی ونسلی اختلافات وامتیاز کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے مرکز کی بقا اور اتحاد ویگانگت کی خواہشات رکھتا تھا، دوسرا طبقہ عرب قومیت کے جذبات کو ابھار کر ترکوں سے کسی بھی قیمت پر نجات حاصل کرنا چاہتا تھا، تیسرا طبقہ عثمانی حکومت سے عقائد میں اختلاف کی بنا پر اپنی برتری ونفوذ کے لیے سرگرم عمل ہوا اور چوتھا ان تمام حالات وواقعات سے لاتعلق وغافل ہوا۔ عرب معاشرہ میں یہ ٹوٹ پھوٹ ہر سطح پر ہو رہی تھی کہ ہندوستان سے یہ افراد حجاز مقدس پہنچے۔

فاضل بریلوی اور علمائے حجاز

فاضل بریلوی نے تئیس برس کی عمر میں والدین ماجدین کے ہمراہ پہلا حج کیا[۷۲] جس دوران مکہ مکرمہ میں وہاں کے تین اکابر علماء کرام سے اخذ کیا[۷۳] لیکن علمائے حجاز میں آپ کا وسیع تعارف اس وقت ہوا جب ۱۳۱۶ھ میں آپ نے کتاب 'فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین' لکھ کر حجاج کے ذریعے علماء حرمین شریفین کے سامنے پیش کی، جس پر انھوں نے اسے اپنی گراں بہا تقریظات سے مزین فرمایا اور آپ کو بے شمار اعلیٰ درجے کے کلمات دعا وثنا سے یاد کیا[۷۴] لیکن یہ آپ کا غائبانہ تعارف تھا۔

فاضل بریلوی مکہ مکرمہ میں

اب آپ دوسری بار حج کے بالکل آخری ایام میں ارض حجاز پہنچے اور بخیر وعافیت مناسک حج سے فارغ ہوئے[۷۵] اس بار آپ کے ہمراہ گھر کی خواتین ودیگر متعلقین کے علاوہ چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور بڑے بیٹے مولانا محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نیز مولانا عبد الاحد پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (وفات ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء) ساتھ تھے۔[۷۶]

ان دنوں مولانا سلامت اللہ رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک تحریر علماء مکہ مکرمہ کے ہاں زیرِ غور تھی۔

مولانا سلامت اللہ رامپوری

مولانا ابوالذکاء شاہ محمد سلامت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعظم گڑھ کے مشہور اہلِ سنت عالم جب کہ رامپور میں مقیم رہے، وہیں پر ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں وفات پائی اور قبر بنی۔ نقشبندی مجددی سلسلہ کے مرشد، مدرس، حافظِ قرآن، چند تصنیفات اردو میں ہیں، جن کے نام یہ ہیں: تفسیر قرآن مجید جس کا قلمی نسخہ الٰہ آباد شہر میں واقع جامعہ حبیبیہ کے پرنسپل مولانا عاشق الرحمٰن کے ذخیرہ میں ہے، 'احکام الملة الحقة فی تفسیق قاطع اللحیة' مطبوعہ لاہور ۱۳۲۳ھ، 'اوضح البراھین علی عدم جواز الصلوٰة خلف غیر المقلدین' مطبوعہ لاہور ۱۳۳۷ھ، 'بلاغ المرام'، 'اعلام الاذکیاء' اور وہاں پر زیرِ غور تحریر کا تعلق آخر الذکر کتاب سے ہے۔[۷۷]

اعلام الاذکیاء

یہ کتاب ۱۳۲۳ھ سے کچھ ہی عرصہ قبل شائع ہوئی تھی اور مصنف نے اس میں رسول اللہ ﷺ کے علوم غیب پر مطلع ہونے کی تائید میں لکھا تھا، جب کہ فاضل بریلوی نے اس پر تقریظ لکھی تھی۔ اب جو آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو وہابیہ ہند نے 'اعلام الاذکیاء' کے متن کی ایک عبارت پہلے سے ہی محاکمہ کے لیے وہاں کے اکابر علماء کو پیش کر رکھی تھی۔ اس بارے میں فاضل بریلوی خود فرماتے ہیں کہ اب بار سرکار حرم محترم میں میری حاضری بے اپنے ارادے کے جس غیر متوقع اور غیر معمولی طریقوں پر ہوئی وہ حکمت الٰہیہ یہاں مکہ مکرمہ میں آ کر کھلی۔ سننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔[۷۸]

یاد رہے شیخ صالح کمال پندرہ برس قبل مولانا غلام دستگیر قصوری کی 'تقدیس الوکیل' جو

براہین قاطعہ کی تردید میں لکھی گئی تھی، اس پر تقریظ لکھ کر علامہ خلیل احمد انبیٹھوی اور ان کے استاذ گنگوہی صاحب کو زندیق لکھ چکے تھے۔[۷۹]

چنانچہ یہ معلوم ہونے پر کہ یہاں پر اختلافی مسئلہ چھیڑا گیا ہے، فاضل بریلوی نے بلا تامل از خود شیخ صالح کمال سے رابطہ کیا، آپ فرماتے ہیں کہ میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا، حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۸۰] کے صاحبزادے عزیزی مولوی عبدالاحد صاحب بھی ہمراہ تھے، میں نے بعد سلام ومصافحہ مسئلہ علم غیب پر تقریر شروع کی اور دو گھنٹہ تک اسے آیات واحادیث واقوال ائمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں ان کا رد کیا، اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا منہ دیکھتے رہے۔

جب میں نے تقریر ختم کی، چپکے سے اٹھتے ہوئے قریب الماری رکھی تھی، وہاں تشریف لے گئے اور ایک کاغذ نکال لائے، جس پر مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے رسالہ 'اعلام الاذکیاء' کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس ﷺ کو ھو الاول و الآخر و الظاھر و الباطن و ھو بکل شئ علیم' لکھا، چند سوال تھے اور جواب کی چار سطریں ناتمام! اٹھا لائے، مجھے دکھایا اور فرمایا تیرا آنا اللہ کی رحمت تھا، ورنہ مولوی سلامت اللہ کے کفر کا فتویٰ یہاں سے جا چکتا۔ میں حمد الٰہی بجا لایا اور فرودگاہ پر واپس آیا[۸۱] فاضل بریلوی کے اس عمل سے مکہ مکرمہ میں 'اعلام الاذکیاء' کے تناظر میں قائم کیا گیا محاذ سرد پڑ گیا۔

مولانا شاہ محمد معصوم مجددی

بریلی کے وہابیہ نے فاضل بریلوی کے بارے میں جو مکتوب گورنر مکہ مکرمہ کے نام ارسال کیا تھا، اسے شاہ محمد معصوم مجددی کے توسط سے منزل مقصود تک پہنچانے کی تدبیر اختیار کی گئی۔

شاہ محمد معصوم بن عبدالرشید بن احمد سعید مجددی جو حضرت مجدد الف ثانی کی نسل میں

سے تھے، ۱۲۶۳ھ/ ۱۸۴۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۸۵۷ء میں اپنے دادا کے ہمراہ مدینہ منورہ ہجرت کی اور ۱۲۸۷ھ/ ۱۸۷۱ء میں اپنے والد ماجد کی وفات کے کچھ ہی عرصہ بعد وہاں سے رامپور آگئے جہاں والیٔ ریاست نے آپ کا وظیفہ مقرر کیا، لیکن کئی برس قیام کے بعد پھر مدینہ منورہ چلے گئے اور ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ محدث، مفسر، مرشد السالکین، متعدد تصنیفات ہیں۔[۸۲]

آپ کے ایک فرزند شاہ حافظ محمد ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء) کی قبر رامپور میں واقع ہے، جہاں آپ نے اپنی زندگی میں اپنے مزار کا انتظام فرما لیا تھا۔ انھوں نے عرب دنیا کی محافل میلاد میں پڑھا جانے والا مشہور زمانہ مولود برزنجی حفظ کر رکھا تھا، جس کی آپ کی آواز میں کیسٹ عثمانیہ یونی ورسٹی حیدر آباد کے پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد نقشبندی کے پاس محفوظ ہے۔[۸۳]

وہابیہ نے فاضل بریلوی پر اس الزام کی بھرپور تشہیر کر رکھی تھی کہ آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کافر کہتے لکھتے ہیں[۸۴] اس سفر حجاز سے واپس آنے کے بعد ایک روز بریلی میں برسر مجلس فاضل بریلوی نے خود بتایا کہ وہابیہ نے بعض سنیوں کو بھی میرے مخالف کر دیا تھا، یہ بہتان لگا کر کہ معاذ اللہ حضرت شیخ مجدد کو کافر کہتا ہے۔[۸۵]

شاہ محمد معصوم مجددی بھی انھی میں سے ایک تھے، چنانچہ وہابیہ نے اپنے منصوبہ کو آگے بڑھاتے ہوئے مکہ مکرمہ میں یہ خط ان کے سپرد کیا، جنھوں نے وہ شیبی صاحب کو دے دیا[۸۶] تا کہ وہ اسے گورنر مکہ مکرمہ تک پہنچا دیں۔

لیکن آئندہ دنوں میں انھی شاہ محمد معصوم مجددی نے حجاز مقدس میں مسئلہ علم غیب پر چھڑنے والی بحث اور پھر اس کے نتیجہ میں پیش آنے والے واقعات میں بالآخر اہل سنت کا ساتھ دیا اور وہاں پر فعال دیوبندی و غیر مقلد افراد کو اخلاقی ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، لیکن یہ مرحلہ اس کے سات برس بعد آیا، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

شیبی صاحب

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی خاندان قریش کے فرد حضرت عثمان بن طلحہ ؓ (وفات ۴۲ھ/۶۶۲ء) کو اس فرمان کے ساتھ عطا فرمائی کہ یہ قیامت تک تمہارے خاندان کے پاس رہے گی۔ حضرت عثمان کی وفات کے بعد یہ ان کے چچا زاد حضرت شیبہ بن عثمان ؓ (وفات ۵۹ھ/۶۷۹) کے سپرد ہوئی[۸۷] اور آج تک انھی کی نسل کے پاس چلی آرہی ہے، جو ان کے نام کی مناسبت سے شیبی کہلاتی ہے۔[۸۸]

شیبی خاندان میں تاریخ کے مختلف ادوار میں متعدد علماء کرام ہوئے[۸۹] نیز اس کا مقامی طور پر سیاسی و سماجی مقام بھی فروتر ہوتا ہے۔ خانہ کعبہ کی چابی اس کے معمر ترین فرد کے پاس ہوتی ہے، جو سادن کعبہ یا کلیدار کہلاتے ہیں۔ حکام کے ہاں اس خاندان کی بالعموم اور کلیدار کی بالخصوص بڑی عزت و توقیر ہوتی ہے۔[۹۰]

مجددی خانوادہ اور شیبی خاندان کے درمیان قریبی تعلقات استوار تھے، جن کی بنیاد یہ تھی کہ بعض شیبی افراد مثلاً کلیدار کعبہ شیخ عبداللہ بن محمد بن زین العابدین شیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم (وفات ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء) سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ ہوئے[۹۱] نیز بعض نے اس خانوادہ کے علماء و مشائخ کی شاگردی اختیار کی، جیسا کہ شیخ عبدالقادر بن محمد صالح بن محمد شیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم (وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) جو شاہ محمد معصوم مجددی کے دادا کے بھائی شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی کے شاگرد تھے[۹۲] اور ان ایام میں مکہ مکرمہ میں موجود تھے۔

شیخ عبدالقادر شیبی جلیل القدر شافعی عالم و بااثر شخصیت تھے۔ آپ دو ہی برس قبل ۱۹۰۳ء میں دارالخلافہ استنبول تشریف لے گئے تو خلیفہ عثمانی نے آپ کو بھرپور پذیرائی دی۔ آپ کی استنبول آمد کی خبر اس دور میں جہلم شہر سے شائع ہونے والے مشہور اردو ہفت روزہ سراج الاخبار نے نمایاں انداز میں شائع کی، جس میں بتایا کہ عبدالقادر شیبانی قسطنطنیہ میں وارد ہوئے تھے، حضرت سلطان المعظم نے نہایت اعزاز و اکرام سے دعوت کی اور نشان طاش

کے خاص مہمان خانہ سلطانی میں انھیں ٹھہرایا۔ رخصت کے وقت ایک قیمتی لباس بطور خلعت شاہانہ اور ایک سو پونڈ انعام دیا۔[۹۳]

جن دنوں کے واقعات کا یہاں بیان ہو رہا ہے، تب شیخ محمد صالح بن احمد بن محمد شیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم (وفات ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء) خانہ کعبہ کے کلید دار تھے، جو ۱۳۱۱ھ سے اپنی وفات تک اس خدمت پر مامور رہے۔ آپ نے مسجد حرم کے حلقات دروس میں اکابر علماء سے تعلیم پائی اور قرآنی علوم نیز لغت میں اعلیٰ مہارت تھی۔ ہاشمی عہد میں سینٹ کے چیئرمین رہے۔ آپ نے خانہ کعبہ کی تاریخ پر کتاب 'اعلام الانام بتاریخ بیت اللہ الحرام' تصنیف کی، جس کا مخطوط مکتبہ حرم مکی میں ہے، جب کہ یہ ۱۹۸۴ء میں مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی۔[۹۴]

انہی ایام کے مکہ مکرمہ میں شیخ عبدالقادر بن علی شیبی نام کے ہی ایک اور فرد تھے، جو بعد ازاں ۱۹۱۷ء کو خانہ کعبہ کے کلید دار ہوئے اور اپنی وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ وہ عالم دین نہیں تھے نیز انھوں نے بھی ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۲ء کو وفات پائی۔[۹۵]

شاہ محمد معصوم مجددی نے مکتوب بریلی، قرینہ ہے کہ شیخ عبدالقادر بن علی شیبی تک پہنچایا تا کہ وہ اسے گورنر مکہ مکرمہ کے سپرد کر دیں۔[۹۶]

گورنر مکہ مکرمہ تک رسائی

رسول اللہ ﷺ کے نواسہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد مسلسل ایک ہزار برس تک گورنر مکہ مکرمہ تعینات رہی۔ سید جعفر بن محمد (وفات ۳۸۴ھ/ ۹۹۴ء تقریباً) اس خاندان سادات کے پہلے فرد تھے جو ۳۵۸ھ میں گورنر بنائے گئے[۹۷] اور سید خالد بن منصور بن لوی (وفات ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۳ء) اس منصب پر تعینات آخری حسنی فرد تھے[۹۸]

ان کے بعد یہ منصب خطہ نجد کے سعودی خاندان کے لیے مخصوص ہے اور ان دنوں سعودی عرب کے موجود بادشاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود (ولادت ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰ء) کے بھائی شہزادہ عبدالمجید بن عبدالعزیز آل سعود (ولادت ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء) گورنر مکہ مکرمہ ہیں۔ یہ منصب

مختلف ادوار میں عامل، والی، شریف اور امیر کہلایا۔

گورنر سید علی پاشا جن کا دولۃ مکیہ کی تصنیف و تاریخ سے تعلق ہے، ۱۳۲۳ھ سے ۱۳۲۶ھ تک اس منصب پر رہے، بعد ازاں قاہرہ میں وفات پائی اور معلوم رہے کہ اُردن کے موجودہ بادشاہ سید عبداللہ دوم ان کے چچا کی نسل میں سے ہیں۔[۹۹]

الغرض شیخ شبیبی نے مکتوب بریلی، گورنر سید علی پاشا کو پیش کر دیا۔[۱۰۰]

گورنر کا اقدام

حکومت حجاز کا یہ طریقہ کار تھا کہ وہاں پر عالم اسلام سے وارد ہونے والے کسی بھی چھوٹے بڑے فرد کے بارے میں اگر کہیں سے یہ شکایت موصول ہو کہ یہ کسی نئے عقیدہ وفکر کا داعی بن کر یہاں پہنچا ہے تو یہ شکایت چاہے محض الزام ہی ہو لیکن حکومت مقامی علماء کے توسط سے پوری تحقیق کے بعد ہی اسے بری الذمہ قرار دیتی یا الزام درست ثابت ہونے پر ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جاتی۔

اس نوع کا ایک واقعہ تیس برس قبل ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں بھی پیش آیا تھا، جب ہندوستان میں غیر مقلدین کے امام مولوی نذیر حسین سورج گڑھی دہلوی (وفات ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)[۱۰۱] مع جماعت وہابیہ حج کے واسطے مکہ معظمہ گئے اور اس وقت کے گورنر حجاز عثمان نوری پاشا[۱۰۲] کو ان کی لامذہبیت کی اطلاع ہوئی تو ان کو گرفتار کرا کے قید کر دیا اور محکمہ علیہ میں طلب کیا۔ تب انھوں نے بقلم خود تحریر کیا کہ میں وہابیت سے تائب ہوا اور مذہب حنفی اختیار کیا۔ چنانچہ وہ توبہ نامہ حسب الحکم گورنر حجاز، مطبع میریہ مکہ مکرمہ میں چھبیس ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ میں طبع ہو کر اطراف عالم میں پہنچا۔ مولوی نذیر حسین جب واپس بندرگاہ بمبئی پہنچے تو صاف انکار کر دیا کہ نہ وہابیت سے توبہ کی اور نہ حنفی مذہب اختیار کیا۔ اس پر مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء) نے انکار توبہ کی تصدیق کے لیے انھیں دوبارہ حج کو جانے کے لیے کہا[۱۰۳] اور زادِ راہ کی

کفالت اپنے ذمہ لی۔ چنانچہ مولانا سکندر پوری نے اپنے دیوان حنفی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی میں آمد و رفت کا خرچ دینے کا وعدہ کیا۔ مولوی نذیر حسین دہلوی اور ان کے اہم ساتھی مولوی سلیمان بن اسحٰق جونا گڑھی کا یہ توہین نامہ اردو ترجمہ کے ساتھ پاک و ہند سے بارہا شائع ہوا، جیسا کہ امرتسر سے شائع ہونے والے موقر ہفت روزہ 'الفقیہ' کی زیر نظر اشاعت میں یہ تعارفی کلمات کے ساتھ درج ہے۔[۱۰۴]

اب جو فاضل بریلوی کے بارے میں عقیدہ و فکر سے متعلق شکایت گورنر تک پہنچی تو انھوں نے اس قضیہ کی تحقیق کا کام شیخ محمد صالح کمال کے سپرد کیا۔

شیخ محمد صالح کمال کی کارروائی

شیخ صالح کمال اکابر علماء مکہ میں سے تھے اور قبل ازیں قاضی اور مفتی احناف کے مناصب جلیلہ پر تعینات رہ چکے تھے، نیز حکام کے مقربین و معتمدین میں سے تھے اور حسن اتفاق کہ یہ مرحلہ آنے سے قبل فاضل بریلوی سے ان کی ملاقات و گفتگو، 'اعلام الاذکیاء' کے تناظر میں مسئلہ علم غیب پر ہو چکی تھی اور اب پھر سے یہی موضوع سامنے آ رہا تھا۔ علاوہ ازیں آپ کئی برس قبل فاضل بریلوی کی فتاوی الحرمین کی تائید میں فتوی جاری کر چکے تھے جو شائع ہو چکا تھا۔

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کی تاریخ ہے، نماز عصر کے بعد مکتبہ حرم مکی کے دروازے شائقین علم کے لیے وا تھے۔ کتب خانہ کے مدیر سید اسمٰعیل حنفی، ان کے نوجوان بھائی سید مصطفی حنفی اور والد ماجد سید خلیل نیز بعض حضرات وہاں تشریف فرما ہیں۔ فاضل بریلوی بھی نماز کی ادائیگی کے بعد سیدھے وہاں پہنچے۔ اتنے میں حضرت مولانا شیخ صالح کمال بھی تشریف لے آئے اور سلام و مصافحہ کے بعد جیب سے ایک پرچہ نکالا جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے، فرمایا یہ سوال وہابیہ نے گورنر کے ذریعہ پیش کیے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے۔[۱۰۵]

الدولة المکیة

فاضل بریلوی نے وہیں پر بیٹھے بٹھائے، مولانا سید مصطفیٰ سے قلم دوات طلب کیا اور جواب لکھنے کا قصد کیا، لیکن شیخ صالح کمال اور سب اکابر جو تشریف فرما تھے، انھوں نے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے۔ چنانچہ شیخ صالح کمال نے آپ کو دو دن کی مہلت دی تا کہ تیسرے روز جواب گورنر کے سامنے پیش کیا جائے۔

آپ نے وعدہ کرلیا اور لکھنا شروع کیا کہ دوسرے دن تیز بخار نے آلیا، لیکن آپ نے اسی حالت میں تصنیف کا عمل جاری رکھا۔ ادھر مکہ معظمہ میں اس کا شہرہ ہوا کہ وہابیہ نے فلاں کی طرف سوال متوجہ کیا ہے اور وہ جواب لکھ رہا ہے۔ فاضل بریلوی اسے مکمل کرنے میں مصروف تھے کہ شیخ احمد ابو الخیر مرداد حنفی جو مسجد حرم میں امامت وخطابت سے وابستہ علماء کے نگران منصب 'شیخ الخطباء و الائمة' پر تعینات تھے اور ان کی عمر ستر برس سے متجاوز تھی، ان کا پیغام آیا کہ میں پاؤں سے معذور ہوں اور تیرا جواب سننا چاہتا ہوں۔

فاضل بریلوی جس قدر جواب لکھ چکے تھے اسے لے کر آپ کے ہاں حاضر ہوئے اور حضرت شیخ الخطباء کو اول تا آخر سنایا۔ آپ نے اس میں غیوب خمس [۱۰۶] کی بحث نہ چھیڑی تھی کہ سوال میں نہ تھی، اب شیخ الخطباء کی خواہش پر آپ نے اس میں علم خمس کی بحث بڑھانا قبول کیا اور وہاں سے رخصت ہوئے، پھر یہ جواب واضافہ مقررہ مدت سے قبل ۲۷ ذی الحجہ، بروز بدھ، بوقت عصر محض آٹھ گھنٹے کے عمل میں مکمل کر کے اسے 'الدولة المکیة بالمادة الغیبیة' کا تاریخی نام دیا۔ [۱۰۷]

گورنرِ مکہ مکرمہ کا دربار

الدولة مکیة مکمل ہونے کے ساتھ ہی اس کا مبیضہ تیار کر کے یہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہنچا دی گئی، جنھوں نے جمعرات کے دن اسے کامل طور پر مطالعہ فرمایا اور شام کو گورنر کے ہاں تشریف لے گئے۔ عشاء کی نماز کے بعد سے نصف شب تک

گورنر کا دربار ہوتا تھا، فاضل بریلوی بھی وہاں پہنچے، حضرت مولانا صالح کمال نے دربار میں کتاب پیش کی اور علی الاعلان فرمایا:

''اس شخص نے وہ علم ظاہر کیا جس کے انوار چمک اٹھے اور جو ہمارے خواب میں بھی نہ تھا''۔۔۔۔

فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ گورنر نے کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔ دربار میں دو وہابی بھی بیٹھے تھے، ایک احمد فقیہ اور دوسرے عبدالرحمٰن اسکوبی [۱۰۸] انھوں نے مقدمہ کتاب کی آمد ہی سن کر سمجھ لیا کہ یہ رنگ بدل دے گی۔ گورنر ذی علم ہیں، مسئلہ ان پر منکشف ہو جائے گا، لہٰذا چاہا کہ سننے نہ دیں، بحث میں الجھا کر وقت گزار دیں۔ کتاب پر کچھ اعتراض کیا، حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جواب دیا، آگے بڑھے، انھوں نے پھر مہمل اعتراض کیا، حضرت مولانا نے جواب دیا اور فرمایا، کتاب سن لیجیے، پوری کتاب سننے سے پہلے اعتراض بے قاعدہ ہے، ممکن ہے کہ آپ کے شکوک کا جواب کتاب ہی میں آئے اور نہ ہو تو میں جواب کا ذمہ دار ہوں اور مجھ سے نہ ہو سکا تو مصنف موجود ہے۔ یہ فرما کر آگے پڑھنا شروع کیا، کچھ دور پہنچے تھے، انھیں الجھانا مقصود تھا، پھر معترض ہوئے۔

اب حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے گورنر سے کہا، آپ کا حکم ہے میں کتاب پڑھ کر سناؤں اور یہ بے جا الجھتے ہیں، حکم ہو تو ان کے اعتراضوں کا جواب دوں یا حکم ہو تو کتاب پڑھ کر سناؤں۔ گورنر صاحب نے فرمایا، آپ پڑھیے۔ اب مولانا کتاب سناتے رہے، اس کے دلائل قاہرہ سن کر گورنر نے باآواز بلند فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تو اپنے حبیب ﷺ کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ (وہابیہ) منع کرتے ہیں''۔۔۔۔

یہاں تک کہ نصف شب تک نصف کتاب سنائی۔ اب دربار برخاست ہونے کا وقت آ گیا۔ گورنر نے حضرت مولانا صالح کمال سے فرمایا کہ یہاں نشانی رکھ دیں۔ پھر وہ کتاب

بغل میں لے کر بالاخانہ پر آرام کے لیے تشریف لے گئے، دولۃ مکیہ کا یہ نسخہ گورنر کے پاس ہی رہا۔[۱۰۹]

مخالفین کی حالت

اب تمام مکہ معظمہ میں کتاب کا شہرہ ہوا، وہابیہ پر اوس پڑ گئی۔ بفضلہ تعالیٰ سب لوہے ٹھنڈے ہو گئے۔ گلی کوچہ میں مکہ معظمہ کے لڑکے ان کا تمسخر کرتے کہ اب کچھ نہیں کہتے، اب وہ جوش کیا ہوئے، اب وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علوم غیب ماننے والوں کو کافر کہنا کدھر گیا۔[۱۱۰]

علامہ انبیٹھوی کی سعی

مولانا شیخ صالح کمال نے دربار میں دولۃ مکیہ سنانے کے ضمن میں گورنر سے علامہ خلیل احمد انبیٹھوی کے عقائد اور ان کی کتاب براہین قاطعہ کے مندرجات کا بھی ذکر کر دیا تھا۔ انبیٹھی صاحب کو خبر ہوئی تو وہ بعض علمائے ہند جو مکہ مکرمہ میں مجاور تھے[۱۱۱] ان کی ہمراہی میں مولانا صالح کمال کے پاس گئے اور انھیں براہین قاطعہ کے بارے میں مطمئن کرنے کی سعی کی، لیکن یہ ملاقات ان کے لیے مفید ثابت نہ ہوئی اور انھیں مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ چنانچہ وہ اسی روز یعنی ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کے آخری ایام میں مکہ مکرمہ سے جدہ بھاگ گئے۔[۱۱۲]

دولۃ مکیہ کی نقول

فاضل بریلوی جب دولۃ مکیہ تصنیف کر رہے تھے تو آپ کے فرزند حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان ساتھ ہی ساتھ اس کا مبیضہ تیار کرتے رہے[۱۱۳] جو ہندوستان واپس آنے کے بعد بھی اس کتاب اور موضوع سے منسلک رہے[۱۱۴] نیز اصل کتاب سے متعدد نقلیں مکہ معظمہ کے علماء کرام نے لیں۔[۱۱۵]

تقریظات کا آغاز

گورنر کے دربار میں دولۃ مکیہ کے پڑھے جانے اور اس کے مندرجات پر گورنر کے

اظہار اطمینان کے بعد، مکتوب بریلی کے آثار اور مکہ مکرمہ میں موجود وہابیہ کی سرگرمیاں ماند و بے اثر ہوگئیں اور ان کے عزائم وخواہش کے برعکس فاضل بریلوی کی وہاں پذیرائی میں مزید اضافہ ہوا اور آپ کے چند ہفتوں کے مزید قیام کے دوران مکہ مکرمہ کے اٹھارہ سے زائد اکابر علماء کرام نے آپ کی دو کتب دولۃ مکیہ وحسام الحرمین پر قابل قدر تقاریظ لکھیں۔ نیز ان میں سے متعدد نے فاضل بریلوی سے مختلف اسلامی علوم میں اجازت و خلافت پائی، پھر بعض علماء کرام کی درخواست پر آپ نے فقہی مسائل پر ایک اور کتاب "کفل الفقیہ" تصنیف کی۔ شیخ صالح کمال جو گورنر کی طرف سے تحقیق پر مامور ہوئے تھے، مذکورہ دونوں کتب پر انھوں نے سب سے اول تقاریظ لکھیں[۱۱۶] اسی پر اکتفا نہیں بلکہ آئندہ ایام میں بااصرار آپ سے خلافت واجازت پائی۔[۱۱۷]

تقریظات تلف کرنے کی کوشش

دولۃ مکیہ پر تقاریظ لکھنے کا سلسلہ جاری تھا کہ وہابیہ اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح تقریظات تلف کر دی جائیں۔ چنانچہ ایک جگہ جمع ہوئے اور حضرت مولانا شیخ احمد ابوالخیر مرداد سے عرض کی کہ ہم بھی کتاب پر تقریظیں لکھنا چاہتے ہیں، کتاب ہمیں منگوا دیجیے۔ فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ انھوں نے اپنے صاحبزادے مولانا شیخ عبداللہ مرداد[۱۱۸] کو میرے پاس بھیجا کہ جو مسجد حرم کے امام ہیں اور اسی زمانے میں فقیر کے ہاتھ پر بیعت فرما چکے ہیں، میں اس وقت کتب خانہ حرم شریف میں تھا، قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں حضرت مولانا اسمٰعیل نے فرمایا، کتاب ہرگز نہ دی جائے گی، جو تقریظیں لکھنی ہوں لکھ کر بھیج دو۔ جو لوگ وہاں جمع ہیں ان کو میں جانتا ہوں، مولانا احمد ابوالخیر کو انھوں نے دھوکا دیا ہے۔ یوں اس عالم نبیل سید جلیل کی برکت نے کتاب بحمداللہ محفوظ رکھی۔ وللہ الحمد[۱۱۹]

نائب حرم سے رابطہ

اب مخالفین نے ایک اور راستے سے حملہ کیا اور نائب حرم سے ملے جو ایک ناخواندہ

جاہل شخص تھے، انھیں اپنے موافق کیا۔[۱۲۰]

مکہ مکرمہ میں آباد ایک قدیم خاندان موروثی طور پر مسجد حرم میں جملہ امور کی عمومی نگرانی پر مامور چلا آرہا تھا، اس منصب کو 'نائب الحرم' کہا جاتا تھا، لہٰذا اسی مناسبت سے یہ خاندان 'بیت نائب الحرم' مشہور ہوا[۱۲۱] ان دنوں جو صاحب اس منصب پر تعینات تھے، ان کا نام غالباً احمد تھا اور مخالفین نے انھی کے توسط سے اب اپنی بات گورنر حجاز تک پہنچانے کی ٹھانی۔

گورنر حجاز سے شکایت

احمد راتب پاشا جو ۱۳۲۶ھ تک چودہ برس سے زائد گورنر حجاز رہے، آپ بالعموم مکہ مکرمہ یا جدہ میں رہتے اور فاضل بریلوی کے بقول آدمی ناخواندہ مگر دین دار، ہر روز بعد عصر طواف کیا کرتے۔ وہابیہ نے خیال کیا کہ گورنر مکہ مکرمہ ذی علم تھے، کتاب سن کر معتقد ہو گئے، یہ بے پڑھا فوجی آدمی ہمارے بھڑکانے سے بھڑک جائے گا۔ ایک روز یہ طواف سے فارغ ہوئے تو نائب الحرم نے ان سے گزارش کی کہ ایک ہندی عالم نے ہندوستان میں بہت لوگوں کے عقیدے بگاڑ دیے ہیں اور اب اہل مکہ کے عقیدے خراب کرنے آیا ہے اور ساتھ ہی دل میں سوچا کہ یہ کیوں کر جچے گی کہ ایک ہندی مکیوں کے عقیدے بگاڑ دے، لہٰذا مجبوراً اس کے ساتھ یہ کہنا پڑا کہ اور اکابر علماء مکہ مثل شیخ العلماء سید محمد سعید بابصیل و مولانا شیخ صالح کمال و مولانا احمد ابوالخیر مرداد اس کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ کی شان کہ یہ واقعی بات جو اس نے مجبورانہ کہی، اس پر الٹی پڑی۔ گورنر پاشا نے بکمال غضب ایک چپت نائب الحرم کی گردن پر جمائی اور اسے مغلظات سناتے ہوئے کہا، جب یہ اکابر اس کے ساتھ ہیں تو وہ خرابی ڈالے گا یا اصلاح کرے گا[۱۲۲] یوں مخالفین کا یہ وار بھی ناکامی سے دوچار ہوا۔

فاضل بریلوی کی مدینہ منورہ روانگی

۲۲ صفر ۱۳۲۴ھ کو فاضل بریلوی کعبۂ تن سے کعبۂ جاں کی طرف روانہ ہو گئے[۱۲۳]

اور مکہ مکرمہ میں آپ کا قیام تقریباً تین ماہ رہا[۱۲۴] جس دوران آپ نے مناسک حج خوش اسلوبی سے ادا کیے۔ گورنر مکہ مکرمہ اور پھر گورنر حجاز کو وہابیہ کی گوش گزار کردہ شکایات والزامات کا سامنا کر کے انھیں بے اثر کیا، تین عربی کتب حسام الحرمین، الدولۃ المکیۃ، کفل الفقیہ'' تصنیف کیں، اوّل الذکر دونوں کتب پر وہاں کے اٹھارہ سے زائد اکابر علماء سے تقاریظ حاصل کیں، جن میں سے متعدد نے آپ سے اجازت وخلافت پائی۔ آپ مکتوب بریلی کے گورنر مکہ مکرمہ کو پیش کیے جانے کے بعد دو ماہ تک وہاں مقیم رہے، جب کہ مخالفین کے سرکردہ علامہ خلیل احمد انبیٹھوی اس کے تیسرے چوتھے روز ہی وہاں سے چل نکلے۔

دولۃ مکیہ مدینہ منورہ میں

فاضل بریلوی مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو روضۂ اقدس رسول اللہ ﷺ ودیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مکہ معظمہ کی طرح زیادہ اہم 'حسام الحرمین' کی تصدیقات تھیں، جو بحمد اللہ تعالیٰ بہت خیر وخوبی کے ساتھ ہوئیں، زیادہ زمانہ قیام انھیں میں گزر گیا۔

حسام الحرمین کا کام پورا ہونے کے بعد دولۃ مکیہ پر تقریظات کا خیال ہوا۔ سب سے پہلے حضرات مفتی حنفیہ مولانا تاج الدین الیاس ومفتی حنفیہ سابق مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی نے تقریظیں تحریر فرمائیں، تیسری باری مفتی شافعیہ کی آئی۔

ان دنوں شیخ سید احمد بن اسمٰعیل برزنجی، مفتی شافعیہ کے منصب پر تعینات تھے، جو چند روز قبل حسام الحرمین پر طویل تقریظ لکھوا چکے تھے۔ آپ آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے، یہ ٹھہری کہ ان کے داماد سید عبد اللہ صاحب کے مکان پر دولۃ مکیہ سننے کی مجلس ہو۔ چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد فاضل بریلوی نے کتاب سنانا شروع کی، بعض جگہ مفتی برزنجی صاحب کو شکوک ہوئے، جن کے مصنف نے مسکت جواب دیے، جو انھیں ناگوار ہوئے، اسی ماحول میں بارہ بجے مجلس ختم ہوئی۔

پھر ایک رات ان کے شاگرد شیخ عبد القادر طرابلسی شلبی جو قبل ازیں حسام الحرمین پر

تقریظ لکھ چکے تھے، آپ فاضل بریلوی کے پاس آئے اور بعض مسائل میں الجھنے لگے، وہ بھی سینہ میں غبار لے کر اٹھے۔ [۱۲۵]

فاضل بریلوی پر دو الزامات

حجاز مقدس میں فاضل بریلوی پر دو الزامات کی بھرپور تشہیر کی گئی، اول یہ کہ معاذ اللہ حضرت شیخ مجدد کو کافر کہتے ہیں [۱۲۶] دوم یہ کہ علم الٰہی اور علم نبوی میں مساوات کے قائل ہیں۔ [۱۲۷]

پہلا الزام ایک خاص طبقہ کو فاضل بریلوی سے دور رکھنے اور بدظن کرنے کے لیے تراشا گیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے فوری بعد ہندوستان سے حضرت مجدد الف ثانی کی نسل سے جو افراد ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے ان میں شاہ احمد سعید بن ابی سعید دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما (۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) [۱۲۸] شاہ عبدالغنی بن ابی سعید دہلوی اور شاہ محمد مظہر بن احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما (وفات ۱۳۰۱ھ/۱۸۷۹ء) [۱۲۹] بطور خاص اہم ہیں، جو جلیل القدر و صاحب تصانیف علماء و نقشبندی مجددی سلسلہ کے مرشد کبیر ہوئے اور ان کی ذات سے حجاز مقدس و عرب دنیا میں مذکورہ سلسلہ کو خاصا فروغ ملا۔ فاضل بریلوی جب دوسری بار حجاز مقدس حاضر ہوئے اور وہاں دولۃ مکیہ تصنیف کی، تو ان نقشبندی اکابرین کے شاگرد اور مریدین و خلفاء وہاں موجود تھے، جن میں بڑی تعداد عربوں کی تھی۔ یہ الزام اسی طبقہ کو فاضل بریلوی سے بدظن کرنے اور دور رکھنے کے لیے تراشا گیا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ حقائق سامنے آتے گئے اور اس کے اثرات زائل ہوتے چلے گئے۔

دوم کا ہدف اس سے بھی وسیع تر تھا، جس کو کچھ تقویت یوں ملی کی فاضل بریلوی و مفتی سید احمد برزنجی کے درمیان مدینہ منورہ میں جو مجلس منعقد ہوئی، اس سے سید برزنجی نیز ان کے شاگرد شیخ عبدالقادر شلبی اور ان کے حلقہ نے نتیجہ اخذ کیا کہ آپ مساوات علمی کے قائل و داعی ہیں۔

اس پر مزید یہ کہ مفتی سید برزنجی، مدینہ منورہ میں شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی کے اہم

شاگردوں میں سے تھے۔ [۱۳۰]

فاضل بریلوی کی وطن واپسی

آپ اکیس روز تک مدینہ منورہ مقیم رہے [۱۳۱] پھر جدہ، کراچی، بمبئی، احمد آباد سے ہوتے ہوئے واپس بریلی پہنچ گئے [۱۳۲] مدینہ منورہ قیام کے دوران آپ نے زیارات کے علاوہ حسام الحرمین و دولۃ مکیہ پر تقاریظ حاصل کیں نیز متعدد عرب علماء و مشائخ نے یہاں بھی آپ سے سندیں اور اجازتیں لیں۔ دولۃ مکیہ پر اب تک کل اکیس کے قریب تقاریظ علماء مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے حاصل ہو چکی تھیں اور فاضل بریلوی جب وطن روانہ ہوئے تو مفتی سید احمد برزنجی و شیخ عبد القادر شلبی سے مذکور گفتگو کے بعد اس پر مزید تقاریظ کا سلسلہ بظاہر رک چکا تھا۔

دولۃ مکیہ کی مزید نقول

مدینہ منورہ میں بھی اہل علم نے اس کی نقلیں لیں۔ ایک نقل بالخصوص مولانا کریم اللہ نے مزید تقریظات کے لیے اپنے پاس رکھی۔ [۱۳۳]

مدینہ منورہ کا برزنجی خاندان

شیخ سید احمد بن اسمٰعیل برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء) مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی، وہیں کے قبرستان جبل قاسیون میں قبر واقع ہے۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی نیز فرانس کا مطالعاتی دورہ کیا۔ مسجد نبوی کے امام و خطیب و مدرس، ادیب و شاعر، عثمانی پارلیمنٹ کے رکن، مفتیٔ شافعیہ مدینہ منورہ۔ دس سے زائد تصنیفات ہیں، جن میں مناقب سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مطبوعہ مصر، المناقب الصدیقیہ، مطبوعہ تیونس، النصیحۃ العامۃ لملوک الاسلام و العامۃ، مطبوعہ مصر، الالہامات الربانیۃ فی اجوبۃ الاسئلۃ القازانیۃ، مخطوط مخزونہ دار الکتب ظاہریہ دمشق، النظم البدیع فی مناقب اہل البقیع، مخطوط ذخیرہ کتانی پبلک لائبریری رباط مراکش وغیرہ

کتب ہیں، نیز حسام الحرمین پر تقریظ مطبوع ہے۔[۱۳۴]

برزنجی خاندان کے جد اعلیٰ شیخ سید عبدالرسول بن عبدالسید حسینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عراق کے کرد علاقہ کے باشندہ تھے۔ آپ کے بیٹے وہاں سے مدینہ منورہ ہجرت کر آئے پھر دو صدیوں سے زائد عرصہ تک یہ گھرانہ مدینہ منورہ کی علمی فضا پر غالب رہا اور اس کے متعدد علماء مفتی شافعیہ کے اعلیٰ منصب پر تعینات رہے۔ شیخ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۰۳ھ/۱۶۹۱ء)[۱۳۵] اس کے اولین اور شیخ سید محمد زکی بن احمد بن اسمٰعیل برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء)[۱۳۶] آخری فرد تھے، جو اس منصب سے وابستہ رہے۔

اس خاندان کے جد امجد سید محمد بن عبدالرسول برزنجی کی تصنیفات کی تعداد نوے سے زائد ہے اور انھوں نے اپنے والد کے احوال پر مستقل کتاب 'الفصول فی ترجمۃ عبد الرسول' لکھی۔ علاوہ ازیں ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ کی تائید و اثبات میں ان کی 'سداد الدین و سداد الدین فی اثبات النجاۃ و الدرجات للوالدین' مطبوع و متداول اور اس موضوع پر اہم کتاب ہے اور آپ کے فرزند علامہ سید عبدالکریم شہید بن محمد بن عبدالرسول برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۳۸ھ/۱۷۲۵ء) جن کا مزار جدہ شہر کے محلہ حارۃ المظلوم میں واقع ہے اور اس محلہ کا نام آپ ہی سے منسوب ہے، انھوں نے جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر کتاب 'نجم الثاقب فی المولد' لکھی[۱۳۷] پھر ان کے بیٹے علامہ سید حسن بن عبدالکریم شہید برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنھوں نے میلاد کے موضوع پر 'النجم الثاقب فی متعلقات مولد الحاشر العاقب' لکھی، جس کے مخطوطات ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ کی مرکزی لائبریری نیز مکتبہ شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہیں[۱۳۸] علاوہ ازیں علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۴ء) جن کی جشن میلاد پر کتاب 'العقد الجوہر فی مولد صاحب الحوض و الکوثر' جو مولود برزنجی

کے نام سے عرب وعجم میں مشہور اور مجالس میلاد میں رائج ہے، جس کا اردو ترجمہ بھی مطبوع ہے[۱۳۹] اور علامہ سید علی بن حسن برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ولادت ۱۱۳۳ھ/۱۷۲۱ء) جنھوں نے بھائی کے مولود برزنجی کو منظوم کیا، جس کے مخطوطات مکتبہ شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ ودارالکتب ظاہریہ دمشق میں ہیں[۱۴۰] نیز علامہ سید زین العابدین بن محمد الہادی برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۱۴ھ/۱۷۹۹ء) جنھوں نے اپنے نانا کے مولود برزنجی کو صنف توشیہ میں منظوم کیا، جو مطبوع ومتداول ہے[۱۴۱] اور علامہ سید جعفر بن اسمٰعیل برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) نے مولود برزنجی کی شرح 'الکوکب الانور علی عقد الجوهر فی مولد النبی الازهر' لکھی، جو مطبوع ہے[۱۴۲] اوران کے بھائی خود شیخ احمد بن اسمٰعیل برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حسام الحرمین پر تقریظ کے پانچ برس بعد ۱۳۲۹ھ میں 'اکمال التثقیف و التقویم لعوج الافهام عما یجب لکلام الله القدیم' لکھی، جس کی تلخیص کا مخطوط بہاء الدین ذکریا لائبریری ضلع چکوال میں موجود ہے اور یہ عقائد ومعمولات اہل سنت کی تائید میں ہے۔

غرضے کہ برزنجی علماء کے آثار کی فہرست خاصی طویل ہے، یہاں اس کا احاطہ نہیں، فقط اشارہ مقصود ہے کہ یہ خاندان اہل سنت و جماعت تھا، اس کا وہابی فکر یا منکرین تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر کیا وجہ ہوئی کہ انھی شیخ سید احمد برزنجی نے علامہ خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ کی تحریک وخواہش پر مسئلہ علم غیب پر چند برس بعد فاضل بریلوی کے خلاف قلم اٹھایا؟

یاد رہے کہ فاضل بریلوی سے قبل برزنجی خاندان کے ہی علامہ سید محمد بن عبدالرسول نے حضرت مجدد الف ثانی کے مجموعہ مکتوبات کی بعض عبارات کے خلاف گیارہویں صدی ہجری کے آخر میں دو مستقل عربی کتب 'قدح الزند فی رد جهالات اهل سرهند' اور 'الناشرة الناجرة للفرقة الفاجرة' لکھی تھیں۔ گو کہ ان کے جواب میں عرب وعجم کے علماء نے بہت کچھ لکھا لیکن ان کے اثرات آج تک باقی ہیں اور حضرت مجدد پر اعتراض کرنے

والے عرب وھابیہ انھی کتب کے نکات اخذ کیے ہوئے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، علامہ سید محمد بن عبد الرسول برزنجی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، علامہ سید احمد بن اسمٰعیل برزنجی اور شیخ عبد القادر شلبی طرابلسی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین، پانچوں ہی اہل سنت کے اکابرین میں سے ہیں اور حضرت مجدد کے خلاف سید محمد برزنجی اور پھر دو صدیوں بعد ان کی نسل میں سے سید احمد برزنجی کا فاضل بریلوی کے خلاف قلم اٹھانا راقم السطور کی رائے میں حسب ذیل تین حالتوں سے خالی نہیں:

- معاصرانہ چشمک، جو علمی دنیا میں کوئی عجیب بات نہیں۔
- علمی تفاخر، اس لیے کہ مدینہ منورہ میں دو صدیوں سے زائد تک برزنجی علماء کا طوطی بولتا رہا۔
- عدم تفہیم، کہ کہنے و لکھنے والے نے کچھ کہا اور سمجھنے والے نے کچھ اور سمجھا۔

اور فاضل بریلوی کی گفتگو سے جو مساوات علمی کا نتیجہ اخذ کیا گیا، اس پر شواہد موجود ہیں کہ یہ مذکورہ تیسری حالت تھی [۱۴۳] جسے مخالفین نے اپنے حق میں استعمال کیا۔

فاضل بریلوی نے دولۃ مکیہ کی تصنیف سے قبل اور اس کے بعد مسئلہ علم غیب پر اردو و عربی میں کل آٹھ کتب تصنیف کیں اور مخالفین و معترضین آج تک ان میں سے ایک بھی عبارت پیش نہیں کر سکے کہ جس میں آپ نے مساوات کا دعویٰ کیا ہو، کتب کے نام یہ ہیں:

- انباء المصطفی بحال سر و اخفی، سن تالیف ۱۳۱۸ھ
- اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون، ۱۳۱۸ھ
- مالی الجیب بعلوم الغیب، ۱۳۱۸ھ
- الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، ۱۳۲۳ھ
- الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ، ۱۳۲۶ھ

- انباء الحی ان کلامه المصون تبیان لکل شی،۱۳۲۶ھ
- حاسم المفتری علی السید البرزنجی،۱۳۲۶ھ
- خالص الاعتقاد،۱۳۲۸ھ

شیخ عبدالقادر شلبی طرابلسی

اور شیخ احمد برزنجی کے شاگرد و معتقد شیخ عبدالقادر بن توفیق شلبی، طرابلس لبنان میں پیدا ہوئے، پھر مدینہ منورہ ہجرت کی اور وہیں پر ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء میں وفات پائی۔ اس دور کے مدینہ منورہ میں علماء احناف کے سرتاج، مدرس مسجد نبوی نیز وہاں کے دیگر مدارس میں استاذ رہے، نعت گو شاعر، مسند، ماہر خطاط، عثمانی عہد میں محکمہ آثار قدیمہ کے نگران اعلیٰ اور ہاشمی عہد میں محکمہ تعلیم کے مدیر اعلیٰ رہے۔ پندرہ سے زائد تصنیفات ہیں، جن میں 'الاجازات الفاخرۃ، قصائد فی المدیح النبوی' مطبوع اور نعتیہ دیوان نیز 'الدر الحسان فی فضائل سلاطین آل عثمان' وغیرہ غیر مطبوع ہیں۔[۱۳۴]

شیخ عبدالقادر شلبی کے عقیدہ و فکر کے بارے میں فقط تین واقعات ہی ذکر کرنا کافی ہوں گے۔ اوّل یہ کہ حسام الحرمین پر ان کی تقریظ مطبوع ہے، دوم یہ کہ دارالعلوم دیوبند ہندوستان کے مدرس علامہ حسین احمد فیض آبادی کے بڑے بھائی شیخ احمد فیض آبادی (وفات ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) نے ۱۳۴۰ھ کو مدینہ منورہ میں دارالعلوم شرعیہ نامی مدرسہ قائم کیا، جو اس شہر مقدس میں اوّلین وھابی مدرسہ تھا۔ چنانچہ اہل مدینہ تشویش میں مبتلا ہوئے تا آں کہ یہ معاملہ حکام تک پہنچا۔ یہ ہاشمی دور حکومت تھا اور شیخ عبدالقادر شلبی ان دنوں محکمہ تعلیم کے مدیر اعلیٰ تھے۔ آپ نے خود اس قضیہ کی تحقیق کی جس کے نتیجہ میں اسے نئے افکار کی ترویج و اشاعت میں ملوث پایا گیا۔ آپ کے حکم پر یہ مدرسہ بند کیا گیا اور پورے ہاشمی دور میں یہ مقفل رہا تا آں کہ مدینہ منورہ پر خود وہابیہ کی حکومت قائم ہوئی تو انھوں نے اسے پھر سے جاری کیا[۱۳۵] علامہ خلیل احمد انبیٹھوی اس مدرسہ سے وابستہ رہے اور اس کی بندش پر

انھیں رنجیدہ و غم گین دیکھا گیا[۱۲۶] اور سوم یہ کہ شیخ عبد القادر شلبی سعودی عہد میں بھی بقید حیات رہے، جس دوران محکمہ تعلیم سے مستعفی ہو گئے اور گوشہ نشین ہو کر گھر میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

تقریظات کا دوسرا دور

فاضل بریلوی کے ہندوستان واپس آنے کے بعد ادھر مدینہ منورہ میں بظاہر یہ موضوع سرد پڑ گیا لیکن کچھ ہی عرصہ بعد وہاں پر مقیم خطۂ ہند کے چند علماء اہل سنت اور ان کے احباب نے دولۃ مکیہ پر تقاریظ کے سلسلہ کو پھر سے آگے بڑھانے کا عزم کیا اور انھیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ اس عمل میں حصہ لینے والے حضرات کا تعارف یہ ہے:

✱ مولانا سید احمد علی قادری رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کو دولۃ مکیہ کی ایک نقل بریلی سے مدینہ منورہ بھیجی گئی[۱۲۷] پھر آپ نے اپنے عزیز دوست مولانا محمد کریم اللہ پنجابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ احباب کے ساتھ مل کر عرب علماء و مشائخ سے روابط اور ان سے تقاریظ حاصل کرنے کا کام شروع کیا۔ آغاز میں انھیں دقت کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ صورت حال ان کے عزائم کو کمزور نہ کر سکی اور فضا سازگار ہونے لگی، جیسا کہ فاضل بریلوی کے نام ایک مشترکہ خط میں مولانا احمد علی و مولانا کریم اللہ نے وہاں کی علمی فضا کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

> "دشمنوں، حاسدوں کے شر و فتنہ سے تو یہ خیال ہوتا تھا کہ ایک تقریظ بھی نہ ہووے گی"---[۱۲۸]

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ تک ان حضرات نے مزید سات عرب علماء سے تقاریظ و تصدیقات حاصل کر لیں، نیز مولانا احمد علی نے خود بھی عربی تقریظ قلم بند کی اور یہ سب بذریعہ ڈاک فاضل بریلوی کو ان کے وطن ارسال کر دی گئیں۔[۱۲۹]

یوں اب تقاریظ کی کل تعداد تیس سے تجاوز کر گئی اور یہ سلسلہ پورے زور شور سے جاری رہا۔

٭ مولانا محمد کریم اللہ پنجابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کا مقام و سن ولادت اور وفات پیش نظر کتب میں کہیں مذکور نہیں۔ اتنا معلوم ہے کہ پنجاب کے باشندہ تھے اور بچپن سے ہی یہاں کے ایک بزرگ و عالم جلیل حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء) کے مرید تھے [۱۵۰] اور ۱۳۲۳ھ سے کچھ ہی عرصہ قبل پنجاب سے مدینہ منورہ ہجرت کی، جہاں مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاگردی اختیار کی [۱۵۱] اور رجب ۱۳۳۱ھ میں زندہ و مدینہ منورہ میں ہی تھے۔ [۱۵۲]

بہاء الدین ذکریا لائبریری چکوال میں آپ کا ایک خط بزبان اردو اصل حالت میں محفوظ ہے، جو آپ نے محرم ۱۳۳۱ھ کو مدینہ منورہ سے کراچی مولانا ابوالرجاء محمد غلام رسول قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) مدفون قادری مسجد، سولجر بازار، کراچی کے نام لکھا۔ [۱۵۳]

مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے تقدیس الوکیل پر تقریظ لکھی تھی۔ اس کے عربی متن کی تلخیص مع تمہید جو چار صفحات پر مشتمل ہے، بخط مولانا کریم اللہ، کتب خانہ مسعودیہ کراچی میں جب کہ اس کا عکس مذکورہ بالا لائبریری میں محفوظ ہیں۔

آپ عقائد اسلامیہ کی اشاعت و دفاع میں اتنے جری و مخلص تھے کہ کسی خطرہ و مصلحت کو خاطر میں نہ لاتے، اسی باعث آپ کے دوست مولانا احمد علی رامپوری نے آپ کو 'مولانا کریم اللہ جانباز فی سبیل اللہ' کا لقب دے رکھا تھا۔ [۱۵۴]

فاضل بریلوی کے قیام مدینہ منورہ کے دوران آپ نے حسام الحرمین و دولۃ مکیہ پر تقریظات میں بڑی سعی جمیل فرمائی اور ان کی وطن واپسی پر دولۃ مکیہ کی ایک نقل اپنے پاس رکھی اور مصر و شام و بغداد و مقدس وغیرہا کے علماء جو خاک بوس آستانہ اقدس رسول اللہ ﷺ ہوتے، جن کا ذرا بھی زیادہ قیام دیکھتے اور موقع پاتے ان کے سامنے کتاب پیش کرتے اور

تقریظیں لیتے اور بذریعہ رجسٹری بریلی بھیجتے رہتے[۱۵۵] آپ کا ایک اہم کارنامہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تقریظ حاصل کرنا ہے۔[۱۵۶]

✸ شیخ سید محمد عبدالباری رضوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ نے نہ صرف خود تقریظ لکھی بلکہ آپ کی مدد سے ہی مولانا کریم اللہ نے شیخ نبہانی سے تقریظ حاصل کی[۱۵۷] جس کا علامہ نبہانی نے اپنی تقریظ میں بھی ذکر کیا۔

✸ شیخ عبدالحمید عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ دمشق کے باشندہ تھے اور ۱۳۳۰ھ میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو خود تقریظ لکھی، پھر دولۃ مکیہ مع جملہ تقاریظ اپنے ساتھ شام لے گئے۔ اس ارادے سے کہ وہاں علمائے شام سے تقاریظ کرائیں گے۔[۱۵۸]

✸ شیخ سید احمد بن عبدالقادر طرابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کے بھائی شیخ سید حسین طرابلسی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ دولۃ مکیہ پر موجودہ ہے جب کہ خود آپ کی سعی سے ۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ آنے والے دو علماء شیخ عبدالحمید عطار اور شیخ عبدالقادر خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقاریظ لکھیں[۱۵۹] آپ نے اس کام کے لیے مزید کوشش کی اور جب کسی ذاتی غرض سے ملک شام جانے کا ارادہ کیا تو دولۃ مکیہ کی ایک نقل تیار کرائی جو علمائے شام سے تقاریظ حاصل کرنے کے لیے ساتھ لے جانے کا عزم کیا[۱۶۰] آپ کے تین بھائی فاضل بریلوی سے ملاقات و استفادہ کے لیے مختلف اوقات میں بریلی آئے۔[۱۶۱]

✸ مولانا شاہ محمد اعظم حسین بن لطف حسین صدیقی خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خیر آباد میں پیدا ہوئے، بھوپال میں مقیم رہے اور ۱۳۲۶ھ کو مدینہ منورہ ہجرت کی، وہیں پر ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء کو وفات پائی۔ اردو وفارسی کے شاعر، صحافی، مدرس مسجد نبوی، مسند، اپنی اسانید و مرویات پر عربی کتاب 'الاسناد الاعظم باعلیٰ سند یوجد فی العالم'

لکھی، جو آپ کی زندگی میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ آپ کے حالات پر آپ کے فرزند مولانا محمد علی حسین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء) نے عربی کتاب سیرۃ الشیخ اعظم حسین لکھی، جس کا مخطوطہ مدینہ منورہ میں علم وفضل سے وابستہ آپ کی اولاد کے پاس محفوظ ہے۔ [۱۶۲]

آپ کے اکابر علماء شام سے قریبی روابط تھے، چنانچہ ۱۳۳۱ھ میں جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر دمشق کے مشہور عالم محدث اعظم شام علامہ سید محمد بدرالدین حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند علامہ سید تاج الدین حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حسب عادت مدینہ منورہ آئے تو ان کے ساتھ دس آدمی تھے، جو آپ کے مکان پر اترے۔ وہاں پر مولانا احمد علی رامپوری و مولانا کریم اللہ نے ایک روز ان سب کی دعوت کی نیز بعض اشیاء بطور ہدیہ پیش کیں۔ وہ حضرات ایک مہینہ سے زیادہ رہے جس دوران شیخ تاج الدین صاحب نے دولۃ مکیہ شریف پر تقریظ اپنے ہاتھ سے لکھی۔ [۱۶۳]

✸ مولانا محمد عبدالباقی بن علی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

لکھنؤ میں پیدا ہوئے پھر مدینہ منورہ ہجرت کی اور ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء کو وہیں پر وفات پائی، کچھ عرصہ بغداد و دمشق میں مقیم رہے۔ مدرس مسجد نبوی، صوفیہ کے سلسلہ قادریہ کے مرشد، استاذ العلماء، بیس سے زائد عربی تصنیفات ہیں، جن میں 'الاسعاد بالاسناد' مطبوعہ قاہرہ، 'المناھل السلسلۃ فی الاحادیث المسلسلۃ' مطبوعہ قاہرہ و بیروت، 'نشر الغوالی فی الاحادیث العوالی' مطبوعہ مکہ مکرمہ، 'المنح المدنیۃ فی مذھب الصوفیۃ' مطبوعہ مدینہ منورہ وغیرہ کتب ہیں۔

آپ سے اخذ کرنے والوں میں شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) اور سجادہ نشین گولڑا مولانا سید غلام محی الدین شاہ المعروف بہ بابوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء) نیز ان کے فرزندان پیر سید غلام معین الدین شاہ

المعروف بہ بڑے لالہ جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء) و پیر سید عبدالحق شاہ المعروف بہ چھوٹے لالہ جی حفظہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۹۳۶ء) کے علاوہ مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام شامل ہیں۔

مولانا لکھنوی نے مسئلہ علم غیب پر انہی ایام میں عربی میں مستقل کتاب 'کشف رین الریب عن مسئلة علم الغيب' لکھی، جو تاحال شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے مخطوط کے بارے میں کوئی اطلاع ہے۔ علاوہ ازیں جب بعض اہل علم نے مدینہ منورہ میں فاضل بریلوی کی تحریر پر یہ اعتراض کیا کہ علم الٰہی اور علم نبوی کے اعداد متناہی ہیں، تو آپ ان علماء میں سے تھے جنھوں نے کہا کہ ان کو وہم ہے، سمجھ کا قصور ہے، اعداد غیر متناہی ہیں۔

اور دولۃ مکیہ پر حصول تقاریظ کے لیے فعال مدنی احباب کو جب مدینہ منورہ میں مخالفین کی طرف سے مقدمات کا سامنا کرنا پڑا تو آپ نے فریقین میں صلح کے لیے کوشش کی۔ [۱۶۳]

✸ مولانا قاضی محمد نور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

محمد نور بن عالم نور بن حافظ سردار پنجاب کے شہر چکوال سے ملحق گاؤں چکوڑہ میں پیدا ہوئے اور عین عالم شباب میں وہیں پر ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء کے لگ بھگ وفات پائی اور جڑواں گاؤں اوڈھروال کے بڑے قبرستان میں واقع اپنے خاندانی احاطہ میں قبر واقع ہے۔ عالم جلیل، مفتی، سلسلہ چشتیہ سے وابستہ، عربی، اردو، پنجابی میں نظم و نثر پر مشتمل چندرہ سے زائد کتب تصنیف کیں، جن میں سے کوئی ایک بھی شائع نہیں ہو سکی۔ علامہ حسین احمد فیض آبادی کی 'الشهاب الثاقب' کے رد میں 'الشهاب على الكاذب' لکھی، جس کا مخطوط آپ کے ورثاء کے پاس محفوظ ہے۔ نیز علامہ گنگوہی کے تعاقب میں دو عربی کتب 'الخزى المزيد لمن هو مداح الوهابي الرشيد، ضرب الحديد على رأس الرشيد' لکھیں۔

محدث جلیل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) کے ساتھ عربی میں مراسلت رہی۔

۱۳۳۰ھ میں مولانا قاضی محمد نور مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو وہاں مولانا سید احمد علی رامپوری و مولانا کریم اللہ سے ملاقات و رابطہ ہوا۔ آپ کی بینائی ضعیف تھی لہذا مولانا احمد علی نے دولۃ مکیہ کے بعض مضامین پڑھ کر سنائے، جس پر آپ نے خوشی ظاہر کی۔ تب مولانا کریم اللہ نے آپ سے تقریظ لکھنے کو کہا۔ آپ نے کہا میں جانے والا ہوں، ہندوستان جا کر عربی میں اچھے الفاظ میں تقریظ لکھوں گا اور بریلی جا کر مولانا احمد رضا خان صاحب کی زیارت کروں گا۔

چنانچہ آپ حجاز مقدس سے بغداد پہنچے اور وہاں کے اکابرین سے اخذ کیا، پھر بریلی گئے اور فاضل بریلوی سے سند اجازت حاصل کی۔ قبل ازیں آپ نے مکہ مکرمہ میں شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی سند اجازت حاصل کی تھی اور یہ دونوں آج بھی آپ کے ورثاء کے پاس محفوظ ہیں۔

وطن واپس آنے کے بعد آپ کی مولانا کریم اللہ سے مراسلت جاری رہی لیکن یہ معلوم نہیں کہ آپ دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھ پائے یا نہیں، البتہ آپ نے اس موضوع پر مستقل کتاب 'النیر الوضی فی علم النبی ﷺ' لکھی، جس کے مخطوط کی کوئی خبر نہیں۔ [۱۶۵]

✹ بادل خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ مدینہ منورہ میں مقیم ہندی نژاد، فعال و علم دوست فرد تھے۔ دولۃ مکیہ پر شیخ رمضان کی تقریظ ان کی کوشش سے ہوئی۔ آئندہ دنوں میں آپ ان مقدمات میں بھی ملوث کیے گئے، جن کا دیگر احباب کو سامنا کرنا پڑا۔ [۱۶۶]

✹ مولانا ضیاء الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضلع سیالکوٹ کے مقام کلاس والا میں پیدا ہوئے، چند برس بغداد مقیم رہے اور ۱۳۲۷ھ میں مدینہ منورہ پہنچے اور وہیں سکونت اختیار کی، تا آں کہ ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں وفات پائی۔ عالم جلیل و صوفی کامل، فاضل بریلوی کے خلیفۂ اجل، آپ کے خلفاء میں سب سے آخر میں وفات پائی۔ عرب و عجم کے اکابر علماء و مشائخ نے آپ سے اجازت و خلافت پائی۔ جب

آپ مدینہ منورہ پہنچے تو حصول تقاریظ کا سلسلہ آئندہ کئی برس تک جاری رہا اور روایت ہے کہ آپ نے بھی اس عمل میں حصہ لیا۔[۱٦۷]

✸ مولانا عبدالحق الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر تھے، جہاں فاضل بریلوی سے متعدد ملاقاتیں اور تبادلہ خیالات ہوا۔ اس دوران ہندوستان سے جو احباب و متعلقین فاضل بریلوی کی خیریت معلوم کرنا چاہتے وہ مولانا الہ آبادی کو خط لکھتے، جن کے جواب میں آپ نے متعدد افراد کو خطوط لکھے اور ان میں فاضل بریلوی کی تصنیفات کو مکہ مکرمہ میں ملنے والی پذیرائی کو بخوبی بیان کیا۔ مولانا الہ آبادی کے ان خطوط سے یہاں کے سنیوں کا دل باغ باغ ہوگیا[۱٦۸] فاضل بریلوی جب وطن واپس آگئے تو دونوں اکابرین کے درمیان مراسلت جاری رہی۔[۱٦۹]

آپ نے حسام الحرمین اور پھر دولۃ مکیہ پر نہ صرف خود تقاریظ لکھیں بلکہ اپنے حلقۂ احباب کو بھی اس کی ترغیب و تحریک دی۔ چنانچہ اسی ضمن میں آپ نے ۲۱ شوال ۱۳۲۸ھ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے دو علماء شیخ الدلائل سید محمد سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و شیخ الدلائل سید محمد عباس رضوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام الگ الگ خطوط لکھے، جن میں انھیں دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھنے کو کہا[۱۷۰] ان میں سے اوّل الذکر کے نام دو صفحات پر مشتمل اس عربی خط کی نقل کتب خانہ مسعودیہ کراچی میں اور اس کا عکس بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال میں محفوظ ہیں۔

مدینہ منورہ میں جن احباب نے دولۃ مکیہ پر تقاریظ حاصل کرنے کا عزم کر رکھا تھا، ان میں سے بعض غربت کی زندگی بسر کر رہے تھے، چنانچہ مولانا الہ آبادی ہر برس ان کی مالی مدد کیا کرتے۔[۱۷۱]

علامہ حسین احمد فیض آبادی

ان ایام کے مدینہ منورہ میں جو ہندی نژاد مخالفین سرگرم عمل تھے ان میں علامہ حسین احمد کا نام سرفہرست ہے، جو ضلع فیض آباد کے گاؤں بانگر مئو میں پیدا ہوئے، دارالعلوم دیوبند

میں تعلیم پائی اور علامہ رشید احمد گنگوہی کے مرید ہوئے۔ ۱۳۱۶ھ میں والد کے ہمراہ مدینہ منورہ ہجرت کی اور ۱۳۱۸ھ میں واپس ہندوستان آئے، ۱۳۲۰ھ میں پھر مدینہ منورہ پہنچے اور وہاں تدریس کا سلسلہ شروع کیا، ۱۳۳۳ھ تک وہیں مقیم رہے اور ۱۳۴۶ھ میں دار العلوم دیوبند سے وابستہ ہوئے تا آں کہ ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء کو دیوبند میں ہی وفات پائی۔ اردو میں چند تصنیفات ہیں۔[۱۷۲]

تحریک آزادئ ہند کے دوران ہندو وسیکولر جماعت کانگریس کا ساتھ دیا، تحریک قیام پاکستان و مسلم لیگ نیز قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھر پور مخالفت کی اور قیام پاکستان کو انگریز کی سازش قرار دیا۔ مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فیض آبادی فکر کی مذمت میں چند اشعار موزوں کیے۔

مدینہ منورہ قیام کے دوران درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ساتھ دنیاوی مال بھی بہت کچھ جمع کیا۔ دو تین مکان عالی شان تیار کرائے، جدہ اور شام سے تجارت کا مال کثرت سے آتا اور فروخت ہوتا۔ مزید یہ کہ ریاست بھوپال وغیرہ سے معاش بھی تھی، اس باعث وہاں پر حلقۂ اثر بڑھا۔[۱۷۳]

علامہ فیض آبادی نے ایک تو فاضل بریلوی واہل سنت کے خلاف دو مستقل اردو کتب تصنیف کیں نیز وہ خود اور ان کے متعلقین، مفتی سید احمد برزنجی اور شیخ عبد القادر طرابلسی ودیگر مدینہ منورہ کے دیگر اہل علم کو فاضل بریلوی سے بدظن کرنے اور غلط فہمیاں برقرار رکھنے میں فعال رہے۔

مولانا محمد بشیر احمد مدنی

علامہ حسین احمد فیض آبادی کی علمی سرگرمیوں پر مدینہ منورہ میں مقیم اہل سنت میں سے جو افراد کڑی نظر رکھے ہوئے تھے، ان میں ایک اہم نام مولانا محمد بشیر احمد کا ہے۔ آپ کا وطن اور سن ولادت کہیں مذکور نہیں، جب کہ ۱۳۲۳ھ کے لگ بھگ ہندوستان سے ہجرت کر کے

مدینہ منورہ جا بسے اور ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء کو وہیں پر وفات پائی۔

آپ نے علامہ فیض آبادی کے جواب الجواب میں ایک تحریر اردو میں لکھی۔ پھر ایک اور رسالہ تصنیف کر کے اصلاح وتقریظ کے لیے بذریعہ ڈاک فاضل بریلوی کو بھیجا۔ علاوہ ازیں موصوف کی کتاب 'الشہاب الثاقب' کے مندرجات پر ان سے بذریعہ خطوط مناظرہ ومباحثہ کیا، جن میں سے بعض ہفت روزہ 'دبدبہ سکندری' رام پور میں اشاعت پذیر ہوئے۔

مزید برآں آپ نے براہین قاطعہ میں درج محفل میلاد وقیام کے بارے میں علامہ فیض آبادی کے مرشد علامہ گنگوہی کے مشہور قول کے تعاقب میں مستقل عربی کتاب 'سیوف المسلمین علی الوہابیۃ المردودین' اپنی وفات سے چند ماہ قبل ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۰ھ کو مکمل کی۔ آپ اس کی مصر وشام سے اشاعت کے لیے کوشاں تھے کہ وفات پائی۔ جس پر آپ کے دوست مولانا سید احمد علی ومولانا کریم اللہ وغیرہ نے اس کی طباعت اپنے ذمہ لی اور ۱۳۳۰ھ میں ہی یہ مولانا عبدالحق الہ آبادی کے شاگرد وخلیفہ مولانا حافظ نور محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بنارس کے مقام پر سراروانہ کی گئی، جہاں ان کا ذاتی مطبع تھا اور وہاں ان دنوں مولانا الہ آبادی کی اپنی عربی تصنیف حاشیہ تفسیر نسفی بھی زیر طبع تھی۔ [۱۷۴]

سیوف المسلمین مذکورہ مطبع میں طباعت کے مرحلہ سے گزری یا نہیں، یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال میں اس کا مخطوط محفوظ ہے، جب کہ یہ ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء میں استنبول ترکی سے طبع ہو کر پوری دنیا میں مفت تقسیم ہوئی۔

مفاہمت کی کوشش

فاضل بریلوی کے بارے میں شیخ احمد برزنجی وشیخ عبدالقادر طرابلسی جن غلط فہمیوں میں مبتلا ہوئے اور شاہ محمد معصوم مجددی تک جو الزامات پہنچائے گئے، ان کی تفہیم وازالہ کے لیے یوں تو مولانا احمد علی رامپوری ومولانا کریم اللہ پنجابی وغیرہ آغاز سے ہی فعال تھے [۱۷۵] لیکن اس دوران مدینہ منورہ وارد ہونے والے مزید دو اکابرین کی کوششیں بھی قابل ذکر ہیں،

ایک مولانا محمد سعد اللہ سکاوی اور دوسرے حضرت شاہ بہاء الدین امروہوی رحمۃ اللہ تعالی علیہما۔

✸ مولانا محمد سعد اللہ سکاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ بنگال کے باشندہ تھے، ۱۳۲۹ھ کو مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو مولانا احمد علی رامپوری و مولانا کریم اللہ سے ملاقات ہوئی، ان سے دولۃ مکیہ مطالعہ کے لیے لی اور اسے نقل کرنے کا عزم کیا۔

پھر علامہ سید احمد برزنجی اور ان کے شاگرد شیخ عبد القادر شلبی سے ملاقات اور راہ و رسم پیدا کیا اور علامہ برزنجی سے ان کی تصنیف 'اکمال التنفیف' لے کر اسے نقل کیا، جو فاضل بریلوی کو بھیجی گئی، اس میں علامہ انبیٹھوی وغیرہ کے بعض افکار کی تردید و مذمت کی گئی تھی۔

مزید یہ کہ آپ نے شیخ عبد القادر شلبی کو براہین قاطعہ کی متنازع عبارات پر مطلع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ جس پر شیخ شلبی نے آپ سے فرمایا کہ آپ ان عبارات کا ترجمہ عربی بین السطور لکھ کر ضرور اور جلدی مجھے دیں، چنانچہ آپ نے یہ کام انجام دیا۔[۱۷۶]

✸ حضرت شاہ بہاء الدین امروہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ امروہہ کے عالم دین و نقشبندی پیر طریقت تھے۔ بریلی شہر میں بھی آپ کے مریدین تھے، جہاں آپ ہر سال آیا کرتے۔ لیکن فاضل بریلوی سے اس بات پر بدظن تھے کہ آپ حضرت مجدد کے مخالف ہیں، لہٰذا آپ سے کبھی ملاقات نہیں کی۔

شاہ بہاء الدین کا معمول تھا کہ دو تین سال بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے۔ ۱۳۲۹ھ میں وہاں جانا ہوا تو علمی محافل میں دولۃ مکیہ کا تذکرہ عام تھا۔ مولانا سید احمد علی رامپوری اور مولانا محمد کریم اللہ پنجابی سے ملاقات کے دوران علماء ہند کا ذکر آیا تو آپ نے فاضل بریلوی کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کی۔ حسن اتفاق کہ فاضل بریلوی کی تصنیف 'تمہید ایمان بآیات القرآن' پاس رکھی تھی[۱۷۷] جو آپ کو دکھائی گئی۔ بعد مطالعہ بہت سے ساکت رہے اور نادم ہوئے اور کہا کہ میں ہر سال بریلی میں اپنے مریدین کے ہاں جاتا ہوں

مگر احمد رضا خان سے بدظن تھا لہذا ان سے ملاقات نہیں کی۔ اس سال ضرور بریلی جا کر ان سے ملاقات کروں گا، اب صفائی ہو گئی، جو بات سنی تھی غلط نکلی، و الحمد للہ علی ذلک

آپ تمہید ایمان ساتھ لے گئے اور اسے میاں شاہ محمد معصوم دہلوی مجددی کے صاحبزادے کو دکھایا اور کہا کہ آپ لوگوں کا جو خیال ہے وہ غلط ہے۔ ان کو بھی تعجب ہوا، پھر بہاء الدین صاحب نے کتاب ان کو دے دی اور کہا اپنے حضرت والد صاحب کو بھی دکھانا۔[۱۷۸]

مقدمات وعدالت کا سامنا

دولۃ مکیہ، مکہ مکرمہ میں لکھی گئی لیکن عملاً یہ دولۃ مدنیہ بن گئی اور کئی برس تک مدینہ منورہ کے موافق ومخالف علمی حلقوں میں اور وہاں وارد ہونے والے علماء کے ہاں زیر بحث رہی۔ مولانا محمد بشیر وغیرہ مہاجر علماء کی قلمی کارروائی، مولانا سید احمد علی کا اخلاص ورہنمائی، مولانا کریم اللہ کا بے باک رویہ، مسجد نبوی میں ملازم فیض محمد[۱۷۹]، مولود خوان وواعظ مولانا عبداللطیف[۱۸۰] کی اس موضوع سے گہری دل چسپی، مکہ مکرمہ سے مولانا عبدالحق الہ آبادی اور بریلی سے مولانا احمد رضا خان کی قلمی ومالی معاونت، ہندوستانی اخبار وبدبہ سکندری اور دمشق کے رسالہ الحقائق کا اس قلمی جنگ میں فعال ہونا، مولانا محمد سعد اللہ سکاوی وشاہ بہاء الدین امروہوی کی کوشش، شیخ سید احمد برزنجی کا 'اکمال التثقیف' تصنیف کرنا، شیخ محمود عطار دمشقی وشیخ محمد قاسمی حلاق نیز شیخ سید یٰسین احمد خیاری مدنی کے الگ الگ مضامین کی دمشق وطرابلس سے اشاعت، ان میں بطور خاص آخر الذکر کے مضمون کے اثرات جو خود وہابیہ کے رسالہ البیان میں شائع ہوا اور سب سے اہم یہ کہ دولۃ مکیہ پر تقاریظ کا تانتا بندھ جانا، مخالفین کا دم گھٹنے لگا۔

لیکن یہ ماحول بننے میں کئی برس لگے، مخالفین نے ۱۳۲۳ھ کو حجاز مقدس میں اعلام الاذکیاء کی عبارت اور مکتوب بریلی کے ذریعے اہل سنت و فاضل بریلوی سے جس اعتقادی وفکری جنگ کا آغاز کیا تھا، اب اسی کے نتائج کا ان کو سامنا تھا اور نوبت یہاں تک

پہنچی کہ حجاز مقدس میں مقیم ہندی نژاد بعض سنی افراد، جو عالم دین نہیں تھے، ان پر جوش و جذبہ اس قدر غالب آیا کہ وہ سرعام مخالفین کے سرکردہ افراد پر تشدد برتنے لگے[۱۸۱] یہاں ان واقعات کی تفصیل درج کرنا ضروری نہیں، اس لیے کہ راقم کا مقصد تاریخی حقائق بیان کرنا ہے کسی اہم فرد یا جماعت کی تنقیص و تذلیل مقصود نہیں۔

رجب ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء کے ایام میں علامہ حسین احمد فیض آبادی اور ان کے چھوٹے بھائی محمود احمد فیض آبادی (وفات ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء) جو ان دنوں محکمہ قضاء میں محرر تھے[۱۸۲] دونوں نے عدالت میں درخواست پیش کی، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض ہندی مہاجرین ہمارے مخالف ہیں اور سات برس سے ہم کو طرح طرح سے برا کہتے اور کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے دشمن ہیں ہم کو اور ہمارے مشائخ کو وہابی وغیرہ الفاظ سے عام و خاص مجلسوں میں یاد کرتے ہیں اور اخباروں میں طبع کراتے ہیں اور بہت سے خطوط بھیج کر ہم کو اذیت دی، سات برس سے ان لوگوں کا رات دن یہی کام ہے اور ہم لوگ پکے حنفی سنی ہیں۔ پس ہم لوگ حاکم شرع سے چاہتے ہیں کہ اس بلدۂ طاہرہ کو ان کے شر سے پاک کرے اور ان لوگوں کو سزا دیوے۔ ان میں بعض کے اسماء ہم ظاہر کرتے ہیں، بعض کے پھر آئندہ، یعنی سید احمد، محمد کریم اللہ، فیض محمد و عبداللطیف[۱۸۳] پھر بادل خان پر الگ سے مقدمہ دائر کر دیا گیا[۱۸۴] یہاں پر یہ واضح رہے کہ مقدمات میں نامزد کیے گئے ان پانچوں حضرات نے کسی بھی پُرتشدد واقعہ میں قولی یا عملی حصہ نہیں لیا تھا۔

مجلس التعزیرات الشرعیة

جب یہ مقدمات قائم کیے گئے تو پینتیسویں عثمانی خلیفہ سلطان محمد رشاد پنجم (وفات ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء) کا دور حکمرانی تھا[۱۸۵] جس کے محض چار برس بعد حجاز مقدس سے عثمانی عہد کا صدیوں بعد خاتمہ ہو گیا اور بصری پاشا ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے جو ۱۳۳۱ھ سے ۱۳۳۲ھ تک اس منصب پر رہے۔[۱۸۶]

مرکزی حکومت کے قریب المرگ ہونے پر ملک بھر میں اضطراب اور انتشار کی کیفیت نمایاں تھی، جن کے اثرات مدینہ منورہ میں بھی واضح تھے، مزید یہ کہ دوسری جنگ عظیم جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا، اس کی ابتدا ہونے کو تھی۔ ان ملکی و عالمی حالات میں امور مملکت کو بہرحال جاری رکھنے کے لیے مدینہ منورہ میں چند مجلسیں بنائی گئیں، جن میں ایک مجلس تعزیرات شرعیہ تھی، جس کا کام شرح شریف کے موافق فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اس کے چار رکن تھے، دو شافعی اور دو حنفی، جن کے نام یہ ہیں، شیخ زاہد حنفی، شیخ احمد کیتلی یا کماخی حنفی، شیخ عمر کردی شافعی اور شیخ سید زکی برزنجی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ جب کہ نائب قاضی شہر اس مجلس کے صدر تھے۔

اور عملی طور پر ان ایام میں مدینہ منورہ کی حکومت ان چاروں کے ہاتھ میں تھی، اعلیٰ حکام مثلاً نائب قاضی، قاضی اور گورنر سب ان کے زیر اثر تھے۔ ان اعضائے مجلس میں سے اول الذکر شیخ عبدالقادر شلبی کے شاگرد جب کہ دوسرے و تیسرے رکن خود علامہ حسین احمد فیض آبادی کے شاگرد اور چوتھے رکن شیخ سید احمد برزنجی کے فرزند تھے [۱۸۷] مزید برآں مدعیان میں سے ایک یعنی علامہ محمود فیض آبادی شہر کے عدالتی نظام سے وابستہ تھے، گویا عدالت میں اپنا مؤقف بیان کرنا مشکل مرحلہ تھا اور پھر فیصلہ میں کسی رعایت کی امید بھی محض خیال ٹھہرا۔

الحاصل پہلے مقدمہ میں چاروں کی طلبی محکمہ تعزیرات میں ہوئی اور بتاریخ پانچ، چھ اور سات ماہ رجب تین روز کئی گھنٹے تک یہ وہاں حاضر رہے اور ان کے الگ الگ بیانات قلم بند کیے گئے۔ اگرچہ یہ کام اظہار نویس و محرر کا تھا مگر خلاف قانون شیخ عمر کردی نے مخالفین کی خاطر داری سے ان کے ذمہ مقدمات ثابت کر دینے کی غرض سے خود بیانات لیے۔ [۱۸۸]

چودہ رجب کو مقدمہ کی پیشی حکام کے سامنے ہوئی، چاروں اعضائے مجلس اور رئیس مجلس نائب قاضی صاحب موجود تھے اور مدعی علامہ حسین احمد فیض آبادی نیز مقدمہ میں نامزد کیے گئے چاروں افراد بھی بلائے گئے۔ پہلے عرضی دعویٰ اور پھر بیانات پڑھے گئے، پھر حکام نے سختی سے سوالات کیے، بالآخر عدالت برخاست ہوئی اور اگلی سماعت ۱۷ رجب کو قرار پائی،

جس روز گواہوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا گیا[۱۸۹] اسی دوران دوسرے مقدمہ میں بادل خان کو بھی طلب کر کے ان کا بیان لکھ لیا گیا تھا۔[۱۹۰]

بدو سردار، شیخ احمد بن حنیف

اس مرحلہ پر ایک غیبی مدد یہ ہوئی کہ مدینہ منورہ کے نواح میں مسجد قبا کے اردگرد آباد محلہ عوالی کی آبادی یوں تو روافض پر مشتمل ہے لیکن اسی محلہ میں بدوؤں کے مشائخ میں سے ایک احمد بن حنیف سنی دین دار رہتے تھے، جو عرصہ دراز سے بادل خان کے دوست تھے۔ جن کی وجہ سے مولانا سید احمد علی و مولانا کریم اللہ سے بھی قدرے شناسائی تھی، ہر جمعہ کو مسجد نبوی میں ایک جانماز پڑھا کرتے۔ ان دنوں عوالی کے بدوؤں کا زور تھا، اہل مدینہ اور سرکار بھی ان کے قول کو رد کرنے سے ڈرتے تھے۔ جب بادل خان پر دعویٰ ہوا اور اس شیخ کو اطلاع ہوئی تو اس نے اعضائے مجلس تعزیرات سے کہا:

''بادل خان اور ان کے چاروں رفیق ہماری حمایت میں ہیں، اگر تم لوگ ان لوگوں کو تکلیف دو گے تو بعد ازاں ہم اور ہماری جماعت قبیلہ کے لوگ تم کو تکلیف دیویں گے۔ آئندہ تم کو اختیار ہے''---[۱۹۱]

پھر شیخ احمد بن حنیف نے علامہ حسین احمد فیض آبادی سے یوں کہا:

''تم لوگ ہندی باہم صلح کر لو اور اذیت رسانی سے باز آؤ، ورنہ ہم تم کو سمجھ لیویں گے''---[۱۹۲]

مقدمات کا انجام

۱۴ ر رجب کی عدالتی کارروائی کے دوران مجلس تعزیرات شرعیہ کے چاروں میں سے ایک رکن سید زکی برزنجی، خوش اخلاقی اور نرمی و حق گوئی اور خیر خواہی سے پیش آئے۔ حالاں کہ ان کی ذات سے زیادہ تر خوف اذیت رسانی کا تھا، لیکن اول مقدمہ سے اخیر تک وہ ان علماء کی اذیت کے درپے نہیں ہوئے، برخلاف تینوں اعضائے مجلس کے، کہ وہ جس شدید و مدید

کرنا چاہتے تھے، سید زکی صاحب نے فرمایا، میری رائے یہ ہے کہ بالفعل صلح ہو جائے، لیکن مجلس کے دیگر تینوں اعضاء اور مدعی علامہ حسین احمد فیض آبادی نے ان کی رائے پسند نہیں کی[۱۹۳] ان کے علاوہ اس عدالت کے اظہار نویس و محرر بھی تمام مقدمہ کے دوران اس میں ملوث کیے گئے تمام افراد کے خیر خواہ رہے۔[۱۹۴]

شاہ محمد معصوم مجددی دہلوی اور مولانا سید احمد علی رامپوری کے درمیان ہندوستان میں خاندانی تعلقات تھے اور مولانا رامپوری کی شادی میاں محمد معصوم صاحب کے رشتہ داروں میں تھی اور ان کی اہلیہ کے دو بھائی مولانا حافظ مسعود احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شاہ محمد معصوم کے مرید تھے۔ لیکن جب سے وہ مکتوب بریلی کو گورنر مکہ مکرمہ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے تھے، مولانا احمد علی نے شاہ محمد معصوم مجددی اور ان کے بیٹے ندیم احمد مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلقات منقطع کر رکھے تھے[۱۹۵] اب جو یہ مقدمات قائم ہوئے تو مولانا عبدالباقی لکھنوی وغیرہ احباب نے اس کی اطلاع شاہ محمد معصوم کو پہنچائی[۱۹۶] جس پر آپ فعال ہوئے اور علامہ حسین احمد فیض آبادی کو بلایا اور صلح کی نسبت کہا۔[۱۹۷]

عدالت میں سید زکی کی برزنجی کا رویہ، اس پر بدو قبیلہ کے سردار شیخ احمد حنیف کا اقدام اور اب شاہ محمد معصوم مجددی کا طلب کرنا، ان عوامل میں علامہ فیض آبادی نے مقدمات سے دست بردار ہونے اور صلح ہی میں عافیت سمجھی۔

قصہ کوتاہ اب مدعی نے تاریخ مقدمہ موخر کرائی[۱۹۸] اور ۱۸ر رجب کو فریقین شاہ محمد معصوم کے مکان پر جمع ہوئے اور صلح نامہ لکھا گیا پھر ۲۱ر رجب کو محکمہ قضاء میں سب حاضر ہوئے اور راضی نامہ ہوا[۱۹۹] جس پر فریق اول کی طرف سے مولانا احمد علی رامپوری، مولانا محمد کریم اللہ پنجابی، مولانا عبداللطیف، فیض محمد اور بادل خان نے اور فریق دوم کی طرف سے علامہ حسین احمد فیض آبادی نے، جب کہ ثالث کے طور پر شاہ محمد معصوم مجددی اور گواہ کے طور پر چار افراد شاہ ندیم احمد مجددی، محمد مسعود احمد مجددی، خلیل مجددی اور عبدالعلیم نے اس دستاویز پر دستخط

ثبت کیے[۲۰۰] اور اولین گواہ شاہ ندیم احمد مجددی رامپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عدالت میں پانچوں اہل سنت کی ضمانت دی۔[۲۰۱]

صلح کی شرائط

صلح کی دستاویز میں طے پایا کہ آئندہ ہم شیخ حسین احمد، ان کے والد اور بھائیوں نیز ان کے متعلقین اوران کے مشائخ یا ان سے منسوب کسی بات سے زبانی وتحریری طور پر کوئی غرض نہیں رکھیں گے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات کے لیے کسی سے تقریظ طلب نہیں کریں گے اور نہ ہی ان کی کتب لوگوں میں تقسیم کریں گے اوراس بلدۂ طاہرہ میں خاموشی وسکون سے رہیں گے۔

جب کہ زبانی شرائط میں قرار پایا کہ فاضل بریلوی کی جو کتب ہندوستان سے کسی کے نامزد آویں اوراپنے ہاتھ سے کسی کے نام لکھ کر بھیج دیں تو اس امانت کو پہنچا دو اور یہ بھی کہ عنقریب دولۃ مکیہ شام میں یا مصر میں یا ہند میں طبع ہوگی اوراس کے متعدد نسخے یہاں آویں گے اور مقرظین کو دیے جاویں گے۔[۲۰۲]

مولانا محمد کریم اللہ ان شرائط پر کسی صورت صلح کے لیے آمادہ نہ تھے اور بدو سردار کی حمایت میں چلے جانے کے حق میں تھے لیکن دولۃ مکیہ کے مقرظین شیخ سید عبدالوہاب ارزنجانی وشیخ سید یعقوب رجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے انہیں اس سے باز رکھا اور کہا کہ اس سے مدینہ منورہ میں فساد عظیم ہوگا اور مدتوں دراز تک رہے گا[۲۰۳] کیوں کہ ادھر علامہ حسین احمد وغیرہ نے اپنے کو ایک شخص جو شیخ قبیلہ ہے، اس کی حمایت میں داخل کیا تھا۔ اگر صلح نہ ہوتی اور کچھ سزا ہوتی تو ضرور مابین شیخ مذکور اور شیخ احمد بن حنیف کے سخت خلاف ہوتا اور واللہ اعلم انجام کار کیا ہوتا[۲۰۴] مولانا احمد علی نے اسے صلح حدیبیہ کے مشابہ قرار دیا۔[۲۰۵]

منزل مقصود

۱۸ر رجب ۱۳۳۱ھ کو مولانا سید احمد علی رامپوری نے فاضل بریلوی کو ایک طویل خط لکھا

شروع کیا، جس میں مقدمات اور پھر صلح تک پیش آنے والے تمام حالات آپ کو لکھ بھیجے،
اس خط کا ایک اقتباس یہ ہے:

"آخری عرض یہ ہے کہ در حقیقت ہمارا کام تمام ہو چکا اور فی الحقیقت مقصود حاصل ہو گیا ہے۔ یعنی غرض اصل جو اشاعت مذاہب وہابیہ دیوبندیہ اور تقاریظ دولۃ مکیہ تھی وہ پورے طور پر حاصل ہو گیا۔ بہت سے اہل حرمین بلکہ شام اور مغرب (مراکش وغیرہ) کے لوگ بھی سب حالات سے واقف ہو گئے اور بہت سے اہل مدینہ جان گئے کہ حسین احمد وغیرہ کے عقائد اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہیں"---[۲۰۶]

علامہ حسین احمد فیض آبادی پر مدینہ منورہ میں جو کچھ بیتی اس کے آثار ان کے تحریروں میں بھی نمایاں ہوئے اور اہم علماء دیوبند کے برعکس انھوں نے کہیں پر شیخ ابن تیمیہ و شیخ محمد بن عبدالوہاب کی شخصیت و افکار کی تردید ہی نہیں بلکہ مذمت کر دی اور دوسرے مقام پر ان کے ترجمان و مبلغ ہوئے۔ یہ مدینہ منورہ کی سنی فضا کا اثر تھا کہ وہ تحریر و عمل میں دیوبندی افکار کی پابندی نہیں کر پائے۔ ان ایام کے علماء ہند میں جو مسائل زیر بحث تھے، ان میں ولادت مصطفیٰ ﷺ کی یاد میں محافل میلاد و قیام منعقد کرنا ایک اہم مسئلہ تھا۔

۳ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ کو مدینہ منورہ میں ان کے چھوٹے بھائی علامہ محمود احمد فیض آبادی کا نکاح اور پھر ولیمہ ہوا تو اس موقع پر مولود شریف پڑھا گیا اور قیام بھی ہوا[۲۰۷] جو اس مسئلہ میں دیوبندی مکتب فکر سے کھلا انحراف اور اپنے مرشد علامہ گنگوہی کی براہین قاطعہ کا عملی رد تھا۔

تقریظات کا تیسرا دور

مقدمات اور پھر صلح انجام پانے تک دولۃ مکیہ پر تقاریظ کی تعداد ساٹھ تک پہنچ چکی تھی۔ اب صلح کی شرائط کے بعد بظاہر لگ رہا تھا کہ مدینہ منورہ میں اس پر مزید تقاریظ تو کجا، اس کا ذکر بھی محال ٹھہرا۔ اس عمل میں فعال لگ بھگ تمام ہندی مہاجرین کو مقدمات میں ملوث کر کے

اس کارروائی سے روک دیا گیا تھا، لیکن مقام حیرت ہے کہ ایسا نہیں ہوا اور مخالفین کا یہ وار بھی بے اثر ہوا اور کچھ ہی عرصہ بعد اس پر مدینہ منورہ میں ہی پھر سے تقاریظ لکھنے کا عمل آگے بڑھا اور وہاں وارد ہونے والے متعدد اکابر علماء عرب نے اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ بلکہ مقام تعجب یہ کہ مجلس تعزیرات شرعیہ، جن کے ہاں یہ مقدمات پیش ہوئے تھے، اس کے سب سے اہم رکن شیخ زاہد جو مخالفین کے زیر اثر و مددگار تھے [۲۰۸] خود انھوں نے ان واقعات کے محض چندرہ ماہ بعد ۶ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ کو دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی۔

مفتی اعظم شام شیخ محمد عطاء اللہ حنفی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو ربیع الاول ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء کو اس پر تقریظ لکھی، جو دولۃ مکیہ پر علماء عرب و عجم کی آخری تقریظ ثابت ہوئی اور یہ حجاز مقدس میں عثمانی عہد کے بالکل آخری ایام میں لکھی گئی۔ دولۃ مکیہ کا جو ایڈیشن مکتبہ نبویہ لاہور نے شائع کیا اور ان دنوں بازار میں دست یاب ہے، اس پر مذکورہ دور میں مدینہ منورہ میں لکھی گئی اکثر تقاریظ کا مختصر اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

اسی دوران پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا، جس کے اثرات مدینہ منورہ میں واضح طور پر محسوس کیے گئے۔

۱۳۳۴ھ میں علامہ حسین احمد فیض آبادی نے مدینہ منورہ کی سکونت ترک کر دی، البتہ ان کے بھائی علامہ محمود احمد فیض آبادی نے کئی عشروں بعد وہیں وفات پائی، جن کی اولاد آج بھی مدینہ منورہ میں موجود اور مدرسہ دار العلوم شرعیہ سے وابستہ ہے۔ [۲۰۹]

حجاز مقدس میں انقلاب

سید حسین بن علی ہاشمی (وفات ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) جو دار الخلافہ استنبول کی طرف سے مکہ مکرمہ کے گورنر تعینات تھے، نے ۹ شعبان ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء کو مرکز سے علیحدگی کا اعلان کر کے صوبہ حجاز اور اس سے ملحق بعض علاقوں پر مشتمل مملکت ہاشمیہ حجاز قائم کر لی [۲۱۰] اور اسی ہاشمی عہد کے دوران علامہ حسین احمد فیض آبادی کے بڑے بھائی علامہ احمد فیض آبادی

نے مدینہ منورہ میں مدرسہ دارالعلوم شرعیہ کی بنیاد رکھی، جو اس بلد مقدس میں وہابیت پھیلانے کے جرم میں محکمہ تعلیم کے مدیر شیخ عبدالقادر طرابلسی کے حکم پر بند کیا گیا۔ اور ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء میں وہابیہ نجد نے مملکت ہاشمیہ حجاز کا خاتمہ کر کے اسے نئی مملکت سعودی عرب میں شامل کرلیا اور آج تک یہ اسی کا ایک صوبہ ہے۔

شیخ عمر کردی کی ہجرت

مجلس تعزیرات شرعیہ کے دوسرے رکن شیخ عمر کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا علامہ حسین احمد فیض آبادی کے ساتھ کتنا گہرا تعلق تھا، اس بارے میں مولانا سید احمد علی رامپوری کا قول یہ ہے:

''بالخصوص عمر کردی صاحب تو جان سے حسین احمد کے دوست نیز شاگرد اور سراسر خیر خواہ وطرف دار ہیں''---[۲۱۱]

شیخ ابوالفضل عمر بن عبدالحسن کردی کورانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، مسجد نبوی کے خطیب و مدرس اور پھر ہاشمی عہد میں قاضی مدینہ منورہ رہے۔ آپ نے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو ولادت مصطفیٰ ﷺ کی مناسبت سے ایک نعتیہ قصیدہ موزوں کیا، جس میں اس دن کو 'اسلام کی عید' سے تعبیر کیا، یہ قصیدہ 'اعلام من ارض النبوۃ' میں درج ہے۔ حجاز مقدس پر اہل نجد نے قبضہ کیا تو آپ نے ان کی حکومت کے زیر سایہ رہنا گوارا نہ کیا اور ۱۳۴۴ھ میں وطن سے ہجرت کر کے بغداد جا بسے اور ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء کو وہیں پر وفات پائی۔ تقریباً تین جلدوں پر مشتمل دیوان غیر مطبوع ہے۔[۲۱۲]

محدث ہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۱۴۳ھ میں حجاز مقدس حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ میں انہی شیخ عمر کردی کے جد اعلیٰ شیخ ابوطاہر محمد کورانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۴۵ھ/۱۷۳۳ء) کی شاگردی اختیار کی[۲۱۳] اور فاضل بریلوی دوسری بار حجاز مقدس گئے تو شیخ عمر کردی کے استاذ و ماموں و خسر مفتی احناف مدینہ منورہ شیخ سید مامون بری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ سے مختلف اسلامی علوم میں اجازت وخلافت پائی۔[۲۱۴]

دولة مکیہ، بریلی میں

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ سے رابطہ کا اہم کام مستقل طور پر ایک عالم مولانا سید عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کر رکھا تھا، جو مراسلت، کتب کی ترسیل اور موصول شدہ تقاریظ کو محفوظ کرنے میں پوری طرح فعال تھے، نیز بریلی سے مدینہ منورہ میں فعال ان حضرات کی مالی معاونت بھی کی جاتی۔ [۲۱۵]

اردو ترجمہ

* مولانا سید محمد عبدالرحمٰن قادری رضوی بیتھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دولۃ مکیہ کے ساتھ آپ کا بہت گہرا تعلق رہا اور سب سے پہلے آپ ہی نے اس کے اردو ترجمہ کے لیے قلم اٹھایا اور ۱۳۲۸ھ میں کتاب کے متن نیز بیس تقاریظ کا مختصر ترجمہ کیا۔

* مولانا محمد حامد رضا خان بن مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بریلی میں پیدا ہوئے، وہیں ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں وفات پائی۔ فقیہ حنفی، سلسلۂ قادریہ کے مرشد، مناظر، استاذ العلماء، سیاسی قائد، عربی، فارسی و اردو کے شاعر، مدرسہ منظر اسلام بریلی کے ناظم اعلیٰ، حجۃ الاسلام، متعدد تصنیفات ہیں۔

آپ ہی دوسرے سفر حجاز میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ تھے اور مکہ مکرمہ میں دولۃ مکیہ کا مبیضہ تیار کیا۔ ہندوستان آکر اس پر عربی تمہید لکھی اور پھر پوری کتاب نیز اس پر مصنف کے حواشی بنام الفیوضات الملکیۃ اور اکثر تقاریظ کا مکمل اردو ترجمہ کیا۔ [۲۱۶]

* مولانا پیرزادہ اقبال احمد بن مولانا انور فاروقی حفظہ اللہ تعالیٰ

صوبہ پنجاب کے شہر گجرات کے قریب گاؤں شہابدیوال میں ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ عالم جلیل، ادیب و صحافی، خطیب، نعت خوان، کاتب، تحریک ختم نبوت میں فعال، مکتبہ نبویہ لاہور کے نگران، مرکزی مجلس رضا لاہور کے موجودہ سرپرست، ماہنامہ جہان رضا لاہور کے ایڈیٹر، نیز متعدد کتب کے مصنف و مترجم ہیں۔

دولۃ مکیہ کا جو ترجمہ مولانا حامد رضا خان بریلوی نے کیا تھا، آئندہ ایام میں علامہ اقبال احمد فاروقی نے اسے جدید اردو میں ڈھالا۔ [۲۱۷]

مخطوطات

آج دولۃ مکیہ کی تصنیف پر ایک صدی گزرنے کے بعد پاک و ہند میں اس کا کوئی قلمی نسخہ محفوظ ہے یا نہیں، اس بارے میں پورے وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ غالب امکان ہے کہ دار العلوم امجدیہ کراچی کے کتب خانہ یا اس مدرسہ سے وابستہ اکابر علماء کے ذاتی ذخیرہ کتب میں سے کسی میں اس کا کم از کم ایک قلمی نسخہ موجود ہوگا۔

ادھر مسجد نبوی مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں اس کا مخطوطہ اور مکتبہ حرم مکہ مکرمہ میں اسی کی مائیکروفلم زیر نمبر ۱۹۱۶ر آج بھی محفوظ ہیں۔ [۲۱۸]

اشاعت کا اشتیاق

مدینہ منورہ میں دولۃ مکیہ کے اوّلین ایڈیشن کی اشاعت کا شدت سے انتظار تھا اور وہاں سے مولانا احمد علی و مولانا کریم اللہ کے جو خطوط فاضل بریلوی کے نام آرہے تھے، ان میں اس اشتیاق کا واضح ذکر ہے:

○ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء کو لکھے گئے ان کے خط میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے:

"اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ شریفہ (دولۃ مکیہ) کی طبع بہت ہی جلدی ہو اور اشاعت ہووے"---[۲۱۹]

○ یکم ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ کے خط میں ہے:

"دولۃ مکیہ کی طباعت جلد از جلد شروع ہو جائے، شائقین بہت ہیں"---[۲۲۰]

○ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ کے خط کا خلاصہ یہ ہے:

"دولۃ مکیہ کے متعلق اوّل سے اب تک سب کارروائی معجزات

صاحب المعجزات علیہ الصلاۃ والسلام ہے۔.................سید موسیٰ صاحب بہت ہی خوش وفرحاں وممنون ومشکور ہیں اور مداح وثنا گو ہیں۔ سب سے زیادہ محبت ان کو ہوئی ہے اور ہر دوست، احباب، اہل علم، طالب علم سے دولۃ مکیہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو تقریظیں لکھنے والے ہیں ان سے خوش ہیں اور جو منکر ہیں ان پر خفا ہوتے ہیں اور جو اس دولت، مطالعہ دولۃ مکیہ سے مشرف نہیں ہوئے، ان کو رغبت دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت استاذ شیخ مؤلفہ سلمہ اللہ تعالیٰ کا کلام مثل کلام ابن عربی[۲۲۱] وامام رازی[۲۲۲] کے ہے..................دولۃ مکیہ کے طبع ہونے اور مطالعہ کرنے کے سب لوگ مشتاق ومنتظر ہیں، اس کا طبع ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ حضور جلدی سے اس کو طبع کرادیں کہ نفع عام ہو"---[۲۲۳]

○ ۱۰ رجمادی الثانی ۱۳۳۰ھ کے خط میں بتایا کہ مولانا شیخ عباس رضوان اس کی طباعت کا تقاضا کرتے ہیں۔[۲۲۴]

○ ۱۱ رجمادی الثانی ۱۳۳۰ھ کو لکھے گئے خط میں ہے:

"اب دولۃ مکیہ کے طبع کی بہت ہی ضرورت معلوم ہوتی ہے، خدا کرے جلدی سے طبع ہو کر شائع ہو...........دولۃ مکیہ کا اہل عرب نے مطالعہ کیا، جس نے دیکھا خوش ہوا، علم وفضل کا قائل ہوا اور دیگر رسالہ مؤلفہ حضور کا مشتاق ہوا۔ پس اگر اور رسالے عربی میں طبع ہو جاویں تو بہت اچھا ہے"---[۲۲۵]

○ ۲۹ رشعبان المعظم ۱۳۳۰ھ کے خط میں یوں لکھا:

"مقرظین سے جو صاحب ملتے ہیں دریافت کرتے ہیں کہ دولۃ مکیہ ابھی تک طبع نہ ہوئی۔ اب ہم ہر کسی سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ طبع ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ طبع ختم ہووے گی اور رسائل یہاں آ کر شائع ہو جاویں گے اور تقسیم ہوں گے"---[۲۲۶]

○ ۱۷ رمضان ۱۳۳۰ھ کو تحریر کیے گئے خط میں ہے:

''ہم لوگوں کے اور جملہ مقرظین کے یہ خوشی ہے کہ دولۃ مکیہ جلدی سے طبع ہو کر شائع ہو جائے تو اچھا ہے''۔۔۔[۲۲۷]

○ ۲۵ محرم ۱۳۳۱ھ کو لکھے گئے خط میں ہے کہ بعض لوگ یہاں مکہ معظمہ سے آئے اور زبان سے مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے سن کر آئے کہ بریلی میں رسالہ شریف دولۃ مکیہ زیر طبع ہے۔ بہت ہی خوش ہوئے مگر حضور نے ہم کو مطلع نہیں فرمایا۔[۲۲۸]

اشاعت میں تاخیر کے اسباب

دولۃ مکیہ کی اشاعت کا عرب و عجم میں جس شدت سے انتظار تھا، بعض اسباب کی بنا پر اس میں اتنی ہی تاخیر ہوتی گئی۔ اول یہ کہ اس پر تقاریظ کی موصولی کا سلسلہ دس برس تک جاری رہا، دوم اس کے مصنف اس موضوع پر عرب و عجم سے آنے والے مزید اعتراضات اور شکوک و شبہات کے ازالہ میں مصروف رہے، چنانچہ آپ نے نہ صرف دولۃ مکیہ کے متن میں اضافات کیے بلکہ ۱۳۲۶ھ میں اس پر مستقل عربی حاشیہ 'الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ' لکھا، نیز اس مسئلہ پر عربی میں دیگر کتب تصنیف کیں، سوم آپ دیگر اسلامی موضوعات پر تصنیفی عمل سے غافل نہیں رہے۔ اور مزید یہ کہ اس دوران براہین قاطعہ وغیرہ کتب مخالفین کی مسئلہ علم غیب وغیرہ پر بعض پُرتشدد عبارات کے تعاقب میں فاضل بریلوی کی ایک اور عربی کتاب 'حسام الحرمین' متعدد اکابر علماء حرمین شریفین کی تقریظات کے ساتھ شائع ہو چکی تھی اور فریقین کی توجہ کا مرکز تھی۔

اشاعت کا آغاز

۱۸ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ کو جو صلح نامہ طے پایا، اس کی عبارت سے واضح ہے کہ مذکورہ تاریخ تک دولۃ مکیہ شائع نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اردو خواں دنیا مولانا عبدالرحمٰن قادری کے توسط سے اس کے مندرجات پر کسی قدر مطلع ہو چکی تھی۔

اقتائے حرمین کا تازہ عطیہ

فاضل بریلوی کو حجاز مقدس سے وطن واپس آئے چار برس سے زائد بیت چکے تھے۔ اس دوران مخالفین نے مسئلہ علم غیب پر بعض تحریریں شائع کیں، جن میں آپ پر افتراء کیا کہ دولۃ مکیہ میں نبی ﷺ کے علم کو علم الٰہی کے برابر بتایا ہے، صرف قدیم وحادث کا فرق رکھا ہے، فقط ذات وصفات الٰہی کو مستثنیٰ کیا ہے اور جمیع معلومات غیر متناہیہ بالفعل کو محیط مانا ہے، علم الٰہی کے ساتھ اس احاطہ کی خصوصیت کا انکار کیا ہے، لہٰذا علماء حرمین شریفین نے اعلیٰ حضرت پر حکم کفر لکھا ہے۔

اس پر مرکز بریلی سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں اس دعویٰ کا ایک ہفتہ کے اندر ثبوت پیش کرنے والے کو پانچ سو روپے انعام دینے کا اعلان کیا گیا، پھر ایک اور اشتہار کے ذریعے تین ہفتہ کی مہلت کے ساتھ تین ہزار روپے انعام کی پیش کش کی گئی، لیکن یہ معیاد بھی گزر گئی۔

اب مولانا سید محمد عبدالرحمٰن قادری رضوی بیتھوی نے اردو دنیا کو حقائق سے باخبر کرنے کے لیے قلم اٹھایا اور ۹ رشعبان ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء کو دولۃ مکیہ نیز اس پر اٹھارہ علماء مکہ مکرمہ اور دو علماء مدینہ منورہ یعنی کل بیس تقاریظ کا مختصر اردو ترجمہ کیا، جسے اسی برس بریلی سے 'اقتائے حرمین کا تازہ عطیہ' کے تاریخی نام سے اٹھائیس صفحات پر شائع کیا گیا، جس کی معرفت اسلامیان ہند پہلی بار دولۃ مکیہ کے اہم مندرجات سے آگاہ ہوئے۔ ۱۹۹۳ء میں لاہور سے شائع ہونے والے اردو رسالہ 'القول السدید' نے اسے پھر سے اپنی ماہانہ اشاعت میں طبع کیا۔[۲۲۹]

اقتائے حرمین کی اہمیت آج بھی دو پہلو سے برقرار ہے، اول یہ کہ دولۃ مکیہ سے وابستہ اکثر علماء وافراد کی زندگی میں شائع ہوئی، دوم یہ کہ اس میں سلسلہ چشتیہ کے مرشد کبیر حاجی امداد اللہ بن محمد مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء)[۲۳۰] کے خلیفہ

مولانا احمد بن محمد ضیاء الدین بنگالی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ کا مختصر اردو ترجمہ درج ہے[۲۳۱] جو دولۃ مکیہ کے مطبوعہ ایڈیشن و دیگر کتب میں دست یاب نہیں۔

✸ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضلع اعظم گڑھ کے قصبہ گھوسی میں پیدا ہوئے اور ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء کو سفر حج و زیارت کے دوران بمبئی میں وفات پائی اور گھوسی میں قبر واقع ہے۔ فقیہ حنفی، طبیب، مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی، سیاسی قائد، فاضل بریلوی کے خلیفہ، استاذ العلماء، نیز صدر الشریعہ کہلائے۔ بہار شریعت و فتاویٰ امجدیہ جیسی مقبول کتب کے مصنف و امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۳۲۱ھ/۹۳۳ء) کی 'شرح معانی الآثار' پر عربی حاشیہ لکھا۔ اول الذکر کتاب جو فقہ حنفی کا عظیم اردو انسائیکلوپیڈیا ہے، یہ لاہور سے بارہا شائع ہوئی نیز ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر واقع برکاتی فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ پر دست یاب ہے اور جدید کتابت کے ساتھ جلد ہی 'ضیاء الامت' نامی ویب سائٹ پر بھی ملاحظہ کی جاسکے گی۔[۲۳۲]

علاوہ ازیں آپ 'مطبع اہل سنت و جماعت بریلی' کے منتظم اعلیٰ تھے۔[۲۳۳]

◎ بریلی ایڈیشن، قدیم

مولانا امجد علی اعظمی فرماتے ہیں:

"الدولۃ المکیۃ بڑی ضخیم کتاب ہے اور اس پر اعلیٰ حضرت کے حواشی قدیمہ و جدیدہ بھی ہیں، ان حواشی کی وجہ سے اس کی ضخامت بہت زیادہ ہوگئی تھی۔ اس کو چھپوانا شروع کیا تھا، چند اوراق اصل کتاب کے چھپے اس کے بعد جو حواشی کا سلسلہ شروع ہوا تو غالباً دو سو آٹھ صفحے تک چھپے اور بعض وجوہ سے اعلیٰ حضرت کے زمانہ میں ہی اس کی طبع کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ پھر اس کو نہ کسی صاحب نے جاری کیا، نہ اس کی تکمیل فرمائی"۔۔۔[۲۳۴]

اور یہی اس کتاب کا دنیا بھر میں اولین ایڈیشن تھا اور جیسا کہ گزشتہ صفحات پر پیش کی گئی

معلومات سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے، یہ ایڈیشن ۱۳۳۱ھ کو مدینہ منورہ میں صلح نامہ تحریر کیے جانے کے بعد اور ۱۳۴۰ھ میں فاضل بریلوی کی وفات سے قبل کے آٹھ برسوں کے دوران مولانا امجد علی اعظمی کے زیر اہتمام مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں طبع کیا گیا۔ لیکن یہ ناکمل طباعت تھی، لہٰذا اس کی اشاعت فقط محدود حلقہ میں ہی کی گئی اور اس کے عرب دنیا میں پہنچنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ یہی ایڈیشن ۱۳۵۳ھ کو بمبئی میں دیکھا گیا[۲۳۵] خیال ہے کہ یہ فقط عربی ایڈیشن تھا اور اس میں تقاریظ شامل کیے جانے کا مرحلہ طے نہیں ہوا تھا۔

◎ مکتبۃ المکتبۃ ایڈیشن

۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں مکتبۃ المکتبۃ اندرون کھتاڈ مارکیٹ نیو نہام روڈ کراچی نے مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی سے دولۃ مکیہ دو ہزار کی تعداد میں طبع کرائی۔

اس ایڈیشن کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ آغاز میں مصنف و مترجم کے مزارات کی تصاویر دی گئی ہیں اور مہتمم مکتبہ نے یہ ایڈیشن فاضل بریلوی کے فرزند مولانا الحاج مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری رضوی مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) کے نام منسوب کیا ہے[۲۳۶] فہرست کتاب نہیں دی گئی اور صفحہ ۴ سے ۱۶۱ تک چالیس تقاریظ اس طرح دی گئی ہیں کہ ایک صفحہ پر ان کا عربی متن اور سامنے کے صفحہ پر اس کا اردو ترجمہ ہے، یوں متن و ترجمہ کی پوری کتاب میں یہی ترتیب ہے۔ صفحہ ۱۶۳ سے ۴۵۷ تک پہلے دولۃ مکیہ پھر فیوضات ملکیہ کا متن و ترجمہ ہے، جب کہ ۴۵۸ سے پھر تقاریظ کا آغاز ہوتا ہے، جو آخری صفحہ پر ختم ہوتی ہیں۔ یہ چھوٹی تقطیع کے کل ۵۴۴ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں دولۃ مکیہ و فیوضات الملکیہ نیز انسٹھ تقاریظ کے مکمل عربی متن و اردو تراجم درج ہیں۔ یہ ترجمہ مولانا حامد رضا خان قادری حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے لیکن بعض تقاریظ کا ترجمہ کسی اور نے کیا۔

اس کے آخری صفحہ پر ناشر کی طرف سے یہ عبارت ہے:

"الحمد للہ کہ یہ کتاب چھپ کر ہدیۂ ناظرین ہو رہی ہے۔ اس کی کتابت و

طباعت اور تصحیح کے سلسلہ میں کافی احتیاط برتی گئی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی مصحح کی نظر سے بچ کر رہ گئی ہو تو ناظرین کرام برائے خدا معاف کرتے ہوئے مطلع فرمائیں تا کہ اس کا تدارک کر دیا جائے۔

اطلاعاً عرض ہے کہ ہمیں کتاب کا مکمل ترجمہ اور چند مترجم تقاریظ دستیاب ہو سکیں، جو بعینہ شائع کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ چند تقاریظ کا ترجمہ ادارہ کے ذرائع پر کیا گیا ہے"---

گویا اس ایڈیشن کی کتابت مہتمم المکتبۃ نے کرائی، ادھر اس کے صفحۂ اول پر ہے کہ یہ اشاعت اول ہے۔ بنا بر ایں یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ یہی دولۃ مکیہ کا دنیا بھر میں پہلا اہم ایڈیشن ہے۔ مکتبۃ المکتبۃ کے بانی مولانا شفیع محمد بن صوفی غلام رسول قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہندوستان کے علاقہ راجپوتانہ کے مقام چتوڑ گڑھ میں پیدا ہوئے، قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے کراچی آگئے، جہاں ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء کو وفات پائی۔ عالم فاضل، تاجر، مولانا حامد رضا خان بریلوی کے مرید، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے بانی رکن و نائب صدر، آپ نے ۱۹۵۶ء کو المکتبہ کی بنیاد رکھی، جو ۱۹۵۸ء تک فعال رہا، جس دوران علماء اہل سنت کی تقریباً بیس کتابیں شائع کیں۔[۲۳۷]

◎ استنبول ایڈیشن

۱۹۷۵ء اور پھر ۱۹۸۳ء میں مکتبہ ایشیق استنبول ترکی نے دولۃ مکیہ ۱۵۲ رصفحات پر طبع کرا کے پوری دنیا میں مفت تقسیم کی، جو قبل ازیں راقم کی نظر سے گزرا۔ غالباً یہ مکتبۃ المکتبہ ایڈیشن کا عکس ہے، لیکن اس میں اردو حصہ شامل نہیں۔ اس کے ناشر شیخ حسین حلمی ایشیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محلہ مقبرہ ایوب سلطان استنبول میں ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء کو پیدا ہوئے اور ۹ رشعبان ۱۴۲۲ھ/۲۵ راکتوبر ۲۰۰۱ء کی رات وہیں پر وفات پائی اور اپنے محلہ میں ہی صحابی جلیل سیدنا خالد بن زید المعروف بہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ (وفات ۵۲ھ/۶۷۲ء) کے احاطہ مزار

میں دفن ہوئے۔ آپ عالم جلیل، زاہد و عابد اور راضی بہ رضاء اللہ شخصیت نیز عارف باللہ سید عبد الحکیم اروای رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد و مرید تھے۔ آپ کے قائم کردہ اشاعتی ادارے نے ۶۳ر عربی، ۲۲ر فارسی، ۳۰ر اردو، ۱۴ر ترکی کتب کے لاتعداد ایڈیشن طبع کرا کے بلا معاوضہ دنیا بھر میں پہنچائے۔ نیز ان میں سے متعدد کتب کے فرنچ، جرمن، انگریزی، روسی وغیرہ زبانوں میں تراجم کرا کے شائع کیے۔[۲۳۸]

شیخ حسین حلمی صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ سے وابستہ اور حنفی المذہب تھے۔ آپ کا یہ ادارہ پہلے مکتبہ ایشیق اور پھر دار الحقیقۃ کے نام سے کام کرتا رہا اور آخر الذکر نام سے آپ کی وفات کے بعد بھی انہی خطوط پر فعال ہے۔[۲۳۹]

مکتبہ رضویہ ایڈیشن

۱۹۷۶ء میں مولانا امجد علی اعظمی کے فرزند مولانا قاری حافظ رضاء المصطفیٰ اعظمی حفظہ اللہ تعالیٰ خطیب نیومیمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی کے زیر اہتمام کام کرنے والے مکتبہ رضویہ کراچی نے بڑی تقطیع کے کاغذ پر اسے شائع کیا، جو دولۃ مکیہ و فیوضات الملکیہ کے متون و اردو ترجمہ پر مشتمل اور ۲۴۰ رصفحات پر ہے۔ یہ المکتبہ ایڈیشن کا ہی عکس ہے، لیکن اس میں تقاریظ یا ان کا ترجمہ شامل نہیں، نیز آغاز کتاب پر مصنف و مترجم کے مزارات کی تصاویر بھی موجود نہیں۔ اس ایڈیشن میں اضافہ یہ کیا گیا کہ آغاز میں کتاب کے عنوانات کی فہرست دے دی گئی۔ عرض ناشر کے تحت قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی یوں رقم طراز ہیں:

> ''یہ نادر کتاب 'الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ' ایک عرصے سے نایاب تھی، حالات نے اس کے طبع کرانے کی اجازت نہیں دی''۔۔۔

مکتبہ نبویہ ایڈیشن

۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء میں مکتبہ نبویہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور نے اسے ۱۹۶ر صفحات پر شائع کیا، اس ایڈیشن میں جدت یہ لائی گئی کہ علامہ اقبال احمد فاروقی نے اس کے قدیم ترجمہ کو

موجودہ اردو اسلوب میں ڈھالا۔ فاروقی صاحب ابتدائیہ میں اس کی اطلاع یوں دیتے ہیں:

''حضرت حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا قدس سرہ کا اردو ترجمہ عالمانہ اور آج سے نصف صدی قبل کا بار بار شائع ہو رہا تھا، جس سے کتاب کی افادیت سے آج کا اردو داں طبقہ پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتا تھا۔ ہم نے اس علمی اور جامع ترجمہ کو آسان اور سلیس بنا کر عربی متن کے بغیر شائع کرنے کا عزم کیا، عنوانات قائم کیے، پیرا بندی کی گئی، الحمد للہ ! ہم اپنی عامیانہ زبان میں ترجمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے، اب یہ ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے''----

آغاز میں فہرست عنوانات اور پھر علامہ اقبال احمد فاروقی کا تحریر کردہ ابتدائیہ صفحہ ۹ سے ۱۶ تک ہے اور موضوع کی مناسبت سے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے سرپرست، صاحب تصانیف کثیرہ، نقشبندی مجددی سلسلہ کے مرشد، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد حفظہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء) [۲۴۰] کا قلم بند کردہ افتتاحیہ صفحہ ۱۷ سے ۳۳ پر ہے۔ پھر دولۃ مکیہ کا سہل اردو ترجمہ صفحہ ۳۵ سے ۱۵۲ پر درج ہے اور آئندہ صفحات پر پینتیس تقاریظ کا مختصر اردو ترجمہ دیا گیا ہے، جس کے بارے میں لکھا گیا کہ یہ ترجمہ مولانا عبدالرحمٰن قادری بھٹوی نے کیا، لیکن راقم کے نزدیک یہ بات مزید تحقیق طلب ہے۔

کتاب کے آغاز میں دی گئی فہرست عنوانات میں ایک مقرظ شیخ محمد عارف بن محی الدین محلجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام مذکور ہے، لیکن اپنے مقام پر ان کی تقریظ کا ترجمہ شامل کتاب ہونے سے رہ گیا ہے۔ مکتبہ نبویہ ایڈیشن کی اہمیت دو طرح سے ہے، اوّل یہ کہ عام فہم اردو میں ہے اور دوم یہ کہ اس میں شامل تقاریظ کے مختصر ترجمہ میں سے چودہ تقاریظ ایسی ہیں کہ جو دیگر مطبوعہ کتب میں دست یاب نہیں نیز ان کے عربی متون بھی غیر مطبوع مگر مخطوطات محفوظ ہیں۔ ان چودہ مقرظین کے نام اسی تحریر میں کچھ ہی آگے دی گئی فہرست بعنوان 'مقرظین کے اسماء گرامی' میں ساٹھ تا ستتر مذکور ہیں۔

◎ قادری ایڈیشن

۱۹۸۶ء میں قادری بک ڈپو بریلی شہر نے دولۃ مکیہ شائع کی۔ [۲۴۱]

◎ نذیر سنز ایڈیشن

۱۹۹۵ء میں اردو بازار لاہور کے ایک اہم اشاعتی ادارے نذیر سنز پبلشرز نے شائع کی، اس ایڈیشن میں جدت و تبدیلی یہ لائی گئی کہ 'علوم مصطفیٰ ﷺ' کے نام سے شائع کیا گیا، البتہ کتاب کا اصل نام بھی ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ یہ مکتبۃ الملکیہ ایڈیشن کا ہی عکس ہے لیکن اس میں پہلے اردو ترجمہ اور پھر آخری صفحات پر عربی متن یک جا دیے گئے ہیں۔ ترتیب اس طرح سے ہے:

پہلے چالیس تقاریظ پھر دولۃ مکیہ وفیوضات الملکیہ اور اس کے بعد بقیہ تقاریظ کا اردو ترجمہ صفحہ ۱۳ سے ۱۹۶ تک اور پھر اسی ترتیب سے عربی متن صفحہ ۱۹۷ سے ۳۷۶ تک، جو اس کا آخری صفحہ ہے۔ اس ایڈیشن میں ایک سہو یہ ہوا کہ اولین تقریظ کی چار ابتدائی سطور کا متن و ترجمہ شامل اشاعت ہونے سے رہ گیا ہے۔

◎ بریلی ایڈیشن، جدید

۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء میں رضا مرکزی دار الاشاعت بریلی شہر نے اسے ۴۱۰ صفحات پر شائع کیا۔ مولانا قاضی مفتی محمد عبد الرحیم بستوی رضوی و مولانا مفتی محمد مظفر حسین قادری رضوی نے اس نسخہ پر تصحیح کا عمل انجام دیا جب کہ المجمع الاسلامی مبارک پور کے رکن مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری رضوی نے مصنف کے مختصر حالات قلم بند کیے اور ماہنامہ سنی دنیا، بریلی کے ایڈیٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے طباعت کا اہتمام کیا اور فاروقیہ بک ڈپو، دہلی نے طباعت و اشاعت میں معاونت کی اور یہ سارا عمل فاضل بریلوی کے پڑپوتا مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں انجام پایا۔

یہ ایڈیشن دولۃ مکیہ کے عربی متن و جملہ حواشی پر مشتمل ہے۔ اس میں تقاریظ شامل نہیں اور نہ ہی اردو ترجمہ دیا گیا۔ یوں یہ اس کتاب کا ایک اہم عربی ایڈیشن ہے۔ حواشی کے ضمن میں فاضل بریلوی کی 'ذیل جلیل و تکمیل جمیل' بھی شامل ہے۔ اس ایڈیشن میں فقط تصحیح پر توجہ دی گئی۔ اس کی کتابت کمپیوٹر کی مدد سے کی گئی جب کہ کتاب کی ترتیب قدیم طرز پر ہے۔

رضا فاؤنڈیشن ایڈیشن

۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں قائم تحقیقی و اشاعتی ادارہ رضا فاؤنڈیشن نے اسے ۲۵۶ صفحات پر شائع کیا، جس کے لیے مکتبۃ المکۃ ایڈیشن کو بنیاد بنایا گیا اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے مہتمم مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء) [۲۴۲] کی سرپرستی میں مولانا پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس پر تحقیق کی، جس دوران تصحیح متن اور تخریج و ترتیب پر توجہ دی، پھر اس کی اشاعت کے لیے جدید اسلوب اور ذرائع سے کام لیا گیا۔ یہ فقط عربی و عالی ایڈیشن دولۃ مکیہ، فیوضات ملکیہ اور انسخ تقاریظ پر مشتمل ہے۔

رضائے مصطفیٰ ایڈیشن

جدید بریلی ایڈیشن کا عکس، جسے پاکستان سے مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ نے شائع کیا، صفحات ۳۱۰، اس پر سن اشاعت درج نہیں، خیال ہے کہ ۱۹۹۹ء سے ۲۰۰۳ء کے درمیان شائع کی گئی۔

مکتبہ رضائے مصطفیٰ کے بانی مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق حفظہ اللہ تعالیٰ ۱۳۵۰ھ/ ۳۲-۱۹۳۱ء کو ضلع سیالکوٹ کے علمی گاؤں کوٹلی لوہاراں میں پیدا ہوئے۔ عالم جلیل، مبلغ، اصولی، قادری سلسلہ کے مرشد، تحریک ختم نبوت و تحریک آزادیٔ کشمیر وغیرہ میں فعال، جامع مسجد زینۃ المساجد گوجرانوالہ کے خطیب، ماہنامہ 'رضائے مصطفیٰ' کے بانی، دس سے زائد اردو تصنیفات ہیں۔ [۲۴۳]

تقاریظ کی تعداد

ابھی تک اس بارے میں حتمی معلومات سامنے نہیں آئیں کہ دولۃ مکیہ پر لکھی گئی تقاریظ کی کل تعداد کیا ہے۔ اور اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ ایک صدی کے عرصہ میں دولۃ مکیہ کا کوئی ایک بھی ایڈیشن ایسا سامنے نہیں آیا، جس میں جملہ تقاریظ شامل کی گئی ہوں۔ ۱۹۷۷ء میں اس کے مکتبہ نبویہ ایڈیشن پر افتتاحیہ لکھتے ہوئے ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی نے بتایا کہ مقرظین کی تعداد تقریباً ۷۷ ہے[۲۴۴] اور اب اس کے مزید ربع صدی بعد جو معلومات راقم کے پیش نظر ہیں، ان کی روشنی میں تقاریظ کی تعداد اکاسی ہے اور یہ اعداد بھی حتمی نہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ دو مقرظین شیخ احمد الجزائری مالکی اور شیخ الدلائل محمد سعید ادریسی رحمہما اللہ تعالیٰ نے پہلے دولۃ مکیہ کے بارے چند سطور پر مشتمل تصدیقات لکھ کر دیں[۲۴۵] اور پھر کچھ عرصہ بعد دونوں نے ہی مفصل تقاریظ لکھیں اور یہ تصدیقات و تقریظات دولۃ مکیہ پر الگ الگ مقامات پر مطبوع ہیں۔ اسی باعث اکثر اردو تذکرہ نگاروں نے انہیں دو کی بجائے چار مقرظین خیال کیا ہے جو درست نہیں۔

علاوہ ازیں مکتبہ نبویہ ایڈیشن میں ایک مقام پر شیخ محمد یحییٰ القلعی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نزیل مدینہ منورہ کا خط اور دوسری جگہ ان کی تقریظ کا ترجمہ مطبوع ہے اور یہ ایک شخصیت ہیں۔

مزید یہ کہ راقم سطور ھذا نے تعداد کے تعین میں ان مقرظین کو بھی شمار نہیں کیا جو تقاریظ لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن کسی ذریعہ سے یہ تصدیق نہیں ہوئی کہ وہ اپنے ارادوں پر عمل کر پائے یا نہیں۔ مثلاً شیخ محمد عزیز وزیر[۲۴۶] اور مولانا قاضی محمد نور چکوڑوی[۲۴۷] رحمہما اللہ تعالیٰ۔

۱۹۵۵ء میں مکتبۃ المکتب ایڈیشن میں عرض ناشر کے تحت لکھا گیا:

"ابھی ادارہ کے پاس ایک خاص تعداد میں تقاریظ موجود ہیں جو جلد کی ضخامت بڑھ جانے کی بنا پر روک دی گئی ہیں۔ ہم ناظرین کے اصرار پر کسی وقت ان تقاریظ کو بطور ضمیمہ مترجم شائع کر دیں گے"۔۔۔

اور ۱۹۷۱ء میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی رقم طراز ہوئے:

"بہت سی تقاریظ ابھی تک اشاعت پذیر نہ ہو سکیں اور مہتمم مکتبہ رضویہ کراچی کے پاس محفوظ ہیں"۔۔۔[۲۳۸]

لہٰذا تقاریظ کی صحیح تعداد طے کرنے کے لیے ان غیر مطبوعہ تقاریظ کو ملاحظہ و تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔

تقاریظ کی اقسام

اشاعتی پہلو سے دولۃ مکیہ پر لکھی گئی اکاسی عربی تقاریظ کو چھ اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جن کے بارے میں مختصر معلومات یہ ہیں:

✦ عربی و اردو میں مکمل مطبوع

ایسی تقاریظ کہ جن کا مکمل عربی متن اور مکمل اردو ترجمہ شائع ہو چکے ہیں، ان کی تعداد ۵۹ ہے، جب کہ دو تصدیقات ان کے علاوہ ہیں۔ یہ مکتبۃ المکتبہ ایڈیشن نیز نذیر سنز ایڈیشن میں عربی و اردو میں جب کہ رضا فاؤنڈیشن ایڈیشن پر فقط عربی میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

✦ اردو میں مکمل مطبوع

مولانا ہدایت اللہ سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واحد مقرظ ہیں جن کی تقریظ کا اردو ترجمہ تو مکمل شائع ہوا لیکن اصل عربی تقریظ تاحال کلی طور پر غیر مطبوع ہے۔ ۸ صفحات پر مشتمل اس کا مکمل و خوش خط قلمی نسخہ کتب خانہ مسعودیہ کراچی میں اور اس کا عکس بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال میں محفوظ ہیں۔

اس کا مختصر اردو ترجمہ دولۃ مکیہ کے مکتبہ نبویہ ایڈیشن میں شامل ہے، بعد ازاں مولانا شاہ محمد خالد میاں فاخری نے اس کا مکمل ترجمہ کیا، جو مقرظ کے مختصر تعارف کے ساتھ 'معارف رضا' میں شائع ہوا۔[۲۳۹]

✦ مختصر اردو ترجمہ

ایسی تقاریظ کہ جن کا عربی متن اب تک ایک بار بھی کہیں سے شائع نہیں ہوا اور ان کا مختصر اردو ترجمہ طبع ہوا، ان کی تعداد چودہ ہے۔ جن میں سے ایک مولانا احمد بنگالی مکی کی ہے جو 'ثنائے حرمین کا تازہ عطیہ' اور 'القول السدید' میں شائع ہوئی، جب کہ باقی تمام مکتبہ نبویہ ایڈیشن میں درج ہیں۔ ان ۱۳ مقرظین کے نام 'مقرظین کے اسماء گرامی' عنوان کے تحت نمبر ۶۱ تا ۷۳ مذکور ہیں، جب کہ ان کی تقریظات کے مخطوطات کتب خانہ مسعودیہ کراچی اور ان کے عکس بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال میں ہیں۔

ادھر قاہرہ میں پروفیسر سید حازم محفوظ کے ذاتی ذخیرۂ کتب میں ان میں سے چھ کے مخطوطات کا عکس موجود ہے۔[۲۵۰]

✦ غیر مطبوعہ تقاریظ

ایسی تقاریظ کہ جن کا کوئی بھی حصہ عربی یا اردو میں شائع نہیں ہوا اور وہ کلی طور پر غیر مطبوع، لیکن ان کے قلمی نسخے محفوظ ہیں، ان کی تعداد ۶ ہے۔ ان مقرظین کے نام آئندہ دی گئی فہرست میں نمبر ۷۴ تا ۷۹ درج ہیں، جب کہ ان کے مخطوطات کتب خانہ مسعودیہ کراچی میں نیز ان کے عکس بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال میں موجود ہیں۔

اور پروفیسر سید حازم محفوظ کے ہاں ان میں سے ایک مقرظ شیخ محمد عارف محملجی کی تقریظ کے قلمی نسخہ کا عکس موجود ہے۔[۲۵۱]

✦ مفقود تقاریظ

ایسی تقاریظ کہ جن کے بارے میں شواہد ملتے ہیں کہ قلم بند کی گئیں، لیکن ان کے مخطوط و مطبوع ہونے کے متعلق کوئی خبر نہیں، ان کی تعداد دو ہے۔ ایک مولانا احمد بنگالی مکی کی تقریظ، جس کا مختصر اردو ترجمہ شائع ہوا اور اس کا ذکر گزر چکا، اس کے عربی متن کے بارے میں راقم کو کوئی خبر نہیں۔ دوسرے شیخ محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جن کے فرزند کے بقول آپ نے

تقریظ لکھی[۲۵۲] جس کے بارے میں مزید کوئی اطلاع نہیں۔

عرب دنیا سے اشاعت

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واحد مقرظ ہیں جن کی تقریظ انہی ایام میں عرب دنیا سے ماہنامہ 'البیـــان' میں تعارفی کلمات کے ساتھ شائع ہوئی[۲۵۳] اس رسالہ کے متعلقہ صفحات کا عکس معارف رضا[۲۵۴] اور علماء عرب کے خطوط[۲۵۵] نیز پروفیسر سید حازم محفوظ[۲۵۶] کی کتاب میں شامل ہے۔ یاد رہے علامہ نبہانی کی تقریظ دولۃ مکیہ کے ساتھ مطبوع ۵۹ تقاریظ میں سے ایک ہے۔

مقرظین کے اسماء گرامی

ان ۸۱ مقرظین کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ اس فہرست میں ابتدائی ۵۹ نام ان علماء کے ہیں، جن کی تقاریظ کے مکمل عربی متن و مکمل اردو تراجم دولۃ مکیہ کے مذکورہ بالا تین مختلف ایڈیشنز پر اسی ترتیب سے مطبوع ہیں، جیسے یہاں نام درج ہیں اور ۶۰ نمبر کی تقریظ کا فقط مکمل اردو ترجمہ مطبوع اور اس کے عربی متن کا مخطوط محفوظ ہے۔ پھر نمبر ۶۱ سے ۷۳ تک ان مقرظین کے نام ہیں، جن کی تقاریظ کا مختصر اردو ترجمہ مطبوع ہے جب کہ عربی متن طبع نہیں ہو سکا اور ان کے مخطوطات محفوظ ہیں۔ بعد ازاں نمبر ۷۴ سے ۷۹ تک کی تقاریظ کا نہ تو عربی متن اور نہ ہی اردو ترجمہ شائع ہوا جب کہ ان کے مخطوطات محفوظ ہیں۔ آخر میں ان دو مقرظین کے نام ہیں کہ جن کی تقاریظ کے بارے میں کوئی خبر نہیں۔

اور جملہ مقرظین میں سے جن کے سنین وفات دستیاب ہیں، ان کا عیسوی سن وفات ہر نام کے آخر میں دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو سہولت میسر رہے۔

نمبر شمار	نام	سن وفات
1	شیخ اسمٰعیل بن خلیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۱۱ء
2	شیخ محمد سعید بن محمد سالم بابصیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۱۲ء

3 شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۹ء

4 شیخ محمد عابد بن حسین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۳ء

5 شیخ عبداللہ بن علی بن محمد حمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۸ء

6 شیخ محمد صالح بن صدیق کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۴ء

7 شیخ احمد بن عبداللہ ابوالخیر مرداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۶ء

8 شیخ محمد علی بن صدیق کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۷ء

9 شیخ عبداللہ بن صادق دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۱ء

10 شیخ عمر بن ابوبکر باجنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۵ء

11 شیخ محمد صالح بن محمد بافضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۴ء

12 شیخ محمد مرزوقی ابوحسین بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۶ء

13 شیخ محمد علی بن حسین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۸ء

14 شیخ محمد جمال بن محمد امیر بن حسین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۰ء

15 شیخ اسعد بن احمد دھان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۹ء

16 شیخ عبدالرحمٰن بن احمد دھان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۸ء

17 شیخ محمد بن یوسف خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

18 شیخ محمد بن واسع ادریسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

19 شیخ محمد مختار بن عطارد جاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۰ء

20 شیخ احمد بن احمد الجزائری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

21 شیخ عثمان بن عبدالسلام داغستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۰۷ء

22 شیخ محمد تاج الدین بن مصطفیٰ الیاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

23 شیخ سید حسین بن عبدالقادر طرابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

24 شیخ حمدان ونسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

25 شیخ علوی بن احمد بافقیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

26 شیخ عبداللہ بن محمود صوفان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۲ء

27 شیخ محمد عبدالباری بن محمد امین رضوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۰ء

28 شیخ عباس بن محمد امین رضوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۸ء

29 شیخ محمد سعید بن محمد ادریسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

30 مولانا احمد علی بن بشیر الدین رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

31 شیخ علی بن احمد مھصار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

32 شیخ احمد بن محمد اسعد گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

33 مولانا غلام محمد برہان الدین بن نور الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

34 شیخ عبدالقادر بن محمد ابن سودہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۶۹ء

35 شیخ محمد عبدالوہاب بن محمد یوسف ارزنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

36 شیخ عطیہ محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

37 شیخ مصطفیٰ بن تارزی عزوز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

38 شیخ احمد بن محمد بن محمد خیر ستاری عباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

39 مولانا محمد عبدالحق بن شاہ محمد الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۵ء

40 شیخ موسیٰ بن علی شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

41 شیخ محمد یعقوب بن رجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

42 شیخ یٰسین بن احمد خیاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۵ء

43 شیخ محمد یٰسین بن سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

44 شیخ عبدالرحمٰن دویدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

45	شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۳۲ء
46	شیخ حسین بن محمد علی بن علی حبشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
47	مولانا محمود بن صبغۃ اللہ مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
48	شیخ محمد سعید بن عبدالقادر نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۲۰ء
49	شیخ محمد توفیق بن محمد ایوبی انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۳۲ء
50	شیخ علی بن علی رحمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
51	شیخ عبدالحمید بن محمد ادیب عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۱۷ء
52	شیخ محمد یحییٰ بن احمد زقیقا مکتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۵۸ء
53	شیخ عبدالوہاب نائب بن عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۲۶ء
54	شیخ یوسف بن محمد نجیب عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۵۱ء
55	مولانا سید محمد عثمان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
56	شیخ محمد امین بن محمد سوید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۳۶ء
57	شیخ ابراہیم بن عبدالمعطی سقار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
58	شیخ عبدالرحمٰن بن احمد خلف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
59	شیخ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
60	مولانا ہدایت اللہ بن محمود سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
61	شیخ محمد یحییٰ بن رشید قلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۲۲ء
62	شیخ عمر بن مصطفیٰ عیطہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۳۱ء
63	شیخ عبدالقادر بن ابی الفرج الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۳۲ء
64	شیخ عبدالکریم بن تارزی عزوز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	

65 شیخ محمود بن علی بن عبد الرحمن شویل ۱۹۵۳ء

66 شیخ محمد بن احمد رمضان شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

67 شیخ محمد بن علی حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۷ء

68 شیخ محمد امین بن محمد بن خلیل سکر حلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۶ء

69 شیخ محمود بن رشید عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۴۴ء

70 شیخ محمد تاج الدین بن محمد بدر الدین حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۴۳ء

71 شیخ محمد عطاء اللہ بن ابراہیم کسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۸ء

72 شیخ محمد بن قاسم المعروف بہ محمد قاسمی حلاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۸ء

73 شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۹ء

74 شیخ حسن بن مصطفیٰ اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۳ء

75 شیخ محمد بن ادریس قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۱ء

76 شیخ محمد حبیب اللہ بن عبد اللہ مایابی شنقیطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۴۴ء

77 شیخ محمد زاہد بن عمر زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۰ء

78 شیخ محمد عارف بن محی الدین منحملجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۱۶ء

79 شیخ مختار بن احمد مؤید عظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۱ء

80 مولانا احمد بن محمد ضیاء الدین بنگالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

81 شیخ محمد بن جعفر بن ادریس کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۶ء

مقرظین کی اہمیت

دولۃ مکیہ کے ۸۱ مقرظین کی بنیادی اہمیت تو یہ ہے کہ سب اپنے دور کی اسلامی دنیا کے جید علماء دین تھے اور ان کا تعلق مذاہب اربعہ سے تھا، پھر یہ کہ مختلف علمی اوصاف سے متصف تھے۔ مثلاً مفسر، محدث، مسند، فقیہ، اصولی، صوفی، مرشد السالکین، شیخ الدلائل، مبلغین اسلام،

اسلامی دنیا کی اہم مساجد کے امام وخطیب ومدرس، مصنف، نحوی، لغوی، ادیب وشاعر، صحافی، اسلامی مدارس کے بانی وسرپرست، قاری، خطاط، فلکی، مؤرخ اور نقاد وغیرہ۔ مزید یہ کہ ان میں سے اکثر مختلف اعلیٰ سرکاری مناصب پر متمکن رہے، مثلاً صدر مملکت، وزیر اعظم، نائب وزیر تعلیم، چیف جسٹس، جسٹس، قاضی، شیخ العلماء، شیخ الخطباء والائمہ، مفتی اعظم، مفتی احناف، مفتی مالکیہ، مفتی شافعیہ، مفتی حنابلہ، مسجد حرم کی ومسجد نبوی کے امام وخطیب ومدرس، شیخ السادۃ، مجلس شوریٰ کے رکن اور اسلامی علوم کے پروفیسر وغیرہ۔

علاوہ ازیں یہ آج کی اسلامی دنیا کے متعدد ممالک کے باشندے تھے، جن کے نام یہ ہیں، الجزائر، انڈونیشیا، پاکستان، تیونس، سعودی عرب، شام، عراق، فلسطین، مراکش، مصر، موریتانیہ، ہندوستان اور یمن۔ ان معلومات کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دولۃ مکیہ پر قلم بند کردہ ان کی تقاریظ، مسئلہ علم النبی ﷺ پر اجماع امت کی علامت اور سواد اعظم کے مسلک کا واضح اظہار ہیں۔

مقرظین کے حالات

دولۃ مکیہ پر تقاریظ لکھنے والے یہ علماء کرام اپنے دور کے اکابر علماء عرب تھے۔ لہٰذا ان میں سے اکثر کے حالات وخدمات مختلف عربی رسائل وکتب میں درج ہیں، بلکہ ان میں سے چند کے حالات اردو میں بھی طبع ہو چکے ہیں۔ آئندہ سطور میں ان سب کا مختصر تعارف یک جا قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے، جس میں ترتیب اندراج وہی رکھی گئی ہے جیسے مقرظین کے اسماء گرامی گزشتہ سطور میں درج کیے گئے ہیں اور ہر مقرظ کے تعارف وحالات کے علاوہ متعلقہ حاشیہ میں ان اردو وعربی رسائل وکتب کی ممکنہ حد تک نشان دہی کر دی گئی کہ جہاں پر یا تو ان کے حالات کسی قدر تفصیل سے مذکور ہیں اور یا پھر ان سے متعلق کوئی اہم بات موجود ہے۔

آئندہ صفحات پر بعض مقرظین کا فقط نام کی حد تک ذکر کیا گیا ہے، کیوں کہ ان کے حالات پیش نظر کتب میں موجود نہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی ان سے متعلق حاشیہ میں ان رسائل وکتب کا حوالہ دے دیا گیا ہے جن میں ان مقرظین کا مختصر ذکر ملتا ہے۔

٭ شیخ سید اسماعیل بن خلیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(وفات ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، استنبول میں وفات پائی۔ حنفی عالم، مسجد حرم میں واقع مکتبہ حرم مکی کے نگران و مدیر اعلیٰ۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت میں متعدد مقامات پر آپ کی فاضل بریلوی سے ملاقاتوں کا ذکر ملتا ہے[۲۵۷] علاوہ ازیں دونوں کے درمیان مراسلت رہی۔ فاضل بریلوی کے نام آپ کے دو خطوط کا عربی متن[۲۵۸] نیز ان کے اردو تراجم[۲۵۹] مطبوع ہیں۔ آپ ۱۳۲۸ھ میں ملاقات کے لیے بریلی آئے[۲۶۰] قبل ازیں مکہ مکرمہ میں فاضل بریلوی سے خلافت پائی[۲۶۱] الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین اور فتاوی الحرمین کے مقرظ و مؤید۔

٭ شیخ محمد سعید بن محمد سالم بابُصَیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۱۲۴۵ھ۔۱۳۳۰ھ/۱۸۲۹ء۔۱۹۱۲ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ پہلے مسجد حرم میں مدرس ہوئے پھر عثمانی حکومت نے 'مفتی شافعیہ' نامی اہم منصب آپ کے سپرد کیا۔ بعد ازاں پورے مکہ مکرمہ میں مختلف سرکاری مناصب پر خدمات انجام دینے والے جملہ علماء کرام کے نگران منصب 'شیخ العلماء' پر آپ کو تعینات کیا گیا، جس پر اپنی وفات تک خدمات انجام دیں اور 'شیخ الاسلام' کے لقب سے جانے گئے۔ چند تصنیفات ہیں، ان میں رد وہابیت پر 'القول المجدی فی الرد علی عبد اللہ بن عبد الرحمن السندی' ہے، جو جکارتہ سے شائع ہوئی اور یہ ہندوستان کے غیر مقلد علامہ محمد بشیر سہسوانی (وفات ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) وغیرہ کی تصنیف 'صیانۃ الانسان' کے تعاقب میں لکھی گئی۔ دیگر تصانیف میں تصوف پر 'اسعاد الرفیق' مطبوعہ بولاق قاہرہ، 'رسالۃ فی اذکار الحج المأثورۃ و آداب السفر و الزیارۃ' مطبوعہ مکہ مکرمہ، 'رسالۃ فی البعث و النشور فی احوال الموتی و

القبور' مطبوعہ قاہرہ اور 'الدرۃ النقیہ فی فضائل ذریۃ خیر البریۃ' وغیرہ کتب ہیں۔[۲۶۲]

آپ نے دولۃ مکیہ کے علاوہ فاضل بریلوی کی مزید دو کتب 'حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین' اور 'فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین' پر نیز مولانا غلام دستگیر قصوری کی 'تقدیس الوکیل عن توھین الرشید و الخلیل' پر بھی تائیدی فتاوی و تقاریظ قلم بند کیں، جو ان کتب کے ساتھ مطبوع ہیں۔ بعض اردو تذکرہ نگاروں نے آپ کو فاضل بریلوی کے خلیفہ قرار دیا ہے[۲۶۳] لیکن یہ درست نہیں۔

✱ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۹۳ھ-۱۳۶۸ھ/۱۸۷۶-۱۹۴۹ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور اردن کے دارالحکومت عمان میں وفات پائی، وہیں کے شاہی قبرستان میں قبر واقع ہے۔ فاضل بریلوی وغیرہ متعدد اکابر علماء ہند نے آپ کے والد گرامی کی شاگردی اختیار کی۔ آپ نے جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی، پھر ہندوستان آئے اور حیدرآباد دکن وغیرہ شہروں کا دورہ کیا اور دارالخلافہ استنبول میں ڈیڑھ برس تک مقیم رہے۔ عثمانی عہد کے آخری ایام کے مکہ مکرمہ میں 'مفتی احناف' اور پھر ہاشمی عہد میں ملک کے چیف جسٹس رہے۔ سعودی انقلاب کے دوران اردن ہجرت کی، جہاں ملک کے وزیر اعظم بنائے گئے، جس دوران مسئلہ فلسطین پر توجہ دی۔ اور 'حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت' جس کا ذکر آگے آرہا ہے، اس پر آپ کی تقریظ سب سے اول درج ہے۔[۲۶۴]

۱۳۳۸ھ میں مولانا امجد علی اعظمی مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو آپ چیف جسٹس مملکت حجاز تھے، اس دوران مولانا اعظمی نے آپ کے دفتر پہنچ کر ملاقات کی۔[۲۶۵]

آپ کے بیٹے شیخ حسین سراج (ولادت ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۲ء) رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل رہے۔[۲۶۶]

✸ **شیخ محمد عابد بن حسین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۷۵ھ-۱۳۴۱ھ/۱۸۵۹ء-۱۹۲۳ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم نیز آپ کی رہائش گاہ بھی کسی بڑے مدرسہ سے کم نہ تھی۔ آپ کے والد 'مفتی مالکیہ' تھے، بعدازاں اس گھرانہ کے متعدد علماء مختلف اوقات میں اس منصب سے وابستہ رہے۔ چنانچہ آپ بھی عثمانی اور پھر ہاشمی عہد میں مفتی مالکیہ تعینات رہے۔ گورنر مکہ مکرمہ سید عون رفیق پاشا بن محمد حسنی (وفات ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) جو ۱۲۹۹ھ سے وفات تک گورنر رہے، مؤرخین نے رعایا پر ان کے ظلم وانتقام کا بطور خاص ذکر کیا ہے [۲۶۷] ۱۳۱۳ھ کو اعلاء کلمۃ الحق کی پاداش میں مذکور گورنر نے چند اکابر علماء کو مکہ مکرمہ سے نکل جانے کا حکم دیا، تب شیخ محمد عابد ان جلاوطن کیے گئے علماء میں سے ایک تھے، تا آں کہ آپ کئی برس بعد اس شہر مقدس میں واپس آئے۔ چند تصنیفات کے نام معلوم ہو سکے جو یہ ہیں، اپنے والد کی تصنیف 'توضیح المناسک' کی شرح 'ھدایۃ الناسک' مطبوعہ مکہ مکرمہ، 'القول الفصل فی تائید سنۃ السدل علی مذھب الامام مالک بن انس' مطبوعہ مکہ مکرمہ، فقہ مالکی پر 'اعذب المقال فی دلیل الارسال' مخطوطہ مخزونہ مکتبہ مکہ مکرمہ، تصوف پر 'رفع البدع و الفساد عن حدیقۃ الذکر و الاوراد'، مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، 'رسالۃ فی اثبات التوسل'۔ [۲۶۸]

مولانا امجد علی اعظمی نے مذکور سفر حجاز کے دوران مکہ مکرمہ میں آپ سے ملاقات کی [۲۶۹] 'الدولۃ المکیۃ' کے علاوہ 'حسام الحرمین' اور 'تقدیس الوکیل' کے مقرظ نیز فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔

✸ **شیخ عبداللہ بن علی بن محمد حُمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۹۰ھ-۱۳۴۶ھ/۱۸۷۳ء-۱۹۲۸ء)

خطہ نجد کے علاقہ قصیم کے مرکزی شہر عنیزہ میں پیدا ہوئے، پھر طویل عرصہ مکہ مکرمہ مقیم

رہے اور طائف میں وفات پائی۔ مسجد حرم میں امام و مدرس اور پھر 'مفتی حنابلہ' کے منصب پر تعینات رہے اور عثمانی حکومت کے خاتمہ پر مستعفی ہو گئے، پھر سعودی عہد میں آپ کو قاضی کا منصب پیش کیا گیا جسے آپ نے قبول نہیں کیا۔ آپ کی تصنیفات یہ ہیں، 'تحفة الناسک لاداء المناسک' مطبوعہ مکہ مکرمہ، 'شرح مختصر علی عقیدة السفارینی' مخطوط، 'الدر المنضد فی اسماء کتب مذهب الامام احمد' مطبوع، 'النعت الاکمل فی تراجم اصحاب الامام احمد بن حنبل'۔[۲۷۰]

۱۲۹۳ھ میں مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی حج و زیارت کے لیے گئے تو آپ کے دادا سے سند روایت و اجازت حاصل کی۔

✷ شیخ محمد صالح بن صدیق کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۶۳ھ-۱۳۳۲ھ/۱۸۴۷ء-۱۹۱۴ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ مسجد حرم کے امام و خطیب و مدرس، پھر ۱۲۹۷ھ کو جدہ شہر کے قاضی بنائے گئے لیکن دیدار کعبہ کا شوق غالب آیا تو دو برس بعد مستعفی ہو کر مکہ مکرمہ آ گئے، جہاں شہر کے نائب قاضی تعینات کر دیے گئے۔ آپ گورنر مکہ مکرمہ سید عبدالمطلب بن غالب حسنی (وفات ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء) جو ۱۲۹۹ھ تک مختلف اوقات میں تین بار اور کل آٹھ برس تک گورنر رہے[۲۷۱] ان کے مشیر و مقرب خاص تھے۔ آئندہ دنوں میں 'مفتی احناف' کا منصب جلیل آپ کے سپرد ہوا اور آخر عمر میں 'شیخ العلماء' بنائے گئے۔

آپ مسجد حرم میں فقہ حنفی کی عظیم کتاب 'الھدایة' کا درس دینے میں شہرت رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیفات کے نام یہ ہیں، 'القول المختصر المفید لاھل الانصاف فی بیان الدلیل لعمل اسقاط الصلوٰة و الصوم المشھور عند الاحناف' جو مکہ مکرمہ و لاہور سے شائع ہوئی اور اب خانقاہ نقشبندیہ، مرشد آباد پشاور کے سجادہ نشین حضرت خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان حفظہ اللہ تعالیٰ کی تحریک و خواہش پر مولانا سید محمد ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی

حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اردو ترجمہ کیا جو 'حیلۂ اسقاط کی شرعی حیثیت' کے نام سے عربی متن و ترجمہ کے ساتھ یکجا ۱۹۹۵ء میں مرشد آباد پشاور سے شائع ہوئی۔ اس پر مکہ مکرمہ کے پانچ اکابر علماء احناف کی تقاریظ درج ہیں۔ اور دیگر تصانیف میں زیارت روضۂ رسول اللہ ﷺ پر رفع الخصام بین صاحب الصارم و صاحب شفاء السقام 'مخطوط محفوظ مکتبہ مکہ مکرمہ، فقہ حنفی پر تبصرۃ الصبیان' اور سانحہ کربلا پر کتب ہیں۔ [۲۷۲]

شیخ صالح کمال کا دولۃ مکیہ کی تصنیف سے گہرے تعلق کا ذکر گزشتہ صفحات پر آچکا اور یہ بھی کہ آپ نے حسام الحرمین اور فتاوی الحرمین نیز تقدیس الوکیل پر تقاریظ لکھیں اور فاضل بریلوی سے مختلف اسلامی علوم میں اجازت و خلافت پائی۔

✸ شیخ احمد بن عبداللہ ابوالخیر مرداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۵۹ھ-۱۳۳۵ھ/۱۸۴۳ء-۱۹۱۶ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے وہیں پر وفات پائی۔ مسجد حرم میں امام وخطیب و مدرس رہے، نیز 'مفتی احناف' کے نائب رہے، جب کہ مفتی کا منصب بارہا آپ کو پیش کیا گیا لیکن آپ معذرت خواہ ہوئے۔ عثمانی حکومت نے مسجد حرم میں تعینات لاتعداد ائمہ وخطباء کی نگرانی اور ان کے امور کی دیکھ بھال کے لیے ایک سربراہ منصب 'شیخ الائمۃ و الخطباء' تشکیل دے رکھا تھا اور مرداد خاندان کے علماء تقریباً پونے دو صدیوں تک اس پر فائز رہے۔ شیخ عبدالرحمن مرداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۰۷ھ/۱۷۹۳ء تقریباً) اس خانوادہ کے اولین فرد ہیں جو ۱۱۶۵ھ/۱۷۵۲ء کو شیخ الائمۃ و الخطباء بنائے گئے۔ اور جب ۱۹۰۶ء میں فاضل بریلوی مکہ مکرمہ وارد ہوئے تو یہی شیخ احمد ابوالخیر مرداد اس عہدہ پر متمکن تھے [۲۷۳] بعدازاں آپ کے فرزند جلیل 'نشر النور' جیسی عظیم کتاب کے مصنف شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء) اس منصب سے وابستہ رہنے والے اس خاندان کے آخری فرد تھے۔ [۲۷۴]

شیخ احمد مرداد کے شاگردوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر کی جیسے اکابرین شامل ہیں۔

فاضل بریلوی نے انہی شیخ احمد مرداد کی خواہش پر دولۃ مکیہ میں علم غیب کی بحث کا اضافہ کیا، آپ نے دولۃ مکیہ کے علاوہ حسام الحرمین پر تقاریظ لکھیں، جب کہ مولانا عبدالاحد پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس موقع پر آپ سے سند روایت واجازت حاصل کی۔ مزید برآں حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت پر آپ کی تقریظ موجود ہے۔

✸ شیخ محمد علی بن صدیق کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۵۳ھ-۱۳۳۵ھ/۱۸۳۷ء-۱۹۱۷ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، اہم حنفی عالم، جدہ کی شرعی عدالت میں قاضی تعینات رہے۔ تواضع وقناعت پسندی میں مشہور، حسام الحرمین پر بھی آپ کی تقریظ موجود ہے۔[۲۷۵]

✸ شیخ سید عبداللہ بن صادق دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۹۱ھ-۱۳۶۰ھ/۱۸۷۴ء-۱۹۴۱ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، انڈونیشیا میں وفات پائی۔ حافظ قرآن مجید، ماہر فلکیات، امام مسجد حرم، شافعی عالم، سیاح، مبلغ اسلام، نہر زبیدہ مکہ مکرمہ کے نگران ادارہ کے سربراہ۔ آپ کے استاذ و چچا علامہ سید احمد ابن زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء) سے فاضل بریلوی وغیرہ اکابر علماء ہند نے اخذ کیا۔ شیخ عبداللہ دحلان نے انڈونیشیا، سری لنکا، سنگاپور اور ملائیشیا وغیرہ ممالک میں متعدد مدارس و مساجد کی بنیاد رکھی۔ آپ ۱۳۲۸ھ اور پھر تقریباً ۱۳۳۶ھ میں ہندوستان تشریف لائے۔ قبل ازیں مکہ مکرمہ میں فاضل بریلوی سے ملاقات واخذ کر چکے تھے اور ۲/رجادی الآخر ۱۳۲۸ھ کو بریلی پہنچے اور آپ سے اجازت وخلافت حاصل کر کے واپس ہوئے۔ بعض اردو تذکرہ نگاروں نے آپ کا سن وصال ۱۳۳۶ھ اور والد کا نام سید احمد عمر لکھا ہے[۲۷۶] جو درست نہیں۔ آپ کی تصنیفات یہ ہیں: اتحاف

الطلاب بفرائد قواعد الاعراب ' مطبوعہ بمبئی '، ارشاد ذوی الاحکام الی واجب القضاۃ و الحکام '، خلاصۃ التریاق من سموم الشقاق '، زبدۃ السیرۃ النبویۃ '، ' مفتاح القراۃ و دلیلہ ' ۔[۲۷۷]

آپ کے پوتا پروفیسر ڈاکٹر سید عبداللہ دحلان ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۵ء میں چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز جدہ کے جنرل سیکرٹری تھے۔

✷ شیخ عمر بن ابوبکر باجنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۴ھ-۱۳۵۴ھ/۱۸۵۷ء-۱۹۳۵ء)

جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت کے گاؤں الماء میں پیدا ہوئے، پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور وہیں پر وفات پائی۔ حافظ قرآن کریم، صوفیہ کے سلسلہ علویہ کے مرشد، معمر، مسجد حرم میں کتب حدیث وتفسیر وفقہ شافعی کے مدرس، ہاشمی عہد میں 'مفتی شافعیہ' کے منصب پر تعینات رہے۔ اہل بیت النبی ﷺ سے محبت میں شہرت پائی۔ مملکت ہاشمیہ حجاز کے بانی شاہ حسین بن علی کے محل میں آپ کا خصوصی خطاب ہوتا اور بادشاہ متعدد امور و معاملات میں آپ پر اعتماد کرتا۔[۲۷۸]

حسام الحرمین اور فتاوی الحرمین پر بھی آپ کی تقریظ و فتویٰ مطبوع ہیں۔

✷ شیخ محمد صالح بن محمد بافضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۷ھ-۱۳۳۳ھ/۱۸۶۰ء-۱۹۱۴ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ شافعی عالم، مسجد حرم میں تفسیر وغیرہ علوم کے مدرس، صاحب نشر النور نے آپ سے مختلف علوم کی متعدد کتب پڑھیں۔ آپ کی تصانیف میں سے چند کے نام یہ ہیں، فقہ شافعی پر علامہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی 'تحفۃ المحتاج لشرح المنھاج' پر چار جلدوں پر مشتمل حاشیہ، 'تحریم نوع من اللباس المسمی بالالاس' ۔[۲۷۹]

حسام الحرمین پر بھی تقریظ لکھی جو مطبوع ہے۔

✸ شیخ سید محمد مرزوقی ابو حسین بن عبد الرحمٰن حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۴ھ-۱۳۶۵ھ/۱۸۶۷ء-۱۹۴۶ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ حافظ قرآن کریم، حنفی عالم، مسجد حرم میں مدرس و نماز تراویح کے امام، عثمانی عہد میں مکہ مکرمہ کے نائب قاضی، نیز متعدد سرکاری و غیر سرکاری اعلیٰ مناصب پر تعینات رہے۔ ہاشمی عہد میں محکمہ تعلیم کے اعلیٰ ادارہ نیز خلافت کانفرنس کے رکن رہے۔ سعودی عہد میں مقامی عدالت کے صدر جج اور موتمر اسلامی کے رکن و دیگر اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔ بعد ازاں آپ کے بیٹے شیخ سید حمزہ مرزوقی ابو حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) سعودی مجلس شوریٰ کے رکن رہے، جب کہ آپ کے پوتا ڈاکٹر سید محمد بن حمزہ مرزوقی، سعودی وزیر تعلیم کے دفتر میں مشیر ہوئے۔ [۲۸۰]

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین پر تقریظ لکھی، نیز فاضل بریلوی سے خلافت پائی اور دیگر تحریروں میں آپ کا ذکر خیر کیا۔

✸ شیخ محمد علی بن حسین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۷ھ-۱۳۶۷ھ/۱۸۷۰ء-۱۹۴۸ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، طائف میں وفات پائی اور وہیں پر قبر بنی۔ مدرس مسجد حرم، دار العلوم دینیہ مکہ مکرمہ کے صدر مدرس، عثمانی و ہاشمی عہد میں 'مفتیٔ مالکیہ' رہے۔ عثمانی عہد میں ہی محکمہ انصاف کے ایک اہم شعبہ کے سربراہ وغیرہ مناصب جب کہ ہاشمی عہد میں عدالتی نظام کی اعلیٰ کمیٹی کے رکن رہے۔ علم نحو کے خصوصی ماہر تھے، اسی باعث امام النحویین کہلائے۔

چودہویں صدی ہجری کے علماء مکہ میں کثرت تصانیف میں آپ کا اسم گرامی سر فہرست ہے، ان کی تعداد ۶۵ سے زائد ہے، جن میں سے محض چند شائع ہوئیں۔ آپ کی چند تصانیف کے نام یہ ہیں، جسم ناپاک ہونے کی صورت میں قرآن مجید کو چھونا کے مسئلہ پر

'اظہار الحق المبین بتائید اجماع الائمة الاربعة علی تحریم مس و حمل القرآن لغیر المتطہرین' مطبوعہ ریاض، علم حدیث پر'رسالة فی حکم روایة السنة بالمعنی' ،میلاد وقیام کے جواز پر'الھدی التام فی موارد المولد النبوی و ما اعتید فیه من القیام' ،ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ پر'سعادة الدارین بنجاة الابوین' ،حج و زیارت وتبرکات کے موضوع پر'بوارق انواء الحج و فضائله و آدابه و ما فیه من حکم و اسرار و فضائل مکة و المدینة و ما جاء فی فضل زیارة النبی ﷺ و صاحبیه و اهل بیته و التبرک بالآثار' ،مقام مصطفیٰ ﷺ کے بیان پر'ضیاء الاحلاک بحدیث لولاک لما خلقت الافلاک' ،تقلید کے بارے میں'الصارم المبید لمنکر حکمة التقلید' ،مدعی اجتہاد شیخ محمد بن علی شوکانی (وفات ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء) کے تعاقب میں'المقصد السدید فی بیان خطأ الشوکانی فیما افتتح به رسالته القول المفید' ،فقہ مالکی پر'ایضاح المناسک علی مذهب الامام مالک' ، جوتوں سمیت نماز پڑھنے کے عدم جواز پر'فتح المتعال فی بیان ضعف القول بسنیة الصلاة بالنعال' ،تصوف کے موضوعات پر'عین الحقیقة فی بیان المقصود بالطریقة' اور'طوالع الاسرار العطائیة' ،اوراد ووظائف پر مشتمل'الورد العلوی' ،رد قادیانیت پر 'القواطع البرهانیة فی بیان افک غلام احمد و اتباعه القادیانیة' ،ولادت مصطفیٰ ﷺ کے مقام پر حکومت سعودی عرب کے قائم کردہ کتب خانہ'مکتبه مکه مکرمه' میں آپ کی تینتیس تصانیف کے مخطوطات محفوظ ہیں اور اس کا ایک ہال آپ کے نام سے منسوب ہے۔

آپ کی اسانید وحالات پر آپ کے اہم شاگرد وصاحب تصانیف کثیرہ شیخ محمد یاسین بن عیسیٰ فادانی مکی شافعی نے کتاب'المسلک الجلی فی اسانید فضیلة الشیخ محمد علی' تصنیف کی جو مطبوع ہے۔[۲۸۱]

الدولة المکیة کے علاوہ حسام الحرمین کے مقرظ، نیز فاضل بریلوی سے خلافت

پائی اور آپ کی مدح میں چھپن اشعار موزوں کیے جو حسام الحرمین میں مطبوع ہیں۔

✸ شیخ محمد جمال بن محمد امیر بن حسین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۵ھ-۱۳۴۹ھ/۱۸۶۸ء-۱۹۳۰ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، محکمہ تعلیم کی مجلس منتظمہ کے رکن، محکمہ انصاف میں ایک شعبہ کے صدر رہے۔ آپ نے علم نحو پر کتاب 'الثمرات الجنیۃ فی الاسئلۃ النحویۃ' ۱۳۴۹ھ میں تصنیف کی، جو آج تک بعض دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ ان دنوں کراچی سے اس کے دو الگ ایڈیشن شائع ہو کر دستیاب ہیں۔ آپ کے دادا اور پھر تین چچا مختلف اوقات میں 'مفتی مالکیہ' تعینات رہے۔ [۲۸۲]

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین کے مقرظ نیز فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔

✸ شیخ اسعد بن احمد دھان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۰ھ-۱۳۳۸ھ/۱۸۶۳ء-۱۹۱۹ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، اہم حنفی عالم، مکہ مکرمہ کی اعلیٰ عدالت کے جج و دیگر مناصب عالیہ پر خدمات انجام دیں[۲۸۳] 'حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت' پر آپ کی تقریظ موجود ہے۔

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین کے مقرظ و فاضل بریلوی کے خلیفہ۔

✸ شیخ عبدالرحمٰن بن احمد دھان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۳ھ-۱۳۳۷ھ/۱۸۶۶ء-۱۹۱۸ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ حافظ قرآن مجید، مسجد حرم میں نماز تراویح کے امام و تفسیر و حدیث وغیرہ علوم کے مدرس، مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں مدرس درجہ اول، استاذ العلماء، فقہ حنفی کے خصوصی ماہر۔ [۲۸۴]

شیعہ فرقہ کے اعمال و افعال، تعزیہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سینہ کوبی وغیرہ

کے بارے میں مدرسہ صولتیہ کے چھ علماء نے پانچ سوالات کے جواب میں مشترکہ فتویٰ جاری کیا، جس میں ان اعمال کو ناجائز، بدعت، حرام قرار دیا اور خلفاء اربعہ سے محبت کرنا، اہل سنت و جماعت کے عقائد و خصوصیات میں سے بتایا۔ یہ فتویٰ سوال و جواب کے عربی متن وار دو ترجمے کے ساتھ 'شمس الاسلام' میں شائع ہوا تھا، جس میں فتویٰ جاری کرنے والے علماء مکہ معظمہ میں شیخ عبدالرحمن دھان کا نام سب سے اول درج ہے۔ [۲۸۵]

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین پر بھی تقریظ لکھی، نیز فاضل بریلوی سے اجازت و خلافت پائی۔

✸ **شیخ محمد بن یوسف خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں زندہ)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور انڈونیشیا میں وفات پائی۔ مدرسہ خیاط مکہ مکرمہ کے بانی، شافعی عالم، ماہر فلکیات، ادیب و شاعر، انڈونیشیا میں تدریسی و تبلیغی خدمات ہیں۔ تصنیفات یہ ہیں، 'ثمرۃ العلم بأم القریٰ' مطبوعہ مکہ مکرمہ، علم فلکیات پر پہلے 'الباکورۃ الجنیۃ فی عمل الآلۃ الجیبیۃ' کے نام سے منظوم کتاب لکھی، جس کا مخطوط ریاض یونی ورسٹی میں ہے، پھر خود ہی اس کی شرح 'لآلی الطل الندیۃ علی الباکورۃ الجنیۃ' لکھی، جو مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی اور مدرسہ صولتیہ کے نصاب میں شامل کی گئی۔ [۲۸۶]

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین و فتاوی الحرمین کے مقرظ و مؤید۔

✸ **شیخ سید محمد بن واسع حسینی ادریسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

✸ **شیخ محمد مختار بن عطارد جاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۷۸ھ-۱۳۴۹ھ/۱۸۶۲ء-۱۹۳۰ء)

انڈونیشیا میں پیدا ہوئے، پھر ۱۳۲۱ھ کو مکہ مکرمہ ہجرت کی، وہیں پر وفات پائی۔ عارف باللہ، مسند، شافعی عالم، ماہر فلکیات، مدرس مسجد حرام، آپ کا گھر بھی مدرسہ کی حیثیت رکھتا تھا۔

عرب وعجم کے اکابرین نے آپ سے اخذ کیا۔ چند تصنیفات کے نام یہ ہیں، علم روایت حدیث واسانید پر اتحاف السادۃ المحدثین بمسلسلات الاحادیث الاربعین، جمع الشوارد من مرویات ابن عطارد، الموارد فی شیوخ ابن عطارد، فلکیات پر تقریب المقصد فی العمل بالربع المجیب، وسیلۃ الطلاب۔ [۲۸۷]

آپ ۱۳۳۰ھ میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو وہیں پر الدولۃ المکیۃ پر تقریظ لکھی۔

✸ شیخ سید احمد بن احمد الجزائری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں زندہ)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، شیخ سید عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسل میں سے نیز انہی کے سلسلہ طریقت سے وابستہ، مفتی مالکیہ مدینہ منورہ۔ شیخ محمود عطار دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قول گنگوہی وانبیٹھوی کے رد میں استحباب القیام لکھی تو آپ نے اس پر تقریظ قلم بند کی [۲۸۸] جو اس کے استنبول ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۹۵ء پر موجود ہے۔

فاضل بریلوی سے آپ کی ملاقات کا ذکر ملفوظات میں ملتا ہے [۲۸۹] اسی دوران آپ نے حسام الحرمین پر تقریظ لکھی، جو مطبوع ہے اور ۱۳۲۹ھ میں آپ نے دولۃ مکیہ کے مندرجات پر چند سطور کی تصدیق لکھ کر اسے مہر سے مزین کیا [۲۹۰] ان دنوں آپ فتویٰ نویسی کرتے تھے مگر حکومت سے کچھ تعلق نہ تھا۔ بعد ازاں آپ مستقل مفتی مالکیہ از طرف حکومت ہو گئے، سرکار سے معاش معقول بھی مقرر ہو گئی اور حکام میں شمار ہوئے، تب آپ نے ۱۳۳۰ھ میں دولۃ مکیہ پر مفصل تقریظ لکھی [۲۹۱] آپ کی تصدیق اور تقریظ دونوں اس کتاب پر الگ الگ صفحات پر مطبوع ہیں۔

✸ شیخ عثمان بن عبدالسلام داغستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۶۹ھ-۱۳۲۵ھ/۱۸۵۳ء-۱۹۰۷ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ اس مقدس شہر میں آباد احناف کے

ایک ایسے گھرانہ کے اہم فرد جو دو صدیوں تک وہاں کی علمی دنیا میں نمایاں رہا۔ آپ کے جد اعلیٰ محدث وفقیہ، صاحب تصانیف شیخ عبدالسلام بن محمد امین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۰۲ھ/ ۱۷۸۸ء) داغستان کے مقام شروان سے ہجرت کر کے ۱۱۴۰ھ کو مدینہ منورہ آئے۔ شیخ عثمان نے مولانا عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی وغیرہ سے تعلیم پائی۔ مسجد نبوی میں مدرس و امام و خطیب، ادیب و نعت گو شاعر، نیز ۱۳۰۳ھ سے ۱۳۱۹ھ تک 'مفتی احناف' تعینات رہے۔ آپ کی تصنیفات یہ ہیں:

'مجموعہ فتاویٰ' دو جلد، 'سر الحروف' 'شرح مسند الامام احمد بن حنبل'

نیز اپنے اجداد کی تصانیف کو مرتب کیا، ان سب کے مخطوطات مدینہ منورہ میں آپ کی نسل کے پاس محفوظ ہیں۔ آپ کے فرزند شیخ محمد بن عثمان داغستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی علماء میں سے ہوئے۔ [۲۹۲]

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین وفتاوی الحرمین نیز تقدیس الوکیل کے مقرظ۔

✸ شیخ محمد تاج الدین بن مصطفیٰ الیاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء سے قبل وہیں پر وفات پائی [۲۹۳] مفتی احناف تعینات رہے، مولانا شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی کے شاگرد ہیں [۲۹۴] ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء کو علی پاشا مر محسنین مدینہ منورہ کے گورنر بنائے گئے [۲۹۵] جنھوں نے شہریوں سے حقارت اور توہین و تذلیل کا رویہ اختیار کیا تو بغاوت کا جذبہ پھوٹ پڑا، جس نے بڑے مسلح تصادم و فتنہ کی صورت اختیار کر لی۔ اس موقع پر شیخ تاج الدین الیاس نے فریقین کے درمیان مصالحت کی بھرپور کوشش کی [۲۹۶] ملفوظات اعلیٰ حضرت میں آپ کا ذکر ملتا ہے [۲۹۷] الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین کے مقرظ۔

٭ شیخ سید حسین بن عبد القادر طرابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

معلوم رہے کہ چودھویں صدی ہجری کے ابتدائی عشروں میں مدینہ منورہ میں عبد القادر طرابلسی نام کے دو اہم علماء ہوئے۔ ایک شیخ سید عبد القادر ادہمی حسینی طرابلسی اور دوسرے شیخ عبد القادر بن توفیق شلبی طرابلسی رحمہما اللہ تعالیٰ اور دونوں ہی طرابلس کے باشندہ، حنفی المذہب، صاحب تصانیف اور ادیب وشاعر تھے اور ان میں تمیز کے لیے پہلے شیخ سید عبد القادر طرابلسی کبیر جب کہ دوسرے شیخ عبد القادر طرابلسی صغیر کہلائے۔

ان میں سے آخر الذکر کی فاضل بریلوی سے ملاقات ہوئی، حسام الحرمین پر تقریظ مطبوع ہے، یہی علامہ سید احمد برزنجی کے مقرب تھے اور گزشتہ صفحات پر ان کا تعارف آچکا۔

جب کہ اول الذکر یعنی شیخ عبد القادر طرابلسی کبیر نے ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ روضۂ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے، متعدد تصانیف ہیں، جن میں سے چند بمبئی سے شائع ہوئیں۔ آپ کی فاضل بریلوی سے ملاقات نہیں ہوئی کیوں کہ آپ فاضل بریلوی کی دوسری بار مدینہ منورہ حاضری سے سات برس قبل وفات پا چکے تھے[۲۹۸] آپ کے چار فرزندان کے نام معلوم ہو سکے، جو یہ ہیں: سید حسین، سید ابراہیم، سید محمد، سید احمد خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ان میں سے آخر الذکر کا تعارف گزشتہ صفحات پر آچکا اور یہ بھی کہ اول الذکر تینوں بھائی مختلف اوقات میں بریلی آئے۔

شیخ سید عبد القادر طرابلسی کبیر کے فرزند سید حسین مدنی، مسجد نبوی میں مدرس تھے اور علوم جفر وفلکیات سے اپنے والد کی طرح گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ آپ نے دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی، بعد ازاں بریلی حاضر ہوئے اور مذکورہ علوم میں فاضل بریلوی کی شاگردی اختیار کی، نیز آپ سے اجازت وخلافت پائی۔ اسی موقع پر فاضل بریلوی نے آپ کے لیے عربی کتاب 'اطائب الاکسیر فی علم التکسیر' تصنیف کی[۲۹۹] آپ کے بارے میں فاضل بریلوی کا قول یہ ہے:

''سید حسین مدنی صاحب سا کوئی سیر چشم و بے طمع عربی میں نے ان عرب سے آنے والوں میں نہ دیکھا۔ان کی خوبیاں دل پر نقش ہیں''---[۳۰۰]

✸ شیخ حمدان ونیسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں زندہ)

الجزائر کے شہر قسطینہ کے باشندہ پھر ۱۹۰۸ء میں مدینہ منورہ ہجرت کی اور وہیں پہ وفات پائی۔ مدرس مسجد نبوی، الجزائر میں اسلامی اقتدار کی حفاظت اور فرانسی استعمار سے ملک کی آزادی کے لیے فعال رہے۔آپ کے شاگردوں میں تحریک آزادی الجزائر کے مشہور رہنما و جمعیت علماء المسلمین الجزائر کے صدر شیخ عبدالحمید بن محمد بادیس (وفات ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) جیسے مشاہیر شامل ہیں۔[۳۰۱]

✸ علامہ سید علوی بن احمد بافقیہ حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں زندہ)

مدینہ منورہ میں آباد سادات خاندان سے متعلق جملہ امور کے نگران سرکاری منصب 'شیخ السادۃ' پر تعینات رہے۔علاوہ ازیں شیخ سید احمد برزنجی کے بعد 'مفتی شافعیہ' بنائے گئے۔آپ علماء مدینہ منورہ کی مجلس منعقد کر کے اس میں علامہ خلیل احمد انبیٹھوی کی متنازع تحریروں پر غور و بحث کے بعد ان کے رد میں مستقل کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔[۳۰۲]

✸ شیخ عبداللہ بن عودہ صوفان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۴۶ھ-۱۳۳۱ھ/۱۸۳۰ء-۱۹۱۲ء)

فلسطین کے شہر نابلس کے قریب گاؤں کفر قدوم میں پیدا ہوئے اور وہیں پر سجدہ کی حالت میں وفات پائی۔آپ نے دمشق میں تعلیم پائی پھر ۱۳۱۸ھ کو مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور وہاں کئی برس قیام کیا۔فقیہ حنبلی، محدث، معمر، سیاح، عارف باللہ، متعدد تصانیف میں سے چند یہ ہیں،'الرحلۃ الحجازیۃ و الریاض الانسیۃ فی الحوادث و المسائل

العلمية' مطبوعہ ۱۳۲۳ھ، 'المنهج الاحمد فی درء المثالب التی تنمی لمذهب الامام احمد' مخطوط مخزونہ مکتبہ مکہ مکرمہ غالباً بخط مصنف۔ [۳۰۳]

✵ **شیخ سید محمد عبدالباری بن محمد امین رضوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۹۵ھ-۱۳۵۸ھ/ ۱۸۷۸ء-۱۹۴۰ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور پہلی جنگ عظیم کے دوران ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء میں مکہ مکرمہ ہجرت کی تا آں کہ وہیں پر وفات پائی۔ حافظ قرآن کریم، شافعی عالم، مدرس مسجد نبوی، شیخ الدلائل۔ آپ تین بار ۱۳۲۷ھ، ۱۳۳۰ھ اور ۱۳۳۶ھ میں ہندوستان آئے۔ سعودی حکومت نے آپ کو قاضی کا منصب پیش کیا لیکن آپ نے قبول نہیں کیا۔ آپ کے تین فرزندان سید محمد علی، سید عبدالقادر اور سید عبدالجلیل نے مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ میں تعلیم پائی پھر تجارت کا پیشہ اپنایا۔ [۳۰۴]

✵ **شیخ سید عباس بن محمد امین رضوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۹۳ھ-۱۳۴۶ھ/ ۱۸۷۷ء-۱۹۲۸ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ مدرس مسجد نبوی، شیخ الدلائل، شاعر، شافعی عالم، علم حدیث کے ماہر، تصنیفات یہ ہیں، علم مصطلحات حدیث پر 'فتح البر لشرح بلوغ الوطر' مطبوعہ قاہرہ، علم روایت پر 'اعلام الناس باسانید السید عباس' اور 'نیل الهداية الی فهم اتمام الرواية لقراء النقاية' مخطوط ریاض یونی ورسٹی، 'واسطة العقد الفريد المنظوم مما تناثر من فرائد الاسانيد' مطبوعہ قاہرہ، علم اصول فقہ پر 'عمدة الطلاب' منظوم، نیز اس کی شرح 'نخبة فتح المنعم الوهاب لشرح عمدة الطلاب' مطبوعہ مدینہ منورہ، علم فرائض پر 'كفاية الطلاب' منظوم اور اس کی شرح 'ارشاد الاحباب الی اسرار كفاية الطلاب' مطبوعہ قاہرہ، عروض کے موضوع پر 'اتحاف الاخوان بشرح قصيده الصبان' مطبوعہ قاہرہ، انساب کے بارے میں 'فتح رب الارباب بما

العمل فی لب الالباب' مطبوع، مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع میں واقع گنبد سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے اندر مدفون شخصیات کے حالات پر 'فرائد العقود الدریۃ'۔[۳۰۵]

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین کے مقرظ۔

✵ شیخ سید محمد سعید بن محمد ادریسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں زندہ)

مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل، مراکشی الاصل، صوفیہ کے سلسلہ قادریہ سے وابستہ، مدرس۔ 'طیبۃ و ذکریات الاحبۃ' کے مصنف کے دادا کے بھائی شیخ احمد بن محمد مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۶۸ھ/۱۹۳۹ء) آپ کے اہم شاگردوں میں سے ہیں[۳۰۶] آپ نے پہلے ۱۳۲۹ھ میں دولۃ مکیہ ملاحظہ فرما کر اس پر تصدیقی مہر ثبت کی[۳۰۷] پھر مکہ مکرمہ سے شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی نے آپ کو بذریعہ خط اس پر مفصل تقریظ لکھنے کو کہا[۳۰۸] لیکن آپ شیخ سید احمد برزنجی وغیرہ مخالفین کے ڈر سے تقریظ لکھنے سے متردد ہوئے[۳۰۹] بالآخر قلم بند کی۔ آپ کی تصدیق و تقریظ دونوں مطبوع ہیں۔

✵ مولانا سید احمد علی بن بشیر الدین رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں زندہ)

آپ ۱۳۲۰ھ کے لگ بھگ ہندوستان سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا بسے، نسب اور سلسلۂ طریقت دونوں طرح سے قادری تھے، آپ کے اکثر عزیز و اقارب شہر شاہ جہان پور نزد دہلی کے محلہ جھنڈہ میں رہتے تھے[۳۱۰] دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی عربی تصنیف 'رسالۃ فی الاشراف الکیلانیین الحمویین القاطنین بالھند' کا قلمی نسخہ موجود ہے، جس کے بارے میں خیال ہے کہ یہ بخط مصنف ہے۔ اس میں آپ نے شاہ جہاں آباد میں موجود گیلانی سادات کے حالات و کرامات و مناقب درج کیے ہیں[۳۱۱] اور مکتبہ شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ میں آپ کی تالیف 'مختصر مسلسلات ابن عقیلۃ' کا مخطوط

محفوظ ہے، جو خود آپ کا قلم بند کردہ ہے۔ [۳۱۲]

نیز آپ نے شاہ اسمٰعیل دہلوی کی 'تقویۃ الایمان' اور علامہ اشرف علی تھانوی (وفات ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) کی 'حفظ الایمان' کے علاوہ 'براہین قاطعہ' کی متنازع عبارات کا عربی ترجمہ کر کے ان کے تعاقب میں مستقل کتاب تصنیف کی۔ [۳۱۳]

✸ **شیخ سید علی بن احمد ظہار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

مدینہ منورہ مسجد نبوی میں مدرس، شافعی عالم، آپ کا خاندان جنوبی یمن کے علاقہ حضر موت میں آباد حسینی سادات کے اہم گھرانوں میں سے ہے۔

✸ **شیخ سید احمد بن محمد اسعد گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

۱۳۳۱ھ میں زندہ اور دارالخلافہ استنبول میں مقیم تھے [۳۱۴] ملک شام کے شہر حماہ کے جید عالم و قادری مرشد، مولانا احمد علی رامپوری سے ملاقات و مراسلت تھی، جنھوں نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

"من علماء الشام السید الشریف و الحسیب النسیب سیدنا مولانا السید احمد آفندی الحموی الکیلانی دام فضله ابن السید الشریف اسعد آفندی بن السید الشریف نعمان آفندی بن السید الشریف عبد الرزاق شیخ السادۃ الاشراف فی حماۃ الشام"---[۳۱۵]

آپ نے قول گنگوہی کے رد میں فتویٰ جاری کیا جو ۱۹۹۵ء میں استنبول سے شائع ہوا۔ مدینہ منورہ قیام کے دوران دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی۔

✸ **مولانا سید غلام محمد برھان الدین بن نور الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

حیدر آباد دکن کے عالم جلیل، قادری سلسلہ سے وابستہ، عربی میں دو تصانیف کے نام یہ ہیں، 'العروۃ الوثقی فی الدین و العقبیٰ' مطبوعہ حیدر آباد دکن۔ ۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو بعض احباب کی تحریک پر میلاد و قیام کے اثبات پر 'الوسیلۃ العظمی فی

الدارین الی من له شفاعة الکبری فی الکونین' وہیں تصنیف کی، جس میں قول گنگوہی کا بھرپور رد کیا، یہ کتاب حیدرآباد اور پھر استنبول سے شائع ہوئی۔[۳۱۶]

مدینہ منورہ قیام کے دوران ہی شیخ محمود عطار دمشقی کے رسالہ استحباب القیام پر تقریظ لکھی[۳۱۷] جو اس کے استنبول ایڈیشن، مطبوعہ ۱۹۹۵ء پر موجود ہے۔

✸ شیخ سید عبدالقادر بن محمد ابن سودہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۰۱ھ-۱۳۸۹ھ/۱۸۸۴ء-۱۹۶۹ء)

مراکش کے شہر فاس کے مالکی عالم، محدث، مدرس، سیاح، معمر، شاعر، قرویین یونی ورسٹی فاس میں فقہ وحدیث وغیرہ علوم کے استاذ، شاہی مسجد سلطان محمد پنجم کے خطیب، نظم ونثر میں دس سے زائد تصنیفات میں سے بعض کے نام یہ ہیں، توحید وفقہ پر 'النصیحة الکافیة لجمیع اخواننا المسلمین' مطبوعہ فاس، روایت حدیث وغیرہ علوم پر 'نفع العباد فی نظم الروایة و الاسناد' مطبوعہ فاس، سفرنامہ حجاز مقدس وغیرہ مقامات 'الرحلة الکبریٰ فی اخبار هذا العالم برا و بحرا' جلد اوّل، مطبوعہ فاس، جشن میلاد النبی ﷺ پر 'الفیوضات الوهبیة فی مولد خیر البریة' مطبوعہ فاس۔ آپ نے سینیگال، فرانس، تیونس، لیبیا، الجزائر، مصر کے دورے کیے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران ۱۳۳۳ھ/1915ء میں استعماری حکومت کے مؤقف کی مخالفت کی پاداش میں قید کیے گئے۔ صاحب 'سل النصال' کے والد ماجد۔[۳۱۸]

۱۳۲۸ھ میں حج وزیارت کے لیے گئے تو ۱۳۲۹ھ کو مدینہ منورہ میں دولة مکیہ پر تقریظ لکھی، پیش نظر معلومات کے مطابق آپ نے مقرظین میں سب سے آخر میں وفات پائی۔

✸ شیخ سید محمد عبدالوہاب بن محمد یوسف ارزنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں زندہ)

ترکی الاصل، مدرس مسجد نبوی مدینہ منورہ، حنفی عالم، صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ

سے وابستہ۔ آپ نے مذکورہ بالا مقدمات کے دوران صلح کے عمل کو آگے بڑھایا۔[۳۱۹]

✸ شیخ عطیہ محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدرس مسجد نبوی۔

✸ شیخ سید مصطفیٰ بن تارزی عزوز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تیونس کے مالکی عالم جو وطن سے مدینہ منورہ ہجرت کر آئے۔ ۱۳۳۰ھ میں مولانا سید احمد علی رامپوری و مولانا محمد کریم اللہ پنجابی نے آپ سے تقریظ حاصل کر کے اس کے ساتھ مشترکہ خط لکھ کر اسے فاضل بریلوی کو ارسال کیا، جس میں آپ کے بارے میں یوں لکھا:

"مولانا سید مصطفیٰ صاحب مغربی تونسی مہاجر مدینہ طیبہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفا دام مجدہ و فضلہ...... اچھے دین دار، عابد، زاہد، تارک دنیا، متقی شخص ہیں...... انھوں نے رسالہ شریف دولۃ مکیہ کی بہت ہی قدر کی ہے اور مطالعہ کو باعث سعادت جانا اور فخر کرتے ہیں اور ہم لوگوں کا شکر کرتے ہیں اور بہت ممنون و احسان مند ہیں"۔---[۳۲۰]

معلوم رہے کہ شیخ مصطفیٰ عزوز کے چچازاد بھائی کے فرزند و تیونس کے مشہور مالکی عالم، صاحب تصانیف کثیرہ، مفتی قاضی سید محمد مکی عزوز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء) کی ایک اہم تصنیف 'السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی' کا تازہ ایڈیشن لاہور سے ۲۰۰۰ء میں ۲۴۰ صفحات پر شائع ہوا[۳۲۱] قبل ازیں اس کا مختصر اردو ترجمہ مولانا محمد معراج الاسلام حفظہ اللہ تعالیٰ صدر مدرس جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور کے قلم سے "منہاج القرآن" میں شائع ہوا۔[۳۲۲]

✸ شیخ احمد بن محمد بن محمد خیر ستاری عباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مقیم مدینہ منورہ۔

٭ مولانا محمد عبد الحق بن شاہ محمد الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۵۲ھ-۱۳۳۳ھ/۱۸۳۶ء-۱۹۱۵ء)

ہندوستان کے شہر الہ آباد کے قریب گاؤں نیوان میں پیدا ہوئے، پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور وہیں پر وفات پائی۔ محدث، مفسر، فقیہ، صوفی کامل، شیخ الدلائل، صاحب کرامات، مدرس، معمر، عربی میں متعدد تصنیفات ہیں، جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں، تفسیر نسفی پر حاشیہ 'الاکلیل علی مدارک التنزیل' مطبوع، تصوف پر امام غزالی کی 'منہاج العابدین' کی شرح 'سراج السالکین' اور مکتبہ حرم مکی میں آپ کی متعدد تصانیف کے مخطوطات محفوظ ہیں، جن میں سے اکثر بخط مصنف ہیں، چند کے نام یہ ہیں، 'الدر المنظم فی حکم الاحتفال بمولد النبی المعظم' 'روضۃ السعداء' 'القول الجلی فی بیان وجوب الزکاۃ علی المال' 'النبراس فی کیفیۃ مسح الرأس' اور 'ھدایۃ المتعلم الی عین المتعلم'۔[۳۲۳]

بعض عرب تذکرہ نگاروں نے 'حاشیۃ علی شرح المسلم' کو آپ کی تصنیف قرار دیا ہے[۳۲۴] جب کہ یہ مولانا محمد عبد الحق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء) کی تصنیف ہے۔[۳۲۵]

الدولۃ المکیۃ کے علاوہ حسام الحرمین کے مقرظ۔

٭ شیخ سید موسیٰ بن علی شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں زندہ)

ملک شام کے باشندہ، جب کہ جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی، پھر مدینہ منورہ ہجرت کر آئے۔ مالکی عالم، مدرس مسجد نبوی، معمر، مصر میں مقبول عام صوفیہ کے سلسلہ احمدیہ دردیریہ خلوتیہ سے وابستہ۔ آپ شیخ عبد القادر شلبی طرابلسی کے عزیز دوست تھے، ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی تو انہیں ملاحظہ کرائی۔[۳۲۶]

✵ شیخ سید محمد یعقوب بن رجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں زندہ)

مدینہ منورہ میں مدرس مسجد نبوی، آپ نے بھی مذکورہ بالا مقدمات میں صلح کی فضا ہموار کی۔[۳۲۷]

✵ شیخ یٰسین بن احمد خیاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۱ھ-۱۳۴۳ھ/۱۸۶۴ء-۱۹۲۵ء)

مصر کے شہر منصورہ میں پیدا ہوئے اور جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی، پھر مدینہ منورہ ہجرت کی اور وہاں سے دو منزل کے فاصلہ پر گاؤں قریش میں قبر واقع ہے۔ حافظ قرآن کریم، شافعی عالم، شیخ القراء مدینہ منورہ، مدرس مسجد نبوی، جہاں آپ قراءت و تجوید کی تعلیم و تربیت کے علاوہ تصوف پر امام غزالی کی کتاب 'احیاء العلوم' کا درس دیا کرتے۔ قرأت سبعہ میں آپ کی دو اسناد اجازت کے مخطوط مکتبہ شاہ عبد العزیز مدینہ منورہ میں محفوظ ہیں جب کہ 'اعلام من ارض النبوۃ' میں ان کے عکس شامل ہیں۔

آپ نے میلاد و قیام سے متعلق قول گنگوہی کے رد میں ایک مفصل مضمون لکھا، جو اوائل ۱۳۳۰ھ کو ماہنامہ 'البیان' طرابلس کے کسی شمارے میں شائع ہوا اور اب یہ ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء کو استنبول سے طبع ہو کر پوری دنیا میں مفت تقسیم ہوا۔[۳۲۸]

✵ شیخ محمد یٰسین بن سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدرس مسجد نبوی مدینہ منورہ۔

✵ شیخ عبد الرحمٰن وو یدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدینہ منورہ میں مقیم، مصر کے حنفی عالم، مدرس مسجد نبوی۔

✵ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۶۵ھ-۱۳۵۰ھ/۱۸۴۹ء-۱۹۳۲ء)

فلسطین کے شہر حیفا کے قریب گاؤں اجزم میں پیدا ہوئے اور بیروت میں قبر واقع

ہے۔ آپ کے بعض عربی و اردو تذکرہ نگاروں کے بقول آپ کی قبر آبائی گاؤں اجزم میں واقع ہے [۳۲۹] لیکن یہ درست نہیں۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی، اپنے دور کی عرب دنیا کے اہم عالم، عظیم نعت گو شاعر و عاشق رسول ﷺ، عارف باللہ، متعدد علماء کرام و صوفیہ عظام سے اجازت و خلافت پائی۔ موصل، حلب، بغداد، سامراء وغیرہ شہروں کا سفر کر کے مزارات و مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔ دار الخلافہ استنبول سے شائع ہونے والے عربی رسالہ 'الجوائب' سے وابستہ رہے، پھر القدس الشریف و بیروت وغیرہ شہروں میں قاضی تعینات رہے۔ کچھ عرصہ مدینہ منورہ مقیم رہے۔ نظم و نثر پر مشتمل آپ کی تصانیف کی تعداد ۷۰ کے قریب ہے، جن میں سے اکثر آپ کی زندگی میں شائع ہوئیں۔ فلسطین کے ڈاکٹر شیخ عیسیٰ الماضی نے آپ کے احوال و آثار پر مقالہ لکھ کر ۱۹۷۸ء میں جامعہ ازہر قاہرہ سے پی ایچ ڈی کی۔

اردو دنیا میں آپ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کے حالات و خدمات پر متعدد مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ مولانا اعظم حسین خیر آبادی کے فرزند مولانا شاہ محمد علی حسین بھوپالی مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ (وفات ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء) نے آپ پر عربی میں مستقل کتاب لکھی، جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ علامہ خلیل احمد رانا نے آپ کے بارے میں مختصر اردو کتاب 'نابغہ فلسطین' لکھی، جو مطبوع ہے اور ماہ نامہ 'نعت' لاہور نے آپ کی نعتیہ شاعری پر خصوصی شمارہ شائع کیا۔ علاوہ ازیں علامہ نبہانی کی چار سے زائد کتب کے اردو تراجم پاکستان سے شائع ہو چکے ہیں۔

ان دنوں گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے اسسٹنٹ پروفیسر منظور حسین آپ کی نعتیہ شاعری کے مطالعاتی جائزہ پر عربی مقالہ برائے پی ایچ ڈی بعنوان 'دراسة نقدية لشعر الشيخ يوسف بن اسمعيل النبهاني في مدح رسول الله ﷺ' پنجاب یونی ورسٹی لاہور کے تحت اور ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی نگرانی میں لکھ رہے ہیں۔

شاہ فیصل مسجد اسلام آباد سے ملحقہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر

محمد صغیر حسن معصومی کی علامہ نبہانی کی ایک تصنیف کے بارے میں رائے ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ ایسی کتابوں کے لکھنے اور اس طرح کی طباعت کی توفیق سب کو عطا کرے آمین"۔۔۔۔[۳۳۰]

✹ شیخ حسین بن محمد بن علی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ نے صفر ۱۳۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں تقریظ لکھی۔

✹ مولانا محمود بن صبغۃ اللہ مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ مولانا شاہ محمد مظہر دہلوی مجددی نقشبندی مہاجر مدنی کے مرید تھے اور وسیلہ و میلاد و قیام کے موضوع پر اپنے مرشد کی عربی تصنیف 'الدر المنظم' کی شرح بنام 'السلک المعظم علی الدر المنظم' لکھی، جو ۱۲۹۶ھ میں مدراس سے شائع ہوئی[۳۳۱] جب کہ اس کا مخطوط مکتبہ مسجد نبوی مدینہ منورہ اور اس کی مائیکروفلم مکتبہ حرم مکی میں محفوظ ہیں[۳۳۲] آپ نے مولانا شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی سے بھی اخذ کیا۔[۳۳۳]

آپ مدراس کے مشہور شافعی عالم، مدرسہ محمدیہ مدراس کے بانی و بائیس کے قریب کتب کے مصنف، بدرالدولہ قاضی مولانا عبیداللہ مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء) کے بھائی ہیں۔[۳۳۴]

مولانا محمود مدراسی ۱۳۳۰ھ میں ایک سال قیام کے ارادہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی۔[۳۳۵]

✹ شیخ محمد سعید بن عبدالقادر نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۷ھ-۱۳۳۹ھ/۱۸۶۰ء-۱۹۲۰ء)

بغداد میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، محلہ الفضل کی جامع مسجد سے ملحق قبر واقع ہے۔ عالم جلیل و سیاسی رہنما، ملک کو درپیش مسائل کے حل کرنے میں سرگرم، صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ کے مرشد۔ تین تصنیفات یہ ہیں: 'السیف البارق فی عنق المارق'

مطبوعہ بغداد ۱۹۱۰ء، 'العلم الموروث فی اثبات الحدوث' مطبوعہ بغداد ۱۹۱۲ء، 'قرۃ العیون فی ان الاموات فی المذاهب الاربعۃ یسمعون'، ثانی الذکر کتاب بہاء الدین ذکریا لائبریری ضلع چکوال میں موجود ہے۔ ۱۳۱۲ھ میں خلیفہ عثمانی سلطان عبدالحمید دوم کی دعوت پر دارالخلافہ استنبول کا سفر کیا اور ۱۳۱۶ھ میں سلطان کی خواہش پر عراق کے شہر سامراء میں مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس میں مدرس ہوئے۔ پھر بغداد میں مزار امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے ملحق مسجد میں درس کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۳۳۶ھ میں خانقاہ خالدیہ بغداد کے سجادہ نشین ہوئے اور سالکین کی تربیت کی ذمہ داری نبھائی۔ آپ کے ذاتی ذخیرۂ کتب میں گیارہ سو نادر مخطوطات موجود تھے، جن کی فہرست شیخ ابراہیم درو بی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء) نے مرتب کی جو غیر مطبوع ہے۔ [۳۳۶]

✵ شیخ محمد توفیق بن محمد ایوبی انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ حنفی عالم، ادیب و شاعر، صوفیہ کے سلسلہ رفاعیہ سے وابستہ، عیسائی و یہودی ادیان کی تردید و مناظرہ کے ماہر، ترکی زبان پر عبور حاصل تھا، جب کہ کسی قدر فارسی پر مطلع تھے۔ آپ نے 'مجلۃ الاحکام العدلیۃ' کی شرح 'القواعد الکلیۃ' کو ترکی سے عربی میں ڈھالا، جو ۱۳۰۳ھ میں دمشق سے شائع ہوئی۔ آپ دمشق، استنبول و مدینہ منورہ کے بعض مدارس میں استاذ تعینات رہے۔ ایک اردو تذکرہ نگار نے آپ کو مدینہ منورہ کے مقامی عالم و روضۂ انور کے مجاور قرار دیا [۳۳۷] جو درست نہیں۔ حق یہ ہے کہ آپ وہاں کے سرکاری مدرسہ میں استاذ تھے [۳۳۸] آپ کے شاگردوں میں ملک مصر میں وہابی فکر کے اولین مبلغ علامہ رشید رضا مصری (وفات ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) اور معجم المؤلفین کے مصنف شیخ عمر رضا کحالہ دمشقی (وفات ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء) جیسے مشاہیر شامل ہیں۔ [۳۳۹]

آپ نے نہ صرف خود دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی بلکہ دیگر علماء شام کو بھی اس جانب راغب کیا۔

✸ **شیخ علی بن علی رحمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

اپنے وطن مصر سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ جا بسے اور وہاں مدرس ہوئے، ۱۳۳۱ھ کو وہیں پر تقریظ لکھی۔

✸ **شیخ عبدالحمید بن محمد ادیب عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء)

دمشق کے ایک اہم علمی گھرانہ کے فرد، جس میں متعدد شافعی علماء ہو گزرے، مثلاً شیخ الشام شیخ سلیم بن یاسین بن حامد عطار (وفات ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء)، شیخ محمد بن یاسین بن حامد عطار (وفات ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء)، شارح فصوص الحکم شیخ عمر بن طٰہٰ بن احمد عطار (وفات ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء)، قاضی شیخ رشید بن طٰہٰ بن احمد عطار (وفات ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) اور شیخ الشام شیخ ابوبکر بن حامد بن احمد عطار (وفات ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اور ان کے حالات پیش نظر کتب میں درج ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ خود شیخ عبدالحمید عطار کے حالات دست یاب نہیں۔ 'تاریخ علماء دمشق' کے مصنف دمشق کے قبرستان دحداح پہنچے، جہاں آپ کی قبر اپنے جد امجد شیخ ابوبکر عطار کے پہلو میں واقع ہے اور اس پر نصب کتبہ سے آپ کا سن وفات اخذ کر کے کتاب میں درج کر دیا اور بس۔ [۳۳۰]

معلوم رہے ان ایام کے دمشق میں شیخ عبدالحمید عطار نام کے ایک اور عالم تھے، جنھوں نے ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء میں وفات پائی۔ [۳۳۱]

✸ **شیخ سید محمد یحییٰ بن احمد زمّیتا مکتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۹۴ھ-۱۳۷۸ھ/۱۸۷۷ء-۱۹۵۸ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ حافظ قرآن مجید، حنفی عالم، محدث اعظم شام علامہ سید محمد بدرالدین بن یوسف حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) کے خاص شاگرد اور مشیر و معتمد، حتی کہ دونوں کی قبور یک جا دمشق کے باب صغیر نامی علاقہ میں

مسجد شیخ بدر الدین حسنی سے ملحق واقع ہیں۔

آپ کے والد شیخ احمد زمبقا عالم فاضل اور زاہد و عابد شخصیت تھے، ان کے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہوتی تھی، حتی کہ انھوں نے سات شادیاں کیں۔ پھر ایک رات انھیں خواب میں نبی اللہ سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، جنھوں نے آپ کو ولادت فرزند کی بشارت دی اور فرمایا کہ اس کا نام یحییٰ رکھنا۔ آپ بیدار ہوئے تو سب احباب کو یہ خوش خبری سنائی اور اسی لمحہ اپنی کنیت ابو یحییٰ اختیار کی۔ بعد ازاں آپ کی ولادت ہوئی پھر ایک اور فرزند شیخ سید محمد طہٰ زمبقا مکتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء) پیدا ہوئے اور دونوں بھائی دمشق کے اکابر علماء میں سے ہوئے۔ جب کہ تیسرے فرزند نے جنگ بلقان میں شہادت پائی۔ [۳۳۲]

شیخ یحییٰ مکتبی کے پوتا سید محمد غیاث مکتبی ان دنوں دمشق میں ایک اشاعتی ادارہ 'دار المکتبی' چلا رہے ہیں، جس کی طرف سے متعدد مفید کتب شائع کی گئیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

آپ نے دولۃ مکیہ پر تقریظ کے علاوہ قول گنگوہی کے رد میں مفصل فتویٰ بعنوان 'الفتوىٰ الدمشقية في الرد على الطائفة الوهابية' جاری کیا، جس پر جامعہ ازہر قاہرہ کے سات علماء نے ۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں تقریظات و تصدیقات لکھیں اور یہ ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء کو استنبول سے شائع ہوا۔

✸ شیخ عبد الوہاب نائب بن عبد القادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۶۹ھ-۱۳۴۵ھ/۱۸۵۲ء-۱۹۲۶ء)

بغداد میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، محلہ فضل رصافہ کی جامع مسجد میں قبر واقع ہے۔

متعدد علوم وفنون کے ماہر، مشہور واعظ، اہم خطاط، شاعر، مدرس مدرسہ منورہ خاتون، استاذ العلماء، نائب مفتی بغداد، شرعی عدالت کے نائب قاضی رہے، اسی مناسبت سے شیخ عبد الوہاب 'نائب' مشہور ہوئے۔ چند تصنیفات کے نام یہ ہیں: 'الآيات المتشابهات'، 'الالهام في تعارض علم الكلام'، 'حاشية على جمع الجوامع'، 'ديوان خطب

منبرية' 'رسالة فی الفرائض' 'شرح ملحة الاعراب فی النحو' 'القول الأکمل فی شرح المطول' 'المعارف فی کشف ما غمض من المواقف' 'منظومة فی المنطق"۔ آخر الذکر پر آپ کے شاگرد جلیل مفتیٔ اعظم عراق شیخ نجم الدین واعظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) نے شرح لکھی۔ شیخ عبدالوہاب نائب کے ذخیرۂ کتب میں موجود ۲۹۶ مخطوطات کی فہرست شیخ ابراہیم دروبی بغدادی نے مرتب کی، جو غیر مطبوع ہے۔ علاوہ ازیں آپ مصالحت کرانے والے محکمہ کے صدر رہے اور ۱۹۲۴ء میں جامعہ آل البیت بغداد میں علم تفسیر کے استاذ ہوئے، نیز اپنی جیب خاص سے متعدد مدارس کی بنیاد رکھی۔ آپ کے حالات وخدمات پر عراق کے مشہور مؤرخ وصاحب تصانیف کثیرہ شیخ محمد صالح سہروردی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء) نے مستقل کتاب لکھی، جو ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ [۳۴۳]

✸ **شیخ سید یوسف بن محمد نجیب عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۸۶ھ–۱۳۷۰ھ/ ۱۸۶۹–۱۹۵۱ء)

بغداد میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، مزار سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احاطہ میں قبر واقع ہے۔ عثمانی عہد میں محکمہ تعلیم کی مجلس اعلیٰ کے رکن رہے، متعدد مدارس میں تدریس سے وابستہ رہے۔ ۱۳۱۰ھ سے وفات تک مزار سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متصل مسجد میں ساٹھ برس تک واعظ وخطیب تعینات رہے۔ نیز جامعہ آل البیت میں پروفیسر تھے۔ علم حدیث پر آپ کی ایک تصنیف کا قلمی نسخہ خود آپ کا لکھا ہوا، مزار سیدنا عبدالقادر جیلانی سے ملحق عظیم الشان 'مکتبہ قادریہ' میں محفوظ ہے۔ آپ کی سعی جمیل سے ملک میں سرکاری سطح پر ۱۹۳۲ء میں دارالفتویٰ قائم کیا گیا اور آپ ملک کے 'مفتیٔ اعظم' بنائے گئے، اس منصب پر بھی وفات تک متمکن رہے۔ [۳۴۴]

آپ کے اہم شاگرد پیر طریقت سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) پاکستان میں عراق کے اولین سفیر ہوئے، ان کا مزار قادری مرکز کراچی میں واقع ہے۔[۳۲۵]

✸ مولانا سید محمد عثمان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حیدرآباد دکن کے عالم جلیل وصوفی کامل، جنھوں نے مدینہ منورہ میں تقریظ قلم بندکی۔

✸ شیخ سید محمد امین بن محمد سوید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۳ھ-۱۳۵۵ھ/ ۱۸۵۵ء-۱۹۳۶ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، باب صغیر قبرستان میں قبر واقع ہے۔ فقیہ حنفی، مدرس، صوفی کامل، فرضی، مناظر، آپ ہمہ صفات شخصیت تھے۔ آپ کی تصنیف 'تسہیل الحصول علی قواعد الاصول' کا مخطوط دار الکتب ظاہریہ میں ہے، جب کہ یہ ڈاکٹر مصطفیٰ سعید خن دمشقی (ولادت ۱۹۲۲ء) کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۲ھ میں دار القلم دمشق نے ۲۸۰ صفحات پر شائع کی۔ نیز علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی 'الاتقان' کو مختصر کرکے 'علوم القرآن' کا نام دیا، جس کا مخطوط آپ کے ورثاء کے پاس محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں بیت المقدس کی تاریخ قلم بند کی۔

آپ نے جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی، اردن، بخارا، ترکی، لبنان، مراکش، ہندوستان اور یمن وغیرہ ممالک کے دورے کیے۔ اولیائے کرام کی زیارت کے لیے دور دراز کے سفر کرنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ دمشق، القدس الشریف، مکہ مکرمہ اور بمبئی میں مدرس رہے۔ آپ ۱۳۲۸ھ میں بمبئی مقیم تھے۔ اتباع سنت میں حریص اور بدعات سے مجتنب تھے۔ کلام ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور کلام ابن عطاء اللہ سکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حل کرنے میں آپ کو اعلیٰ کمال حاصل تھا۔ اسلامی دنیا کے مشہور تحقیقی ادارہ 'المجمع العلمی العربی دمشق' جو ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء میں قائم کیا گیا، اس کے بانی رکن اور پھر اس کے شعبہ ترجمہ سے وابستہ رہے۔

دمشق کے ایک ولی اللہ و عالم جلیل شیخ محمد عارف عثمان حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء) کا قول ہے کہ شیخ سلیم بن خلیل مسوتی حنفی خلوتی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) اپنے دور کے 'قطب شام' تھے۔ ان کے بعد قطبانیت تین شخصیات میں منتقل ہوئی، جن میں ایک شیخ امین سوید تھے۔ [۳۲۶]

✵ شیخ ابراہیم بن عبدالمعطی سقار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کا تعلق قاہرہ میں آباد مشہور علمی گھرانہ سے ہے، جس میں متعدد جلیل القدر شافعی علماء کرام ہوئے، مثلاً شیخ ابراہیم بن علی سقا (وفات ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۱ء)، شیخ حسن رجب بن محمد بن حسن سقا (وفات ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء)، شیخ محمد امام بن ابراہیم بن علی سقا (وفات ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء تقریباً)، شیخ عبدالمعطی بن حسن رجب بن محمد سقار حمہم اللہ تعالیٰ۔ ان مشاہیر کے حالات تو پیش نظر کتب میں موجود ہیں لیکن خود شیخ ابراہیم بن عبدالمعطی سقا کے تذکرہ سے خالی ہیں۔ اتنا معلوم ہے کہ آپ جامعہ ازہر قاہرہ میں مدرس تھے۔

آپ ۱۳۳۰ھ میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو دولۃ مکیہ پر تقریظ کے علاوہ قول گنگوہی کے بارے میں مذکورہ بالا فتویٰ دمشقیہ پر تصدیق لکھی، جو اس کے استنبول ایڈیشن مطبوعہ ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء پر موجود ہے۔ [۳۲۷]

✵ شیخ عبدالرحمٰن بن احمد خلف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حنفی عالم، مدرس جامعہ ازہر قاہرہ۔ ۱۳۲۹ھ کو مدینہ منورہ میں تقریظ لکھی۔ [۳۲۸]

✵ شیخ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دمشق میں پیدا ہوئے اور استنبول میں مقیم تھے، جب کہ ۱۳۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں تقریظ لکھی۔ [۳۲۹]

✵ مولانا قاضی ہدایت اللہ بن محمود سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(ولادت ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۵ء)

صوبہ سندھ کے مقام متاری نزد حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ مقامی علماء سے تعلیم پانے

کے بعد حجاز مقدس کی راہ لی اور مدرسہ صولتیہ نیز دیگر علماء سے اخذ کیا۔ سلسلہ قادریہ سے وابستہ، پانچ بار حج ادا کیا، فاضل بریلوی کے مجموعہ فتاویٰ میں آپ کے استفتاء موجود ہیں، عربی میں متعدد تصنیفات ہیں۔ [۳۵۰]

۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی۔ نیز شیخ محمود عطار دمشقی کی استحباب القیام پر تقریظ قلم بندکی، جو اس کے استنبول ایڈیشن مطبوعہ ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء پر درج ہے۔

٭ شیخ محمد یحییٰ بن رشید قلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء)

آپ کے سن وفات میں اختلاف ہے، بعض تذکرہ نگاروں نے ۱۳۳۷ھ نیز ۱۳۳۸ھ قرار دیا ہے، جب کہ 'تاریخ علماء دمشق' کے مصنفین نے ۱۳۴۱ھ کو ترجیح دی۔ دمشق کے حنفی عالم، سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ، دار الکتب ظاہریہ دمشق میں آپ کی تصنیف خطبة في الحث على مساعدة المجاهدين، کا مخطوط محفوظ ہے۔ عثمانی فوج میں مفتی تعینات رہے، جس دوران متعدد مقامات پر مقیم رہے۔ تصوف اور فقہی علوم سے گہرا لگاؤ تھا۔ [۳۵۱]

مدینہ منورہ قیام کے دوران تقریظ لکھی۔

٭ شیخ عمر بن مصطفیٰ عیطہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۴ھ-۱۳۶۰ھ/۱۸۶۵-۱۹۴۱ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور پہلی جنگ عظیم کے دوران وہاں سے دمشق ہجرت کی، تا آں کہ وہیں پر وفات پائی، باب صغیر قبرستان میں قبر واقع ہے۔ فقیہ حنفی، نعت گو شاعر، قاری، حافظ قرآن کریم، صوفیہ کے سلاسل رشیدیہ وسعدیہ جباویہ کے مرشد، دمشق کی تاریخی ومرکزی مسجد اموی میں صحیح بخاری کے مدرس، متعدد تصنیفات ہیں۔ آپ کی وفات پر شعراء نے مرثیے لکھے۔ [۳۵۲]

✸ شیخ سید عبد القادر بن ابی الفرج الخطیب جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۹۱ھ-۱۳۵۱ھ/۱۸۷۴ء-۱۹۳۲ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی اور قبرستان دحداح میں قبر واقع ہے۔ شہر کی مرکزی و قدیم ترین مسجد اموی کے خطیب، مدیر محکمہ اوقاف دمشق، مذہبی کے علاوہ سیاسی و سماجی اہم شخصیت، تاجر۔ عثمانی اور پھر ہاشمی عہد کے دمشق میں اعلیٰ مناصب پر تعینات رہے۔ ۱۳۳۳ھ میں ایوان صنعت و تجارت کے صدر بنائے گئے، ہاشمی دور میں بلدیہ دمشق کے سربراہ ہوئے۔ عثمانی حکومت نے مختلف اوقات میں آپ کو چار اعلیٰ ایوارڈ پیش کیے۔ آپ کی وفات پر شہر کے اکابر شعراء نے مرثیے لکھے۔[۳۵۳]

مشہور عرب قوم پرست رہنما و صحافی و مفکر سید محب الدین بن ابو الفتح الخطیب (وفات ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) آپ کے چچازاد بھائی تھے۔

جب کہ آپ کے فرزند ڈاکٹر عدنان بن عبد القادر الخطیب (وفات ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء) عرب دنیا کے مشہور مورخ ماہر قانون لغوی اور متعدد کتب کے مصنف تھے۔[۳۵۴]

۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں تقریظ لکھی۔

✸ شیخ عبد الکریم بن تارزی عزوز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تیونس کے مالکی عالم، 'السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی' جو پہلی بار ۱۳۶۰ھ میں تیونس سے شائع ہوئی، اس پر خود مصنف شیخ سید محمد مکی عزوز کے ایک شاگرد سید عبد الکریم بن عزوز کی نظم و نثر پر مشتمل تقریظ موجود ہے، جو ادیب و مدرس تھے[۳۵۵] اور غالباً آپ ہی الدولۃ المکیۃ کے مقرظ ہیں۔

✸ شیخ محمود بن علی بن عبد الرحمٰن شویل

(۱۳۰۲ھ-۱۳۷۲ھ/۱۸۸۵ء-۱۹۵۳ء)

مصری الاصل لیکن مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ مدرس، نائب قاضی،

صحافی وشاعر، سیاح۔ آپ نے تقریباً ۱۳۲۳ھ میں مدینہ منورہ سے مراکش کے شہر فاس کا
سفر کیا جہاں دو سال مقیم رہ کر صوفیہ کے سلسلہ کتانیہ کے مرشد کبیر شیخ سید محمد بن عبدالکبیر کتانی
شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۷ء) نیز ان کے والد گرامی سے تعلیم وتربیت
پائی۔ علاوہ ازیں بخارا، ترکی، چین، سوڈان، ہندوستان اور خطۂ نجد کے سفر اختیار کیے۔
۱۳۲۸ھ/۱۹۰۹ء کو مدینہ منورہ سے جاری ہونے والے عربی وترکی اخبار 'المدینۃ المنورۃ'
کے اجراء میں حصہ لیا۔ آئندہ دنوں میں وہابیت اختیار کی، بلکہ اس فکر کے دفاع میں
القول السدید نامی کتاب لکھی، جو قاہرہ سے شائع ہوئی۔ [۳۵۶]

✵ **شیخ محمد بن احمد رمضان شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں زندہ)

ملک شام کے عالم جو مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ سے وابستہ،
ادیب وشاعر، چار تصنیفات کے نام یہ ہیں، 'تنبیہ الانام الی ترتیب الطعام' مطبوعہ
قاہرہ، قدیم وجدید عربی شعراء کے کلام کا انتخاب 'صفوۃ الادب' مطبوعہ ۱۳۳۰ھ، نخبۃ انتخاب
'صفوۃ الادب فی مدح سید العرب' مطبوع، 'مسامرۃ الادیب' مطبوع۔ [۳۵۷]

✵ **شیخ محمد بن علی حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ عالم جلیل وطبیب، مربی، سلسلہ شاذلیہ
سے وابستہ، ادیب وشاعر، مدرسہ ریحانیہ دمشق کے بانی ومدرس۔ تین تصنیفات کے نام
معلوم ہوسکے، جو یہ ہیں، 'رحلۃ الی عین الفیجۃ' 'منظومۃ فی وصف قریتی منین و الزبدانی'
مطبوعہ ۱۳۱۱ھ، 'نفحۃ الروض البلیل فی رحلۃ القدس و الخلیل'۔ [۳۵۸]

✵ **شیخ محمد امین بن محمد بن خلیل سفر جلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء)

دمشق کے حنفی عالم، ادیب وشاعر، جامع مسجد سنجقدار کے امام ومدرس، سلاسل شاذلیہ و

نقشبندیہ مجددیہ میں مجاز۔ تصنیفات یہ ہیں، 'عقود الاسانید 'منظوم مطبوعہ دمشق، 'العقد الوحید فی علم التوحید 'مطبوع، 'القطوف الدانیۃ فی العلوم الثمانیۃ 'مطبوعہ دمشق، 'الکوکب الحثیث شرح درۃ الحدیث، فی مصطلح الحدیث 'مطبوعہ دمشق و بیروت، 'المنظومۃ المزھیۃ فی الاصول الفقھیۃ'۔ اول الذکر کتاب ۱۳۱۹ھ کو ۶۴ صفحات پر شائع ہوئی، جس میں آپ نے علوم حدیث، فقہ و تصوف سے متعلق اپنی اسناد بیان کیں اور آخر میں اسماء النبی ﷺ کو منظوم کیا، نیز محافل میلاد میں قیام کی تائید و جواز پر لکھا۔ [۳۵۹]

✸ شیخ محمود بن رشید عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۴ھ-۱۳۶۲ھ/۱۸۶۷ء-۱۹۴۳ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، باب صغیر قبرستان میں قبر واقع ہے۔ فقیہ حنفی، اصولی، استاذ العلماء، حافظ قرآن مجید، محدث اعظم شام علامہ سید محمد بدر الدین حسنی کے خاص شاگرد۔ اپنے استاذ گرامی کے حالات پر مفصل مضمون لکھا، جس کا مخطوط دار الکتب ظاہریہ دمشق میں ہے، نیز یہ شیخ محمد بن عبداللہ رشید حنفی (ولادت ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء) کی مرتب کردہ کتاب 'محدث الشام العلامۃ السید بدر الدین الحسنی باقلام تلامذتہ و عارفیہ 'میں شامل ہے، جو ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی۔ علاوہ ازیں آپ کے دوسرے اہم استاذ مولانا عبدالحکیم افغانی قندھاری مہاجر دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب کنز الدقائق کی شرح بنام 'کشف الحقائق 'عربی میں لکھی، جو شیخ محمود کے اہتمام سے شائع ہوئی۔ آپ دمشق، اردن، جدہ اور بمبئی میں مدرس رہے۔ ہر جمعرات کو سورۂ یاسین کے اجتماعی ختم کا اہتمام کرنا آپ کے مستقل معمولات میں سے تھا۔ [۳۶۰]

آپ نے دولۃ مکیہ پر تقریظ کے علاوہ اپنے استاذ محدث شام کے حکم پر قول گنگوہی کے رد میں ایک مفصل مضمون 'استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ و السلام ' لکھا، جو پہلی بار دمشق کے موقر ماہنامہ 'الحقائق 'میں شائع ہوا [۳۶۱] پھر عرب دنیا سے ہی

کتابی صورت میں ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء کو منظر عام پر آیا۔ اسی ایڈیشن کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری (ولادت ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) نے کیا، جسے رضا اکیڈمی لاہور نے عربی متن کے ساتھ یک جا "ذکر ولادت خیر الانام ﷺ کے وقت کھڑے ہونا مستحب ہے" کے نام سے ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں ۵۹ صفحات پر شائع کیا۔

۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں تین علماء کرام نے استحباب القیام پر تقاریظ لکھی تھیں اور جیسا کہ گزشتہ صفحات پر آ چکا کہ اس کا جو ایڈیشن ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء کو استنبول سے چھپا، اس پر یہ تقاریظ موجود ہیں۔

✸ شیخ سید محمد تاج الدین بن محمد بدر الدین حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۰۷ھ-۱۳۶۲ھ/۱۸۹۰ء-۱۹۴۳ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ محدث اعظم شام کے فرزند جلیل، دمشق کے ایک مدرسہ میں استاذ رہے، پھر مدارس کی اصلاح کے لیے قائم ادارہ کے رکن، عثمانی حکومت کی جنرل اسمبلی کے رکن، عثمانی فوج کے مجلہ "الشرق" کے سرپرست، مجلس شوریٰ کے رکن، دمشق شہر کے قاضی رہے۔ تا آں کہ ۱۹۲۸ء اور پھر ۱۹۳۴ء میں دو بار ملک شام کے وزیر اعظم ہوئے اور ۱۹۴۱ء میں ملک کے صدر بنائے گئے، اسی منصب پر وفات پائی۔

مولانا اعظم حسین خیر آبادی مدنی کے فرزند مولانا شاہ محمد علی حسین بھوپالی مدنی ۱۳۲۶ھ کو مدینہ منورہ سے دمشق گئے اور وہاں شیخ سید تاج الدین حسنی کی معیت میں ان کے والد امام الدہر حافظ العصر شیخ بدر الدین حسنی سے شرح وقایہ کا درس لیا۔

آپ پہلی بار وزیر اعظم تھے تو دمشق کی جامع مسجد اموی میں آپ کی زیر صدارت سالانہ جلسہ میلاد النبی ﷺ انعقاد پذیر ہوا، جس میں عامۃ الناس کے علاوہ سفارت حکومت اور فوج کے نمائندے بھی شامل تھے۔ اس دور کے ہندوستان سے شائع ہونے والے مشہور اردو ہفت روزہ "الفقیہ" امرتسر نے اس خبر کو اپنی تازہ اشاعت میں "دمشق میں جلسہ میلاد النبی ﷺ"

کے عنوان سے نمایاں طور پر شائع کیا۔[۳۶۲]

✸ شیخ محمد عطاء اللہ بن ابراہیم کسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۶۰ھ-۱۳۵۷ھ/۱۸۴۴ء-۱۹۳۸ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، باب صغیر قبرستان میں قبر واقع ہے۔ آپ کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے اس میں آپ کا سن وصال 'عطاء اللہ فی الجنات خالد' کے مصرعہ سے نکالا گیا ہے۔ حافظ قرآن مجید، فقیہ حنفی، امام و مدرس، متعدد علوم کے ماہر۔ تصنیفات یہ ہیں: 'الاقوال المرضیۃ فی الرد علی الوھابیۃ' جو دمشق کے متعدد اکابر علماء کرام کی تقاریظ سے مزین ہے، مطبوعہ قاہرہ، 'الدرر المنثورۃ فی الاوراد المأثورۃ' مطبوعہ قاہرہ، 'رسالۃ فی مصطلح الحدیث' مخطوط، 'فصل الخطاب فی المرأۃ و وجوب الحجاب' مطبوعہ دمشق، نیز آپ کے جاری کردہ فتاویٰ کا ضخیم مجموعہ شیخ محمد عدنان درویش کی تحقیق و حواشی کے ساتھ زیر طبع ہے۔

۱۹۱۸ء سے وفات تک ملک شام کے اعلیٰ ترین سرکاری منصب 'مفتی اعظم' تعینات رہے اور عمر بھر درس و تدریس سے وابستہ رہے، آپ فقہ حنفی، اصول فقہ، تفسیر، حدیث، لغت وغیرہ علوم کی اہم کتب کا درس دیا کرتے۔ آپ جو کتب پڑھایا کرتے ان میں ملا احمد جیون امیٹھوی کی 'نور الانوار' شامل ہے۔ آپ کے متعدد تلامذہ دمشق کے اکابر علماء میں شمار ہوئے۔ آپ نے تین بار حج و زیارت کی سعادت پائی، نیز مزارات اولیاء اللہ کی زیارت کے لیے بکثرت سفر کیے۔

دمشق کے مشہور دینی مدرسہ 'معھد الفتح الاسلامی' کے ایک طالب علم خالد احمد نے ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء میں مدرسہ کی اعلیٰ سند کے لیے مقالہ بعنوان 'ترجمۃ الشیخ محمد عطاء اللہ الکسم' ملک کے اہم حنفی عالم و آپ کے نواسے شیخ عبدالرزاق حلبی حفظہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء) کی نگرانی میں لکھا جو تا حال شائع نہیں ہوا۔[۳۶۳]

٭ شیخ محمد بن قاسم المعروف بہ محمد قاسمی حلاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۶ھ-۱۳۳۷ھ/۱۸۵۹ء-۱۹۱۸ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، باب صغیر قبرستان میں قبر واقع ہے۔ شافعی عالم، حافظ قرآن کریم، استاذ العلماء، جامع مسجد حسان کے امام وخطیب ومدرس، فقہی علوم کے ماہر، کلمہ حق کہنے میں جری، چند تصنیفات تھیں جو آپ کی زندگی میں ہی تلف ہوگئیں۔ آپ کے فرزند شیخ احمد بن محمد بن قاسم شافعی ثم حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء) بھی عالم جلیل اور محکمہ اوقاف شام کے مدیر اعلیٰ بدرجہ وزیر اوقاف تھے۔

آپ کے بھتیجا شیخ جمال الدین قاسمی بن محمد سعید بن قاسم حلاق (وفات ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء) دمشق میں وہابی فکر کے اولین مبلغ ہوئے۔

شیخ محمد قاسمی حلاق ماہنامہ'الحقائق' دمشق کے اہم قلمی معاون تھے۔ جیسا کہ تحقیق الکلام فی وجوب القیام عند قراءۃ مولد المصطفیٰ و وضع امہ لہ علیہ الصلاۃ و السلام' کے عنوان سے ایک مضمون 'الحقائق' کے شمارہ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ میں اور قبل ازیں اسی موضوع پر آپ کا ایک اور مضمون اسی برس ربیع الاول کے شمارے میں طبع ہوا۔ [۳۶۴]

ایک اردو تذکرہ نگار کا یہ لکھنا درست نہیں کہ رسالہ'الحقائق' کے بعض اہل کار اہل سنت وجماعت سے اختلاف رکھتے تھے[۳۶۵] اس کے چند شمارے راقم السطور کی نظر سے گزرے، جن سے بخوبی عیاں ہے کہ اس کے بانی ارکان دمشق کے اکابر علماء اہل سنت جب کہ یہ رسالہ جو چند برس جاری رہا، عقائد اسلامیہ کے تحفظ واشاعت میں اہل سنت کا بے باک ترجمان تھا۔

شیخ محمد قاسمی حلاق نے دولۃ مکیہ پر تقریظ کے علاوہ مولانا احمد علی رامپوری ومولانا کریم اللہ پنجابی کی استدعا پر قول گنگوہی کے تعاقب میں مضمون'دحض الفضول فی الرد علی من حظر القیام عند ولادۃ الرسول ﷺ' قلم بند کیا، جو پہلے الحقائق

میں[۳۶۶] اور پھر کتابی صورت میں ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء میں استنبول سے شائع ہوا۔

٭ شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۲ھ-۱۳۴۸ھ/۱۸۵۵ء-۱۹۲۹ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ آپ کے خاندان میں متعدد اکابر علماء کرام ہو گزرے۔ مدرسہ باذرائیہ وغیرہ کے مدرس، شاذلی سلسلہ کے مرشد کبیر، نیز حکومت کی طرف سے دمشق کے 'مفتی حنابلہ' تعینات رہے۔ آپ نے رد وہابیت پر کتاب 'النقول الشرعية في الرد علی الوهابية' لکھی، جو تقریباً ۱۳۳۰ھ کو ۷۵ صفحات پر شائع ہوئی۔[۳۶۷]

٭ شیخ سید حسن بن مصطفیٰ اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۹ھ-۱۳۵۲ھ/۱۸۶۲ء-۱۹۳۳ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ مسجد نبوی مدینہ منورہ کے امام و خطیب و مدرس، طبیب، مدینہ منورہ میں ایک تجارتی کتب خانہ قائم کیا۔ آپ کی نسل مکہ مکرمہ میں آباد ہے۔[۳۶۸]

۲۰ رشوال ۱۳۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں تقریظ قلم بند کی۔

٭ شیخ سید محمد بن ادریس قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء)

مراکش کے شہر فاس کے باشندہ، جب کہ وہاں کے شہر جدیدہ میں وفات پائی، وہیں پر قبر بنی۔ مالکی عالم، محدث کبیر، حافظ الاحادیث، صاحب تصانیف کثیرہ، ظاہری و باطنی علوم کے ماہر۔ آپ نے مجموعۂ احادیث سنن الترمذی کی ضخیم شرح لکھی۔ فضائل زمزم پر آپ نے 'ازالة الدهش و الوله عن المتحير في صحة الحديث، ماء زمزم لما شرب له' لکھی، جو مصر سے شائع ہوئی، جس کا ایک نسخہ آپ نے خود مدینہ منورہ سے فاضل بریلوی کو ہندوستان بھجوایا۔ اس کتاب کا تازہ ایڈیشن حال ہی میں مکتب الاسلامی بیروت نے تحقیق

کے ساتھ شائع کیا ہے۔ آپ کی دیگر تصانیف میں فہرسۃ، المواھب الساریۃ فی مناقب ذی الکرامات السامیۃ الشیخ ابی الشعیب الساریۃ اہم ہیں۔ [۳۶۹]

۲۴ رشعبان ۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی۔

✱ **شیخ محمد حبیب اللہ بن عبد اللہ مایابی شنقیطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(۱۲۹۵ھ-۱۳۶۳ھ/۱۸۷۸ء-۱۹۴۴ء)

موریتانیہ کے مشہور علمی شہر شنقیط میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی اور وہیں پر مزار امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احاطہ میں قبر واقع ہے۔ حافظ قرآن مجید، محدث، مالکی عالم، استاذ العلماء، شاعر، چالیس سے زائد تصنیفات میں سے بعض کے نام یہ ہیں،
زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری و مسلم چھ جلد مطبوع، ھدیۃ المغیث فی امراء المؤمنین فی الحدیث مطبوعہ قاہرہ، دلیل السالک الی مؤطا امام مالک منظوم مطبوع، اضاءۃ الحالک من الفاظ دلیل السالک مطبوع، اصح ماورد فی المھدی و عیسیٰ علیہ السلام مطبوع، الفوائد السنیۃ فی بعض المآثر النبویۃ مطبوع، کفایۃ الطالب بمناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مطبوعہ قاہرہ، تزیین الدفاتر بمناقب ولی اللہ الشیخ عبد القادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع۔

آپ کے وطن پر فرانس نے قبضہ کر لیا تو ہجرت کر کے مراکش پہنچے اور ۱۳۳۱ھ کو وہاں سے حجاز مقدس کی راہ لی۔ اس دوران دمشق، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور تدریس کا عمل جاری رکھا۔ پھر قاہرہ چلے گئے اور ازہر یونی ورسٹی میں استاذ ہوئے۔ [۳۷۰]

ہندوستان کے عالم جلیل و نقشبندی سلسلہ کے مرشد کبیر شیخ الاسلام شاہ ابو الحسن زید فاروقی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء) نے جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم کے دوران آپ سے اخذ کیا۔ [۳۷۱]

۱۷ رذیقعدہ ۱۳۳۱ھ کو جب کہ آپ مسجد نبوی مدینہ منورہ میں مدرس تھے، آپ نے

دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی۔

✸ شیخ محمد زاہد بن عمر زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۷۵ھ-۱۳۴۸ھ/۱۸۵۸ء-۱۹۳۰ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ حافظ قرآن مجید، حنفی المذہب، زاہد و عابد، مسجد نبوی کے امام و خطیب و مدرس، کلمۂ حق کہنے میں جری تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ ماہ رمضان المبارک کی ہر رات کو حالت قیام میں پورا قرآن مجید ختم کیا کرتے۔ گورنر مدینہ منورہ علی پاشا محسین کے ظلم و استبداد کے خلاف اہل مدینہ نے آواز اٹھائی تو اس کی پاداش میں سیاسی زعماء کو قلعہ طائف میں قید کر دیا گیا، شیخ محمد زاہد ان میں سے ایک تھے، بعد ازاں ان سب کو رہا کر دیا گیا، یہ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء کا واقعہ ہے۔

آئندہ ایام میں آپ مجلس تحویرات شرعیہ کے اہم رکن ہوئے اور خلافت عثمانیہ کے خاتمہ پر ۱۳۳۵ھ کو مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے افریقہ پہنچے، جہاں کئی برس قیام کے بعد وطن واپس آ گئے۔ پھر مملکت سعودی عرب قائم ہوئی تو اس کے بانی شاہ عبدالعزیز آل سعود (وفات ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳) نے آپ کو قاضی مدینہ منورہ کا منصب پیش کیا، جسے آپ نے قبول نہیں کیا۔

آپ کے ذخیرۂ کتب میں متعدد نادر کتب و مخطوطات موجود تھے، جن میں سے کئی ایک پر آپ کی تعلیقات و شروح درج ہیں اور یہ ذخیرہ آج بھی آپ کے پوتا شیخ زاہد مصطفیٰ زاہد کے ہاں محفوظ ہے۔[۳۷۳]

✸ شیخ محمد عارف بن محی الدین محیلجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۹۵ھ-۱۳۳۵ھ/۱۸۷۸ء-۱۹۱۶ء)

دمشق کے عالم جلیل، لاتعداد احادیث حفظ تھیں، محدث اعظم کے شاگرد، ادیب و نعت گو شاعر، صداقت میں مشہور اور حد درجہ محتاط و پرہیز گار تھے۔[۳۷۴]

✸ شیخ مختار بن احمد مؤید عظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۳۷ھ-۱۳۴۰ھ/۱۸۲۲ء-۱۹۲۱ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ سو برس عمر پائی، مصر کا دورہ کیا اور مدینہ منورہ میں کئی برس مقیم رہے، عثمانی حکومت آپ کی علمی خدمات کی معترف تھی۔ پانچ تصنیفات کے نام معلوم ہو سکے، جو یہ ہیں، توحید پر 'التوسلات المدنية بأسماء الله الحسنى و جاه خير البرية'، عورت اور پردہ کے بارے میں 'فصل الخطاب' دوسرا نام 'تفليس ابليس من تحرير المرأة و رفع الحجاب' مطبوعہ بیروت، نشہ آور اشیاء کے متعلق شرعی حکم پر 'رد الفضول فی مسألة الخمر و الكحول' مطبوع، وہابیت کے تعاقب میں 'جلاء الأوهام عن مذاهب الائمة العظام و التوسل بجاه خير الانام عليه الصلاة و السلام' مطبوعہ دمشق، نیچریت کے رد میں 'الوسيلة الروحانية فی فساد الزندقة الطبيعية' دوسرا نام 'جلاء اليقين فی ابطال مذهب الماديين' مخطوط مخزونہ دار الکتب ظاہریہ دمشق سن کتابت ۱۲۹۷ھ غالباً بخط مصنف ہے۔[۳۷۴]

ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں دولۃ مکیہ پر تقریظ لکھی۔

✸ مولانا احمد بن محمد ضیاء الدین بنگالی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں زندہ)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، حنفی عالم، قاری، مدرس مسجد حرم و مدرسہ احمدیہ، فارسی کے شاعر، بنگال کے کئی تبلیغی دورے کیے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ چشتیہ میں خلافت پائی، نیز قادری سلسلے سے وابستہ تھے۔ 'تحفة الكرام فی فضائل البلد الحرام' کے نام سے ایک تصنیف ہے۔[۳۷۵]

مولانا محمد عمر الدین ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۱ء) کی نماز جنازہ کے ساتھ باآواز بلند ذکر کرنے کے جواز پر اردو تصنیف 'الاجازة فی الذكر الجهر مع

الجازة' پر آپ کی عربی تقریظ پانچ صفحات پر مطبوع ہے۔

الدولة المکیة کے علاوہ حسام الحرمین وفتاوی الحرمین کے مقرظ ومؤید۔

یاد رہے کہ اس دور کے مکہ مکرمہ میں احمد نام کے ایک اور حنفی عالم شیخ احمد بن عبداللہ قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) موجود تھے۔ جو عارف باللہ مولانا سید مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) کے مرید اور 'مجلة الاحکام الشرعیة' نامی مطبوعہ عربی کتاب کے مصنف تھے۔ بعض نے انہیں ایک ہی شخصیت خیال کر کے دونوں کے حالات گڈمڈ کر دیے ہیں۔[۳۷۶]

✸ شیخ سید محمد بن جعفر بن ادریس کتانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۱۲۷۴ھ-۱۳۴۵ھ/۱۸۵۷ء-۱۹۲۶ء)

مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ آپ شہر کے مضافات میں سپرد خاک کیے گئے پھر اندرون شہر زمین خرید کر ایک برس بعد آپ کا جسد مبارک وہاں منتقل کر کے اس پر عظیم الشان مزار تعمیر کیا گیا۔ مالکی عالم، محدث کبیر، مؤرخ، عارف باللہ، صوفیہ کے سلسلہ تجانیہ سے وابستہ، دمشق اور مدینہ منورہ مقیم رہے، تقریباً ۶۵ تصانیف میں سے چند کے نام یہ ہیں، علم حدیث پر مشہور و مقبول کتاب 'الرسالة المستطرفة' جو بیروت اور پھر کراچی سے شائع ہوئی اور اب آپ کے پوتا پروفیسر شیخ محمد منتصر بن محمد زمزمی بن محمد بن جعفر کتانی رحمہم اللہ تعالٰی (وفات ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء)[۳۷۷] کی تحقیق کے ساتھ ۳۳۲ صفحات پر بیروت سے کئی ایڈیشن سامنے آچکے ہیں۔ معجزہ معراج پر 'نیل المنی و السول بمعراج الرسول ﷺ' مطبوع، جشن میلاد النبی ﷺ پر تین کتب طبع ہوئیں، جن میں سے ایک 'الیمن و الاسعاد بمولد خیر العباد' کا اردو ترجمہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ پگڑی باندھنے کی فضیلت پر 'الدعامة فی احکام سنة العمامة' مطبوع، علم حدیث پر 'نظم المتناثر من الحدیث المتواتر' جو ۱۳۲۸ھ میں طبع ہوئی اور ۱۳۳۰ھ میں مولانا احمد علی رامپوری

نے اس کا ایک نسخہ مدینہ منورہ سے فاضل بریلوی کو ہندوستان ارسال کیا[۳۷۸] علم النبی ﷺ پر تین ضخیم جلدوں میں 'جلاء القلوب العینیة لبیان احاطته علیه السلام بالعلوم الکونیة' زیر طبع اور غیر مطبوعہ کتب میں 'شرح علی دلائل الخیرات' اجتماعی ذکر بالجہر کے بارے میں 'نصرة ذوی العرفان' وغیرہ شامل ہیں۔

فاضل بریلوی کے خلیفہ علامہ سید محمد عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) کے استاذ نیز ماموں زاد بھائی۔

آپ کے حالات پر آپ کے فرزند شیخ محمد زمزمی کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساڑھے تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب لکھی جو تا حال شائع نہیں ہوئی۔[۳۷۹]

✸ **شیخ محمد عزیز وزیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

اندلسی الاصل لیکن تیونس میں پیدا ہوئے پھر مدینہ منورہ میں دفن ہونے کی تمنا لیے وہاں ہجرت کر گئے، مالکی عالم۔ آپ کا عظیم الشان ذخیرہ کتب، مکتبہ مسجد نبوی میں منتقل ہو چکا ہے[۳۸۰] ایک اردو تذکرہ نگار کے بقول آپ مملکت ہاشمیہ حجاز میں سید حسین کی کابینہ میں وزیر تھے[۳۸۱] لیکن یہ درست نہیں، وزیر آپ کا لقب تھا، منصب نہیں۔

حسام الحرمین پر آپ کی تقریظ مطبوع ہے، جب کہ دولۃ مکیہ کی نقل بیس روز تک آپ کے پاس رہی، آپ نے بعد از مطالعہ اس کو پسند فرمایا اور تقریظ لکھنے کا عزم کیا[۳۸۲] لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ تقریظ لکھ پائے یا نہیں۔

فاضل بریلوی کے بعد

گزشتہ اوراق پر 'الدولة المکیة' نیز اس کتاب سے متعلق عرب و عجم کی ان شخصیات کے حالات و واقعات پیش کیے گئے جو اس کے مصنف مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی زندگی بلکہ اس کے تصنیف کیے جانے کے ابتدائی دس برسوں یعنی ۱۳۲۳ھ سے ۱۳۳۳ھ دور کے ہیں۔ آج جب کہ فاضل بریلوی کی وفات پر آٹھ سے زائد عشرے گزر چکے،

عرب دنیا کے علمی حلقوں میں اس کتاب کا چرچا ماند نہیں پڑا اور عرب مصنفین کے ہاں اس کا ذکر جاری ہے، جس کی چند مثالیں یہاں پیش ہیں۔

٭ شیخ محمد منیر بن عبدہ آغا دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء)

دمشق کے عالم، جنھوں نے قاہرہ ہجرت کی اور وہیں پر وفات پائی۔ جامعہ ازہر میں تعلیم پائی، اسی دوران علامہ رشید رضا مصری کے حلقہ میں شامل ہوئے اور ۱۳۳۷ھ کو وہاں اشاعتی ادارہ 'دار الطباعۃ المنیریۃ' قائم کیا، جس نے وہابی فکر کی متعدد اہم کتب شائع کیں۔ نیز اپنی دو تصنیفات ہیں، آیات قرآن مجید کی فہرست ہر آیت کے پہلے لفظ کی بنیاد پر حروف تہجی کے اعتبار سے تیار کی جو 'ارشاد الراغبین فی الکشف عن آی القرآن المبین' کے نام سے بارہا شائع ہوئی [۳۸۳] دوسری تصنیف 'نموذج من الاعمال الخیریۃ فی ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ ۱۳۴۹ھ' ہے، جس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں اسی ادارہ نے ساڑھے چھ سو صفحات پر شائع کیا۔ اس میں کچھ صفحات اس دور کی اسلامی دنیا کے اہم علماء کے تذکرہ کے لیے مختص کیے۔ اس ضمن میں خطۂ ہند سے مختلف مکاتب فکر کے تقریباً بیس علماء کا مختصر تعارف دیا۔ یہاں فاضل بریلوی کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی تصانیف کی تعداد سات سو کے قریب بتائی پھر آپ کی اہم تصانیف میں الدولۃ المکیۃ کا نام بھی درج کیا نیز اس کے مطبوعہ ہونے کی اطلاع دی۔ [۳۸۴]

٭ شیخ محمد زمزمی بن محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۳۰۵ھ-۱۳۷۱ھ/۱۸۸۸ء-۱۹۵۱ء)

مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے، والد گرامی کے ساتھ مدینہ منورہ و دمشق میں مقیم رہے، پھر واپس وطن چلے گئے اور عمر کے آخری برس شاہ مراکش کی طرف سے حج وفد میں شامل کیے گئے، جہاں سے واپسی پر بیت المقدس وغیرہ مقامات کی زیارت کے بعد دمشق

میں اپنے عزیز و اقارب کے ہاں مقیم تھے کہ وہیں پر وفات پائی۔ باب صغیر قبرستان میں صحابی جلیل سیدنا بلال ﷺ کے مزار نیز قبر محدث اعظم علامہ سید محمد بدر الدین حسنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قریب دفن کیے گئے۔ مالکی عالم، حافظ قرآن مجید، مبلغ اسلام، مسند، مرشد، سیاح، شاعر، استاذ العلماء، متعدد تصانیف ہیں۔ قروئین یونی ورسٹی مراکش سے وابستہ رہے، عثمانی حکومت نے آپ کو وحدت اسلامی کے لیے کوشاں رہنے پر ایوارڈ پیش کیا۔ مشرق وسطی کے متعدد ممالک نیز سپین کے دورے کیے۔[۳۸۵]

اپنے چھوٹے بھائی مفتی مالکیہ شام، رابطۃ العلماء شام کے صدر، رابطہ عالم اسلامی کے بانی رکن، مرشد السالکین شیخ محمد مکی کتانی دمشقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (وفات ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء) کے ہمراہ آپ دو بار ہندوستان آئے[۳۸۶] پہلی بار فاضل بریلوی کی وفات کے محض ساڑھے تین برس بعد ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء اور پھر ۱۳۵۳ھ میں، جس دوران کراچی، بمبئی، دہلی حیدر آباد بنگلور وغیرہ مقامات پر گئے، نیز اجمیر جا کر صوفیہ کے سلسلۂ چشتیہ کے سرتاج حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ (وفات ۶۲۷ھ/۱۲۳۰ء) کے مزار پر حاضری دی۔[۳۸۷]

شیخ محمد زمزمی کتانی نے ہندوستان کے یہ دونوں سفر' رحلتان الی الهند' کے نام سے قلم بند کیے، جو انٹرنیشنل اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد کے ذیلی ادارہ اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے عربی رسالہ' الدراسات الاسلامیۃ' میں تین اقساط میں شائع ہوئی۔[۳۸۸]

دوسرے سفر کے دوران بمبئی میں آپ کی ملاقات فاضل بریلوی کے ایک شاگرد مولانا حکیم نور محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ہوئی، جن کے ہاں آپ نے الدولۃ المکیۃ وغیرہ فاضل بریلوی کی چند مطبوعہ تصانیف دیکھیں، پھر سفر نامہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ

الاستاذ العلامۃ المشارک احمد رضا خان المحمدی السنی الحنفی القادری

البرکاتی نوفی رحمہ اللہ کی میرے والد گرامی سے ملاقات مدینہ منورہ میں ہوئی، نیز آپ نے الدولۃ المکیۃ پر تقریظ لکھی۔ مزید یہ کہ فاضل بریلوی کی شدید خواہش تھی کہ علم النبی ﷺ پر والد گرامی یعنی شیخ محمد بن جعفر کتانی کی مستقل تصنیف 'جلاء القلوب من الاصداء الغیبیۃ ببیان احاطتہ علیہ السلام بالعلوم الکونیۃ' جلد طبع ہو۔ بلکہ ایک موقع پر فاضل بریلوی نے ان سے فرمایا کہ آپ کی اس تصنیف کی طباعت کا اہتمام میں کیے دیتا ہوں اور اس کے پانچ صد نسخے بھی آپ کو ارسال کیے جائیں گے۔ جواباً والد گرامی نے یہ عذر بتایا کہ ابھی تک اس کتاب کی تکمیل نہیں ہوئی۔

شیخ محمد زمزمی کتانی نے یہیں پر فاضل بریلوی کی دوسری اہم تصنیف 'العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ' کی دو مطبوعہ جلدیں بھی ملاحظہ کیں۔ جن کے بارے سفرنامہ میں لکھا کہ اس میں اسلام واہل سنت مخالف فرقوں قادیانیہ ووہابیہ وغیرہ کا بطور خاص رد کیا گیا ہے۔[۳۸۹]

✵ شیخ یوسف بن ہاشم رفاعی حفظہ اللہ تعالیٰ

(ولادت ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء)

کویت میں پیدا ہوئے، وہیں پر ایم اے اور کراچی یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ سلسلہ نسب وطریقت دونوں اعتبار سے رفاعی، فقیہ شافعی ومرشد کبیر، عالمی مبلغ اسلام، قائد اہل سنت، متعدد تصنیفات میں سے چند کے نام یہ ہیں، نعت ومناقب اہل بیت پر مشتمل دیوان 'زھرۃ المصطفیٰ علیہا و علی ابیہا ازکی السلام' کے علاوہ 'الامام السید احمد الرفاعی مؤسس الطریقۃ الرفاعیۃ'، 'خواطر فی السیاسۃ و المجتمع'، 'الصوفیۃ و التصوف فی ضوء الکتاب و السنۃ'، 'نصیحۃ لاخواننا علماء نجد'، یہ تمام کتب شائع ہو چکی ہیں، نیز کمپیوٹر انٹرنیٹ پر قائم آپ کی ویب سائٹ پر ان سب کے عربی متن جب کہ آخر الذکر کا انگریزی ترجمہ بھی ان دنوں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔[۳۹۰]

۱۹۶۴ء میں کویت کے وزیر مواصلات بنائے گئے، بعد ازاں بھی پارلیمنٹ کے رکن

رہے، جس دوران ملک میں شراب نوشی اور مخلوط نظام تعلیم و دیگر غیر اسلامی افعال کے خلاف سرگرم ارکان پارلیمنٹ کی قیادت کی۔ اب زندگی کے اکثر اوقات تبلیغ اسلام میں بسر کر رہے ہیں۔ ریڈیو، ٹیلے ویژن، اخبارات ورسائل میں آپ کی تقاریر و مضامین نشر ہوتے ہیں۔ موتمر عالم اسلامی کراچی کے نائب صدر رہے، ورلڈ اسلامک مشن کراچی سے وابستہ رہے، عالمی تنظیم سواد اعظم اہل سنت کے جنرل سیکرٹری، کویت و بنگلہ دیش میں متعدد دینی مدارس و مساجد اور شفاخانوں کے بانی و سرپرست، لاتعداد عالمی کانفرنسوں میں شرکت کی۔

۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں کویت سے خلیجی ممالک کا اولین اسلامی وسیاسی عربی ہفت روزہ 'البلاغ' جاری کیا، جو بعد ازاں آپ کے عزیز دوست شیخ عبدالرحمٰن راشد ولایتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملکیت اور اس خطہ کا کثیر الاشاعت رسالہ ہوا۔ اب ڈاکٹر رشید بن عبدالرحمٰن ولایتی اس کے مالک و مدیر اعلیٰ ہیں[۳۹۱] ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر اس کے تازہ شمارے کا انتخاب بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔[۳۹۲]

پاک و ہند اور بنگلہ دیش کے اکابرین اہل سنت کے ساتھ شیخ یوسف رفاعی کے قریبی روابط ہیں اور آپ یہاں کے اہم دینی اداروں کے دورے کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہاں کے متعدد علماء و مشائخ نے آپ سے اجازت وخلافت پائی۔[۳۹۳]

شیخ یوسف رفاعی نے عقائد و معمولات اہل سنت کے دفاع و توضیح میں کتاب 'ادلة اهل السنة و الجماعة او الرد المحكم المنيع على منكرات و شبهات ابن منيع' لکھی، جس کے تیسرے باب میں علم النبی ﷺ کی وسعت پر بحث کرتے ہوئے آپ نے الدولة المكية سے بھرپور استفادہ کیا۔ یہ کتاب بے حد مقبول ہوئی، اس کا پہلا ایڈیشن ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء میں کویت سے ۱۶۰ صفحات پر عام منظر عام پر آیا، پھر یہ انڈونیشیا، مراکش، مصر اور شمالی یمن سے شائع ہوئی، تا آں کہ ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء میں اس کا ساتواں ایڈیشن کویت سے شائع ہوا، نیز ان دنوں آپ کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔[۳۹۴]

شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری حفظہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) نے اس شہرہ آفاق کتاب کا اردو ترجمہ کیا، جو اسلامی عقائد کے نام سے لاہور سے شائع ہوا۔[۳۹۵]

شیخ رفاعی نے اس کتاب میں الدولۃ المکیۃ سے استفادہ پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اپنے دروس وتقاریر میں بھی اس کے مندرجات کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ اوائل ۲۰۰۲ء میں آپ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے فارغ التحصیل علماء کے جشن دستار فضیلت میں شرکت کے لیے پاکستان آئے تو اس عظیم الشان اجتماع میں خطاب کے دوران نعتیہ قصیدہ بردہ کے بعض اشعار کی شرح بیان کرتے ہوئے الدولۃ المکیۃ کا حوالہ دیا۔

آپ نے فاضل بریلوی کی شخصیت وتعارف پر مستقل عربی مضمون بھی لکھا، جو پاک وہند سے بارہا شائع ہوا۔[۳۹۶]

✸ پروفیسر حازم بن محمد احمد عبدالرحیم محفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ

مصر کے باشندہ، ازہر یونی ورسٹی قاہرہ کے استاد، آپ کا مزید تعارف گزشتہ صفحات پر آچکا۔ پروفیسر حازم محفوظ نے اپنی کتاب 'الامام المجدد محمد احمد رضا خان و العالم العربی' میں دولۃ مکیہ کا مفصل ذکر کیا اور اسے امام احمد رضا خان کی متعدد علوم پر گہری دسترس نیز تصنیف وتالیف کے عمل کو سرعت کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی اہم دلیل قرار دیا۔ آپ نے پہلے دولۃ مکیہ کا عمومی تعارف کرایا، پھر رسالہ 'البیان' کے حوالے سے علامہ یوسف نبہانی کی تقریظ کا متن، شام وعراق کے مقرظ علماء کے اسماء گرامی کی فہرست، مصر سے تعلق رکھنے والے کل چار علماء کی تقاریظ کا متن، مکتبہ رضویہ ایڈیشن کے سرورق کا عکس، رسالہ البیان کے سرورق ومتعلقہ صفحات کا عکس، مصری مقرظین میں سے تین کی تقاریظ کے مخطوطات کا عکس، شامل کتاب کیے۔[۳۹۷]

✸ شیخ ابوبکر بن احمد قادری حفظہ اللہ تعالیٰ

(ولادت ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء)

مراکش کے شہر سلا میں پیدا ہوئے اور ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں زندہ تھے۔ سلسلہ نسب وطریقت

دونوں طرح سے قادری، مالکی عالم، معمر، صحافی، تحریک آزادی مراکش کے اہم رہنما، فرانسی استعمار سے حصول آزادی کے لیے کام کرنے والی اہم جماعت 'الحرکۃ الوطنیۃ' کے بانی رکن، سیاسی معاملات میں فعال، رابطہ علماء مراکش کے رکن، رائل اکیڈمی کے رکن، ملک کے متعدد اہم اداروں سے وابستہ رہے، اہم دینی و ثقافتی ماہنامہ 'الایمان' کے ایڈیٹر رہے، متعدد مقالات و تصنیفات ہیں، جن میں 'رجال عرفتھم'، 'فی سبیل بعث اسلامی'، 'فی سبیل وعی اسلامی'، 'مذکراتی فی الحرکۃ الوطنیۃ المغربیۃ' وغیرہ کتب ہیں۔ [۳۹۸]

شیخ ابوبکر قادری نے ۳۵۲ صفحات پر مشتمل اپنی تازہ تصنیف 'الشیخ عبد القادر الجیلانی و دورہ فی الدعوۃ الاسلامیۃ فی انحاء العالمین، الاسیوی و الافریقی' میں ایک باب مشہور قادری مشائخ کے تعارف کے لیے مختص کیا، جس میں فاضل بریلوی کے حالات 'الشیخ الامام احمد رضا القادری البریلوی' کے عنوان سے درج کیے، جن میں آپ کی تصنیفات کی تعداد ایک ہزار کے قریب بتائی، نیز چار اہم کتب کے نام ذکر کیے۔ آپ نے دولۃ مکیہ کا استنبول ایڈیشن ملاحظہ کیا، پھر اس کے بارے میں یوں لکھا:

"الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، و ھذا کتاب عظیم الشان، جلیل البرھان، انطبع فی الترکیۃ بسعی مجاھد الاسلام مولانا حسین حلمی، شکر اللہ مساعیہ الجمیلۃ" ---- [۳۹۹]

✱ ڈاکٹر شیخ جبریل بن فواد حداد حفظہ اللہ تعالیٰ

(ولادت ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء)

لبنان کے دارالحکومت بیروت کے عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوئے، انگلینڈ اور پھر فرانسی ادب پر کولمبیا یونی ورسٹی نیویارک میں تعلیم پائی۔ قیام نیویارک کے دوران اسلام قبول کیا، پھر امریکہ میں مقیم لبنان کے باشندہ نقشبندی مجددی سلسلہ کے مرشد مبلغ اسلام شیخ سید محمد ہشام قبانی طرابلسی [۴۰۰] نیز ان کے مرشد ترکی کے مبلغ اسلام شیخ سید محمد ناظم حقانی قبرصی

(ولادت ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۲ء) سے ملاقات ورابطہ ہوا[۲۰۱] تو مذکورہ سلسلہ طریقت سے وابستہ ہوئے اور ان سے تعلیم وتربیت پائی نیز بیروت ودمشق کے اکابر علماء ومشائخ سے اخذ کیا۔ آپ ۱۹۹۷ء سے دمشق کے محلہ جبل قاسیون میں مقیم ہیں۔ شافعی المذہب، صوفی، مبلغ اسلام، عربی وانگریزی میں متعدد تصنیفات ہیں۔ ان دنوں انگریزی کی مختلف ویب سائٹس پر آپ کے مضامین وکتب ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔[۲۰۲]

قبل ازیں ڈاکٹر جبریل حداد کی تین انگریزی تصنیفات راقم السطور کی نظر سے گزریں، جن کے نام یہ ہیں:

- Abu bakar Al-siddiq. Page 138
- The Excellence Of Syro-Palestine Al-sham And Its People. Page 126
- Advice To Our Brothers The Scholars Of Najad. Page 166

ان میں پہلی سیدنا ابوبکر صدیق ﷛ کے حالات پر، دوسری فضائل شام کے بارے میں اور تیسری سید ہاشم رفاعی کی 'نصیحة لاخواننا علماء نجد' نیز شیخ سید علوی بن احمد حداد حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۷ء) کی 'مصباح الانام و جلاء الظلام فی رد شبه البدعی النجدی التی اضل بها العوام' کے انگریزی تراجم ہیں، جو مترجم کے حواشی کے ساتھ یکجا طبع کی گئیں۔ ابتدائی دو صفحات پر سید یوسف رفاعی کے حالات درج ہیں۔ ان تینوں کتب کے آخری صفحہ پر ڈاکٹر جبریل کا تعارف دیا گیا ہے۔ یہ کتب ۲۰۰۲ء میں مکتبہ الاحباب، دمشق نے شائع کیں، جب کہ ان میں آخر الذکر کا یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔

انٹرنیٹ پر آپ کے انگریزی مضامین کی تعداد ایک سو سے بھی زائد ہوگی، ان میں مسئلہ توحید، حاضر وناظر، نزول سیدنا عیسیٰ ﷵ، انگوٹھے چومنے کا مسئلہ، مفتیٔ اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز کا رد، دمشق کے معاصر غیر مقلد داعی شیخ ناصر البانی کا رد، سلیمان رشدی کا تعاقب، جشن میلاد النبی ﷺ کے خلاف پاکستان کے جسٹس تقی عثمانی دیوبندی کے

جاری کردہ ایک فتویٰ کا رد، علامہ احسان الٰہی ظہیر کی البریلویۃ نامی کتاب میں لگائے گئے الزامات کا ازالہ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حالات، اسلام اور تصوف، بدعت کے معنی، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح، انبیاء علیہم السلام کی برزخی زندگی کے موضوع پر مکہ مکرمہ کے معاصر عالم ڈاکٹر شیخ سید محمد بن علوی مالکی کی تحریر کا ترجمہ، شیخ یوسف رفاعی کا علماء نجد کے نام اہم پیغام کا ترجمہ، شیخ ابوزہرہ مصری اور وہابیت، نیز متعدد اکابر صوفیہ کرام کے حالات پر مستقل مضامین شامل ہیں۔

ڈاکٹر جبریل نے علم النبی ﷺ کی وسعت و اثبات پر انگریزی میں مستقل کتاب بنام:

80 HADITHS OF THE PROPHET,S A KNOWLEDGE OF THE UNSEEN

لکھی، جس میں دولۃ مکیہ کے استنبول ایڈیشن سے بھرپور استفادہ اٹھایا۔ پانچ ابواب پر مشتمل یہ کتاب ان دنوں 'LIVINGISLAM' نامی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ [۳۰۳]



حوالہ جات وحواشی

۱ حضرت ربیع بن صبیح کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۲۹۳/ الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۵/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۴۳تا۳۴۷/ سبحۃ المرجان، صفحہ۳۶/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۳۵

۲ سنت خیر الانام، صفحہ۱۳۱، ۱۵۳

۳ شیخ ابو معشر سندھی کے حالات: الاعلام، جلد۸، صفحہ۱۳/ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، جلد۶، صفحہ۲۷۵تا۲۷۶/ معجم المؤلفین، جلد۴، صفحہ۱۸/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۵۰

۴ شیخ ابوعطاء سندھی کے حالات: الاعلام، جلد۲، صفحہ۵/ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، جلد۶، صفحہ۴تا۶/ معجم الشعراء، جلد۱، صفحہ۲۹۲تا۲۹۳/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۳۹تا۴۱

۵ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۳۱۱

۶ معجم المؤلفین و الکتاب العراقیین، جلد۶، صفحہ۱۹۶ تا ۱۹۷

۷ شیخ بدرالدین دمامینی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۵۷/ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، جلد۱۱، صفحہ۵۳۶ تا ۵۳۹/ شجرۃ النور الزکیۃ، صفحہ۲۳۰ تا ۲۳۱/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ۱۷۷ تا ۱۷۸/ فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، جلد۱، صفحہ۱۳۸، ۱۶۳/ جلد۲، صفحہ۱۴۷/ جلد۳، صفحہ۱۶۰/ فہرس المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقاف، جلد۲، صفحہ۲۷۴، ۲۷۵/ فہرس المخطوطات الموجودۃ، جلد۶، صفحہ۱۷۸ تا ۱۷۹/ معجم الادباء، جلد۵، صفحہ۱۶۹ تا ۱۷۰/ معجم الشعراء، جلد۳، صفحہ۳۳۵ تا ۳۳۶/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۸۷۹ تا ۸۸۰/ معجم المطبوعات المغربیۃ، صفحہ۱۱۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ۲۷۰ تا ۲۷۱/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۱۷۰ تا ۱۷۱/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۲، صفحہ۷۳۹/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۲۶۸ تا ۲۷۰

۸ شیخ جمال الدین بحرق کے حالات: الاسرار النبویۃ، صفحہ۵ تا ۷/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۳۱۵ تا ۳۱۶/ الحدیقۃ الانیقۃ، صفحہ۷ تا ۱۰/ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، جلد۱۱، صفحہ۳۹۳ تا ۳۹۴/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ۳۶۴ تا ۳۶۵/ فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، جلد۱، صفحہ۳۳۹/ فہرس مخطوطات البحرین، جلد۱، صفحہ۲۱۲، ۲۴۲/ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ، جلد۲، صفحہ۲۹۶/ فہرس المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقاف، جلد۳، صفحہ۱۷۶، ۳۱۳/ جلد۴، صفحہ۱۰۰، ۱۱۳/ فہرس مخطوطات مکتبۃ الاحقاف، صفحہ۴۷ تا ۷۵، ۳۰۳، ۳۳۲ تا ۳۳۴، ۳۳۵ تا ۳۳۶/ فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ۱۲۷، ۳۵۲/ فہرس المخطوطات الموجودۃ، جلد۶، صفحہ۳۶۵ تا ۳۶۶، ۳۹۸ تا ۳۹۹/ معجم الادباء، جلد۶، صفحہ۲۷ تا ۲۸/ معجم الشعراء، جلد۵، صفحہ۱۸۷/ معجم ما الف عن مکۃ،

صفحہ۲۷۲/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۵۳۲تا۵۳۳/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم، صفحہ۱۸۶/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۵۶۴تا ۵۶۵/معجم المؤلفین و الکتاب العراقیین، جلد۲، صفحہ۸۸/نزھة الخواطر، صفحہ۳۱۲ تا۳۱۳/النور السافر، صفحہ۳۰۲تا۳۱۱

۹ شیخ سید عیدروس کے حالات: الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۸۲/علماء العرب فی شبه، صفحہ۳۸۲تا۳۸۶/فهرس مخطوطات مکتبة الاحقاف، صفحہ۳۶۷تا۳۶۹، ۳۹۳/معجم الادباء، جلد۳، صفحہ۱۵۵تا۱۵۶/معجم الشعراء، جلد۲، صفحہ۳۱۳تا۳۱۴/ معجم ما الف عن مکة، صفحہ۲۷۶/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۸۲۲/نزھة الخواطر، صفحہ۳۵۲تا۳۵۳/النور السافر، صفحہ۳۸۸تا۳۹۵

۱۰ شیخ سید شیخ فخری کے حالات: الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۸۲/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۳۳۶،۵۰۳/جلد۲، صفحہ۶۸۲/فهرس المخطوطات العربیة فی مکتبة الاوقاف، جلد۲، صفحہ۵۱۲/فهرس مخطوطات مکتبة الاحقاف، صفحہ۳۱۲تا۳۱۴، ۳۵۸،۳۵تا۳۵۹/معجم الشعراء، جلد۲، صفحہ۳۱۵/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۷۰۲/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۸۲۲

۱۱ شیخ احمد شروانی کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۳۶/تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۱۰۵/حلیة البشر، جلد۱، صفحہ۲۸۹تا۲۹۸/معجم الادباء، جلد۱، صفحہ۲۶۷/معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ۲۲۷تا۲۳۰/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۱۱۲۰تا۱۱۲۱/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم، صفحہ۳۳۶/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۲۷۹/نزھة الخواطر، صفحہ۹۰۳/نزھة الفکر، جلد۱، صفحہ۱۰۳تا۱۱۱

۱۲ شیخ سید ابوبکر سقاف باعلوی کے حالات: الاعلام، جلد۲، صفحہ۶۵/جلد۳، صفحہ۳۰۸،۳۳۲/حلیة البشر، جلد۱، صفحہ۱۲۳تا۱۲۶/دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی،

جلد۵، صفحہ۲۳۳ تا ۲۳۵/ فہرس الفهارس و الأثبات، جلد۱، صفحہ۱۳۶ تا ۱۳۷/ معجم الأدباء، جلد۱، صفحہ۲۷۶ تا ۲۷۷/ معجم الشعراء، جلد۱، صفحہ۳۵۶/ معجم المطبوعات العربية في شبه، صفحہ۲۳۳ تا ۲۳۵/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۱، صفحہ۱۳۰ تا ۱۳۱/ معجم المؤلفين، جلد۱، صفحہ۲۳۹

۱۳ مولانا رضی الدین صغانی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۶۹۳/ الاعلام، جلد۲، صفحہ۲۱۴/ التاريخ و المؤرخون بمكة، صفحہ۳۱ تا ۳۳/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۱۶۲ تا ۱۶۳/ حدائق الحنفية، صفحہ۲۸۱ تا ۲۸۲/ الرسالة المستطرفة، صفحہ۱۵۱/ سبحة المرجان، صفحہ۲۸ تا ۲۹/ العُباب الزاخر، جلد۱، مقدمہ/ علماء العرب في شبه، صفحہ۱۷ تا ۱۸/ فهرس مخطوطات الحديث الشريف، صفحہ۲۹۳ تا ۲۹۵، ۳۱۹، ۳۳۵ تا ۳۳۷، ۵۸۲ تا ۵۸۷/ فهرس المخطوطات العربية في مكتبة الأوقاف، جلد۱، صفحہ۲۳۳، ۲۳۵ تا ۲۳۶، ۳۰۰، ۳۱۱/ جلد۳، صفحہ۳۰۶ تا ۳۰۷/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ۶۰/ الفوائد البهية، صفحہ۱۰۸ تا ۱۱۰/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۲۰۸ تا ۱۲۰۹/ معجم مؤلفي مخطوطات مكتبة الحرم، صفحہ۳۳۹/ معجم المؤلفين، جلد۱، صفحہ۵۸۳ تا ۵۸۴/ مفيد المفتی، صفحہ۱۲۳/ نزهة الخواطر، صفحہ۹۱ تا ۹۳

۱۴ مولانا صفی الدین ارموی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۶۳۶/ الأعلام، جلد۶، صفحہ۲۰۰/ فهرس دار الكتب المصرية، جلد۱، صفحہ۲۹۶/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ۳۰۶/ نزهة الخواطر، صفحہ۲۰۰ تا ۲۰۱

۱۵ شیخ عمر غزنوی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۶۳۵/ الاعلام، جلد۵، صفحہ۴۲/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۵۷/ حدائق الحنفية، صفحہ۳۱۸، ۳۲۱/ الفوائد البهية، صفحہ۲۳۱/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۳۷۹/ معجم المؤلفين، جلد۲، صفحہ۵۵۴/ مفيد المفتی، صفحہ۲۳۶/ نزهة الخواطر، صفحہ۱۸۱ تا ۱۸۲

۱۶ شیخ علی متقی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ ۶۹۶/ اخبار الاخیار، صفحہ ۳۲۳ تا ۳۵۵/ اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۸۳۸/ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۲۷۱، ۳۰۹/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۳۴۸ تا ۳۴۹/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۳۰۵ تا ۳۰۶/ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، صفحہ ۲۹۸ تا ۳۰۰/ الخزائن، جلد ۱، صفحہ ۷۸ تا ۸۱/ الرسالۃ المستطرفۃ، صفحہ ۱۸۳/ سبحۃ المرجان، صفحہ ۴۳/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۲/ فہرس مخطوطات البحرین، جلد ۱، صفحہ ۱۶۰/ فہرس مخطوطات الحدیث الشریف، صفحہ ۱۲۳، ۵۱۸ تا ۵۱۹/ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ، تصوف، جلد ۱، صفحہ ۱۸۰، ۱۸۲، ۲۳۰ تا ۲۳۱، ۲۷۱، ۲۷۳۲ تا ۲۷۳۳/ جلد ۲، صفحہ ۵۶ تا ۵۷، ۲۹۶ تا ۲۹۷/ جلد ۳، صفحہ ۹۰ تا ۹۱/ فہرس مخطوطات مکتبۃ الأحقاف، صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۳، ۲۸۱/ فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ ۴۲، ۸۳/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ ۳۱۸، ۳۲۴/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۶۱۴، ۱۸۸۳/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ ۴۳۰/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۴۳۰/ مفید المفتی، صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۳۸۵ تا ۳۸۹/ النور السافر، صفحہ ۳۲۱ تا ۳۲۶

۱۷ شیخ قطب الدین نہروالی کے حالات: اعلام الحجاز، جلد ۴، صفحہ ۱۲۸/ اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۷۷۴ تا ۷۷۵/ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۶ تا ۷/ تاریخ مکۃ، صفحہ ۴۷۳/ التاریخ و المؤرخون بمکۃ، صفحہ ۲۴۳ تا ۲۵۳/ تکملہ حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۵۲۲ تا ۵۲۵/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد ۲، صفحہ ۹۴۳ تا ۹۶۱/ فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ ۳۵۷/ مختصر نشر النور، صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۸/ معجم الشعراء، جلد ۳، صفحہ ۳۱۶/ معجم ما الف عن مکۃ، صفحہ ۵۱، ۷۳، ۹۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۸۷۱ تا ۱۸۷۲/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ ۲۹۷/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸/ المکتبات الخاصۃ

فی مکة المکرمة، صفحہ۱۳ تا ۱۷/من تاریخنا، صفحہ ۲۱۰/نزہة الخواطر، صفحہ ۳۰۵ تا ۳۰۶/
نشر الریاحین، جلد۲، صفحہ ۵۵۵ تا ۵۶۰/نظم الدرر، صفحہ ۱۴/النور السافر، صفحہ ۳۹۹ تا
۵۰۵/ہدیل الحمام، جلد۳، صفحہ ۱۰۶۵ تا ۱۰۶۸

۱۸ مولانا رحمت اللہ سندھی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ ۳۳۴/۵۳۴/
الاعلام، جلد۳، صفحہ ۱۹/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۶/تذکرہ علمائے
ہند، صفحہ ۱۸۸ تا ۱۸۹/الخزائن، جلد۱، صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۳/طرب الاماثل، صفحہ ۲۷۵/علماء
العرب فی شبہ، صفحہ ۲۷۴/فہرس دار الکتب المصریة، جلد۱، صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶، ۳۵۸،
۳۶۰/فہرس المخطوطات الموجودة، جلد۶، صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۷/مختصر نشر
النور، صفحہ ۱۹۵ تا ۱۹۶/معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۱۹۹، ۲۳۱/معجم المطبوعات
العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ ۹۳۰/جلد۲، صفحہ ۱۷۹۳ تا ۱۷۹۴/معجم مؤلفی
مخطوطات مکتبة الحرم، صفحہ ۳۱۸/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ ۱۲/۷/ مفید المفتی،
صفحہ ۳۳۴/نزہة الخواطر، صفحہ ۳۳۹/نظم الدرر، صفحہ ۸ تا ۹/النور السافر، صفحہ ۵۶۰ تا ۵۶۱

۱۹ شیخ تاج الدین سنبھلی کے حالات: الطریقة النقشبندیة، صفحہ ۴۳، ۷۸، ۱۲۰/
علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۶/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریة،
جلد۳، صفحہ ۲/۱۷/فہرس دار الکتب المصریة، جلد۱، صفحہ ۲۷۹، ۳۰۳، ۳۰۸، ۳۶۱/
فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریة، تصوف، جلد۱، صفحہ ۳۳ تا ۳۴، ۹۳، ۲۹۱ تا ۲۹۲/
فہرس المخطوطات العربیة فی مکتبة الاوقاف، جلد۱، صفحہ ۶۷۸/جلد۲، صفحہ ۲۹۸/
جلد۴، صفحہ ۳۲۳/فہرس المکتبة الازہریة، جلد۳، صفحہ ۵۷۷ تا ۵۷۸، ۶۳۵/معجم
المؤلفین، جلد۱، صفحہ ۲۵۵، ۳۳/۷/جلد۳، صفحہ ۳۰۵/نثر المآثر، صفحہ ۱۰۹/نزہة الخواطر،
صفحہ ۵۰۷ تا ۵۰۸/نظم الدرر، صفحہ ۲۸ تا ۲۹/نفحات الانس، جلد۱، صفحہ ۵، ۲۹، ۳۳

۲۰ مولانا ابوالحسن سندھی کبیر کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ ۲۵۳/تراجم

اعیان ،صفحہ ۶۰/ الرسالۃ المستطرفۃ ،صفحہ ۲۱۶/سلک الدرر ،جلد ۴، صفحہ ۷۹تا ۸۰/
فہرس مخطوطات الحدیث الشریف ،صفحہ ۱۳۱،۲۹۴/فہرست المخطوطات
دار الکتب المصریۃ ،جلد ۲، صفحہ ۱۷،۱۹۴/فہرست المخطوطات دار الکتب
المصریۃ ،مصطلح ،جلد ۱، صفحہ ۱۱۹/فہرس الفہارس و الاثبات ،جلد ۱، صفحہ ۱۴۸/معجم
المطبوعات العربیۃ فی شبہ ،صفحہ ۱۳۱/معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ ،جلد ۱،
صفحہ ۱۰۵۶تا ۱۰۵۷/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم ،صفحہ ۳۱۹/معجم
المؤلفین ،جلد ۱، صفحہ ۵۶۲/جلد ۳، صفحہ ۲۶۸/نزہۃ الخواطر ،صفحہ ۶۸۵

۲۱ مولانا محمد قائم سندھی کے حالات: تذکرہ علمائے ہند ،صفحہ ۴۷۵تا
۴۷۶/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ ،مصطلح ،جلد ۱، صفحہ ۱۷۰/
نزہۃ الخواطر ،صفحہ ۸۳۵

۲۲ مولانا محمد حیات سندھی کے حالات: ابجد العلوم ،صفحہ ۶۶۵/الاعلام،
جلد ۶، صفحہ ۱۱۱/الایقاف علی سبب الاختلاف ،صفحہ ۷تا ۱۲/تحفۃ الانام فی العمل
بحدیث النبی علیہ السلام ،صفحہ ۳۱تا ۲۶/تذکرہ علمائے ہند ،صفحہ ۴۷/تراجم اعیان ،
صفحہ ۶۸/الخزائن ،جلد ۱، صفحہ ۲۲۷تا ۲۳۰/الرسالۃ المستطرفۃ ،صفحہ ۱۸۱/سبحۃ
المرجان ،صفحہ ۹۵تا ۹۷/سلک الدرر ،جلد ۴، صفحہ ۳۳تا ۳۴/فتح الغفور ،صفحہ ۲۳تا ۴۸/
فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ ،جلد ۳، صفحہ ۵۵، ۱۳۹/فہرست
المخطوطات دار الکتب المصریۃ ،مصطلح ،جلد ۱، صفحہ ۱۰۲، ۳۱۸/فہرس الفہارس
و الاثبات ،جلد ۱، صفحہ ۳۵۶تا ۳۵۷/فہرس مخطوطات جامعۃ الملک سعود ،
جلد ۵، صفحہ ۱۴۰/فہرس مخطوطات الحدیث الشریف ،صفحہ ۱۳۱، ۳۷۹/فہرس
مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ ،تصوف ،جلد ۲، صفحہ ۳۵۱تا ۳۵۲/فہرس
المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقاف ،جلد ۱، صفحہ ۲۵۳، ۳۷۵تا ۳۷۶/فہرس

مخطوطات مکتبۃ الاحقاف، صفحہ ۳۷۲ تا ۳۷۳/مآثر الکرام، صفحہ ۲۳۲ تا ۲۳۴/
معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ ۳۱۸/معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۱۷۱/
نزھۃ الخواطر، صفحہ ۸۱۵ تا ۸۱۶

۲۳ حافظ مرتضیٰ بلگرامی زبیدی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ ۵۷۰ تا ۵۸۰،
۶۷۶/اتحاف الاخوان، صفحہ ۹۷ تا ۱۰۲/الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۶۹ تا ۷۰/تذکرہ علمائے
ہند، صفحہ ۳۹۱ تا ۳۹۴/حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۴۷۷ تا ۴۷۹/حلیۃ البشر، جلد ۳، صفحہ ۱۴۹۲ تا
۱۵۱۶/الرسالۃ المستطرفۃ، صفحہ ۸۵/رضوان، شمارہ ۷، اگست ۱۹۵۰ء، صفحہ ۶/شمارہ ۱۴،
اگست ۱۹۵۰ء، صفحہ ۷،۱۰/الزبیدی فی کتابہ تاج العروس، صفحہ ۱۳ تا ۱۶۵/علماء
العرب فی شبہ، صفحہ ۶۸۹ تا ۶۹۱/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ،
جلد ۱، صفحہ ۳۱۲/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، مصطلح، جلد ۱، صفحہ ۴۸،
۱۳۶ تا ۱۳۷، ۱۵۴، ۲۶۳، ۲۹۸ تا ۲۹۹/فہرس الفہارس و الاثبات، جلد ۱، صفحہ ۱۶۵ تا
۱۶۶، ۵۲۶ تا ۵۳۳/فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ، تصوف، جلد ۲، صفحہ ۱۵۷
تا ۱۶۷/معجم الشعراء، جلد ۵، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۶/معجم ما الف عن مکۃ، صفحہ ۸۱،
۱۹۶، ۲۷۳/معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۷۲۶ تا ۱۷۲۷/معجم
المطبوعات المغربیۃ، صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۳/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم،
صفحہ ۲۹۲/معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۶۸۱ تا ۶۸۲/معجم المؤلفین و الکتاب
العراقیین، جلد ۸، صفحہ ۲۳۷، ۳۶۹/ مفید المفتی، صفحہ ۱۳۹/موسوعۃ اعلام المغرب،
جلد ۷، صفحہ ۲۳۳۴ تا ۲۳۳۵/نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۱۰۸ تا ۱۱۱۲

۲۴ مولانا عابد سندھی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ ۶۶۶/اتحاف
الاخوان، صفحہ ۷۵ تا ۷۶/الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰/الامام محمد عابد
السندھی، کل صفحات ۵۶۰/انوار قطب مدینہ، صفحہ ۵۶ تا ۵۷/التاریخ و المؤرخون

بمکۃ، صفحہ ۳۱۲ تا ۳۱۳/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۳۴۹/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۱/ الرسالۃ المستطرفۃ، صفحہ ۸۵/ سندھ کے صوفیائے نقشبند، جلد ۱، صفحہ ۵۵۸ تا ۵۶۱/ الطریقۃ النقشبندیۃ، صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۶۸۲ تا ۶۸۳/ فہرس الفقہ الحنفی، صفحہ ۳۱۳ تا ۳۲۹/ فہرس الفہارس و الأثبات، جلد ۱، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۷۱/ جلد ۲، صفحہ ۲۰ تا ۲۲، ۷۲/ فہرس مخطوطات الحدیث الشریف، صفحہ ۷۹، ۳۰۲ تا ۳۰۳، ۳۰۷، ۵۰۵، ۵۳۱ تا ۵۳۲، ۶۰۸، ۶۲۲ تا ۶۲۳/ فہرس مخطوطات مکتبۃ الأحقاف، صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱/ معجم الشعراء، جلد ۵، صفحہ ۸۰ تا ۸۱/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ ۱۳۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ ۳۱۸ تا ۳۱۹/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۳۷۵/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۰۹۶ تا ۱۰۹۸

۲۵ مولانا شاہ عبدالغنی مجددی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ ۷۱۸ تا ۷۱۹/ اتحاف الاخوان، صفحہ ۶۳ تا ۶۵/ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۳۳/ انوار قطب مدینہ، صفحہ ۵۶/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۲۵/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۳۱۰/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۵۰۷ تا ۵۰۸/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۶۲۶/ فہرس الفہارس و الأثبات، جلد ۲، صفحہ ۷۵۸ تا ۷۶۳، ۱۱۶۵ تا ۱۱۶۶/ فہرس مخطوطات الحدیث الشریف، صفحہ ۱۲۱/ مرأۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۲۸، ۲۰۳/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ ۱۶۱، ۳۶۹، ۳۱۷/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۱، صفحہ ۸۸۹/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ ۲۷۶ تا ۲۷۷/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۱۷۹/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۰۲۳

۲۶ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے حالات: اعلام الحجاز، جلد ۲، صفحہ ۲۸۶ تا ۳۱۳/ اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۵۸ تا ۶۶۱/ الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۱۸/ افکار رضا، شمارہ جنوری، جون ۲۰۰۲، صفحہ ۳۱ تا ۳۷/ انوار قطب مدینہ، صفحہ ۵۷ تا ۵۹/ اھل الحجاز، صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۵/ تاریخ مکۃ، صفحہ ۵۸۰ تا ۵۸۱/ تجلیات مہر انور، صفحہ ۳۱۰ تا ۳۳۵/ تذکرہ

علمائے ہند، صفحہ ۷۰ ۵/ الحرکۃ الادبیۃ فی المملکۃ، صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۸/ سراج الاخبار، شمارہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۰ء، صفحہ ۵/ سیر و تراجم، صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۲/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۷۵۰/ المدرسۃ الصولتیۃ، صفحہ ۱ تا ۳۲/ مراۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۲۷۳/ معارف رضا، شمارہ نومبر ۲۰۰۱ء، صفحہ ۱۷ تا ۱۸/ شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، صفحہ ۲۲ تا ۲۵/ معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد ۲، صفحہ ۵۷۳ تا ۵۷۴/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۱، صفحہ ۹۲۹ تا ۹۳۰/ معجم المؤلفین، جلد ۱، صفحہ ۱۲۷/ من تاریخنا، صفحہ ۲۶۱ تا ۲۷۱/ المنہل، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۵۲ تا ۱۶۶/ مہر منیر، صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۱، ۳۹۸ تا ۴۰۰/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۲۲۸ تا ۱۲۲۹/ نشر الریاحین، جلد ۲، صفحہ ۵۹۷ تا ۶۰۸

۲۷ حضرت داتا گنج بخش ہجویری کے حالات عربی زبان میں ڈاکٹر اسعاد قندیل نے بڑی تفصیل سے قلم بند کیے، جو کشف المحجوب کے مذکورہ ایڈیشن کے آغاز میں درج ہیں، نیز الامام احمد رضا خان و اثرہ، صفحہ ۵۳ تا ۵۵/ الرسالۃ، شمارہ یکم ستمبر ۱۹۳۳ء، صفحہ ۱۱ تا ۱۳/ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ، تصوف، جلد ۱، صفحہ ۳۶ تا ۳۷/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۶۹/ نفحات الانس، جلد ۱، صفحہ ۳۵۰ تا ۳۵۱/ نور الحبیب، شمارہ جنوری ۲۰۰۳ء، صفحہ ۲۹ تا ۳۸

۲۸ مولانا نور الحق ماجی بون کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۹۷۱/ الاعلام، جلد ۸، صفحہ ۵۱ تا ۵۲/ معجم المؤلفین، جلد ۴، صفحہ ۴۳

۲۹ مولانا فضل اللہ ما جو سہروردی کے حالات: حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۳۳۲/ فہرس مخطوطات دار الکتب المصریۃ، جلد ۱، صفحہ ۳۳۴/ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ، تصوف، جلد ۱، صفحہ ۳۵/ مفید المفتی، صفحہ ۹۹، ۲۶۷

۳۰ مولانا جمال الدین نقرہ کار کے حالات: الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۱۲۶/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۸۰/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۱

۳۱ مولانا صفی الدین ردولوی چشتی کے حالات: تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۲۵۱ تا۲۵۲/ فهرس المخطوطات العربية فی مكتبة الأوقاف، جلد۳، صفحہ۳۳۰/ نزهة الخواطر، صفحہ۲۵۶

۳۲ مولانا علی مخدوم مہائمی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۶۹۵/ الاعلام، جلد۴، صفحہ۲۵۷/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۴۹ تا۳۵۰/ حدائق الحنفية، صفحہ۳۲۳/ الدراسات الاسلامية، شمارہ اپریل، جون۲۰۰۰ء، صفحہ۲۰۰، ۲۰۳/ شمارہ جولائی، ستمبر۲۰۰۰ء، صفحہ۲۲۱، ۲۳۷/ سبحة المرجان، صفحہ۳۹ تا۴۲/ فهرس دار الكتب المصرية، جلد۱، صفحہ۲۹۲/ فهرس مخطوطات دار الكتب الظاهرية، تصوف، جلد۱، صفحہ۵۹۳/ جلد۲، صفحہ۳۲۲/ فهرس المخطوطات العربية فی مكتبة الأوقاف، جلد۱، صفحہ۵۶ تا۵۷/ جلد۲، صفحہ۹۵ تا۹۶/ معجم المطبوعات العربية فی شبه، صفحہ۳۶۶ تا۳۶۷/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۷۱۷/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم، صفحہ۲۷۸/ معجم المؤلفين، جلد۲، صفحہ۳۹۰/ مؤلفات ابن عربی، صفحہ۲۸۲/ نزهة الخواطر، صفحہ۲۶۱

۳۳ مولانا مسعود بیگ دہلوی کے حالات: اخبار الاخیار، صفحہ۲۳۹ تا۲۴۳/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۴۹۴/ فهرس المخطوطات العربية فی مكتبة الأوقاف، جلد۲، صفحہ۲۸۹/ معجم المؤلفين، جلد۱، صفحہ۸۲۳/ نزهه الخواطر، صفحہ۲۵۴ تا۲۵۵

۳۴ مولانا سعد الدین محمود دہلوی کے حالات: الاعلام، جلد۲، صفحہ۹۹/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم، صفحہ۲۷۵/ معجم المؤلفين، جلد۱، صفحہ۷۵۸/ نزهة الخواطر، صفحہ۲۸۲

۳۵ مولانا زین الدین بن علی معبری کے حالات: الاعلام، جلد۳، صفحہ۶۴/ الثقافة، شمارہ دسمبر۱۹۹۷ء، صفحہ۲۳ تا۲۵/ معجم المطبوعات العربية فی شبه، صفحہ۱۸۱/

معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۷۶۳، ۱۸۸۰، ۱۸۸۲/ معجم المؤلفين، جلد۱، صفحہ۳۲۷/ نزهة الخواطر، صفحہ۳۳۱ تا ۳۳۲

۳۶ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۱۳/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۵۶ تا ۳۵۷/ سبحة المرجان، صفحہ۳۵/ فهرس دار الكتب المصرية، جلد۱، صفحہ۲۸۳/ ضمیمہ صفحہ۴۰/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۹۷۰ تا ۹۷۱/ فهرس مخطوطات دار الكتب الظاهرية، تصوف، جلد۱، صفحہ۳۸۳ تا ۳۸۴/ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری، حالات و آثار، کل صفحات۲۱۵/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۶۳۰/ معجم المطبوعات المغربية، صفحہ۱۰۷، ۲۳۱/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ۲۷۵/ نثر المآثر، صفحہ۱۱۶ تا ۱۱۷/ نزهة الخواطر، صفحہ۲۰۸

۳۷ مولانا محمد طاہر پٹنی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۶۹۶ تا ۶۹۷/ اخبار الاخیار، صفحہ۳۶۶/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۷۲/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۳۰ تا ۳۳۲/ التعليقات السنية، صفحہ۱۷۲/ حدائق الحنفية، صفحہ۳۰۸ تا ۳۰۹/ سبحة المرجان، صفحہ۳۳ تا ۳۵/ معجم المطبوعات العربية فی شبہ، صفحہ۲۵۹ تا ۲۶۰/ معجم المطبوعات العربية و المعربه، جلد۲، صفحہ۱۶۷۰ تا ۱۶۷۱/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم، صفحہ۳۹۵/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ۳۶۵ تا ۳۶۶/ نزهة الخواطر، صفحہ۳۰۹ تا ۳۱۱/ النور السافر، صفحہ۳۷۵ تا ۳۷۶

۳۸ مولانا مرزا مخدوم کی تصنیفات کا ذکر: فهرس مخطوطات جامعة الملك سعود، جلد۵، صفحہ۳۰۳/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ۹۰۲

۳۹ الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۰۳ تا ۲۰۴/ فهرس مخطوطات مكتبة الاحقاف، صفحہ۳۶۸ تا ۳۶۹/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ۱۱۲

۴۰ مولانا زین الدین بن عبدالعزیز معبری کے حالات: الاعلام، جلد۳،

صفحہ۶۴/فتح المعین، صفحہ۲۵تا۲۸/فہرس مخطوطات البحرین، جلد۱، صفحہ۹۶/فہرس
مخطوطات مکتبة الاحقاف، صفحہ۳۰۱تا۳۰۲/فہرس مخطوطات مکتبة مکة
المکرمة، صفحہ۲۱۰/فہرس المخطوطات الموجودة، جلد۶، صفحہ۳۰۹تا۳۱۰/فہرس
المکتبة الازهریة، جلد۳، صفحہ۶۲۰/معجم رجال الفکر و الادب، جلد۲، صفحہ۸۳۳تا
۸۳۶/معجم المطبوعات العربیة فی شبہ، صفحہ۱۸۰، ۵۲۷/معجم المطبوعات
العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۹۸۸/جلد۲، صفحہ۱۷۶۲تا۱۷۶۳/معجم المؤلفین، جلد۱،
صفحہ۷۴۱/نزهة الخواطر، صفحہ۳۳۱

۴۱ مولانا محمد فضل اللہ برہان پوری کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۳۳۱/
تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۲۲۸/دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، جلد۱۲، صفحہ۵۱۰تا۵۱۱/علماء العرب
فی شبہ، صفحہ۲۲۸/فہرس دار الکتب المصریة، جلد۱، ضمیمہ صفحہ۳۶/فہرس مخطوطات
دار الکتب الظاهریة، تصوف، جلد۱، صفحہ۵، ۱۰۷، ۲۵۴تا۲۵۶/فہرس مخطوطات
العربیة فی مکتبة الاوقاف، جلد۲، صفحہ۱۱۱تا۱۱۲/فہرس المکتبة الازهریة، جلد۳،
صفحہ۵۲۹، ۵۵۰تا۵۵۱/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۵۸۹تا۵۹۰/نزهة الخواطر، صفحہ۲۲۵

۴۲ امام ربانی شیخ احمد سرہندی کے حالات پر عربی زبان میں مفتی محمد مکرم احمد
مجددی دہلوی کی مستقل کتاب زیر طبع ہے، نیز ابجد العلوم، صفحہ۶۹۸تا۷۰۰/ارغام
المرید، صفحہ۶۹تا۷۲/الاعلام، جلد۱، صفحہ۱۳۲تا۱۳۳/الامام احمد رضا خان و اثرہ،
صفحہ۵۷تا۵۸/ البهجة السنیة، صفحہ۷۶تا۸۲/الحدائق الوردیة، صفحہ۱۷۸تا۱۹۱/
سبحة المرجان، صفحہ۴۷تا۵۲/السلسلة الذهبیة، صفحہ۱۸۶تا۱۹۵/الطریقة
النقشبندیة، صفحہ۶۴تا۶۷/علماء العرب فی شبہ، صفحہ۳۰۸تا۳۱۰/فہرس دار الکتب
المصریة، جلد۱، صفحہ۲۷۹/فہرس مخطوطات دار الکتب الظاهریة، تصوف، جلد۳،
صفحہ۷تا۸/فہرس المخطوطات العربیة فی مکتبة الاوقاف، جلد۲، صفحہ۳۳۶، ۵۰۲تا

۵۰۳/معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۳۸۰تا۱۳۸۱/معجم مؤلفی مخطوطات المکتبۃ الحرم، صفحہ۱۹۶، ۳۱۸، ۳۲۰/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۱۶۲/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۴۷۹تا۳۸۶/نفائس السانحات، صفحہ۱۹تا۳۹

۴۳ شیخ عبدالقادر عیدروس کے حالات: الاعلام، جلد۴، صفحہ۳۹/تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۱۵/حدائق الحنفیۃ، صفحہ۳۲۷تا۳۲۸/علماء العرب فی شبہ، صفحہ۲۳۵تا ۲۳۶/معجم الادباء، جلد۴، صفحہ۱۱تا۱۲/معجم الشعراء، جلد۳، صفحہ۲۰۶تا۲۰۷/معجم ما الف عن مکۃ، صفحہ۲۶۳، ۲۶۶/معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۲۹۴/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۳۹۹تا۱۴۰۰/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ۳۸۶/معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۱۸۸/نزھۃ الخواطر، صفحہ۵۶۹تا۵۷۰/النور السافر، صفحہ۱۱تا۱۳، ۳۳۳تا۳۵۳

۴۴ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے سیاسی افکار و نظریات پر ڈاکٹر محمد یونس قادری نے کراچی یونی ورسٹی سے ڈاکٹر منظور الدین احمد کی نگرانی میں حال ہی میں اردو مقالہ پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، نیز ابجد العلوم، صفحہ۷۰۰/الاجازات المتینۃ، صفحہ۵۸تا ۶۰/الامام احمد رضا خان و اثرہ، صفحہ۵۹/اخبار الاخیار، صفحہ۱۲تا۱۶، ۳۰۰تا۳۰۸/ الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۸۰تا۲۸۱/تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۲۷۶تا۲۷۸/ثقافۃ الھند، شمارہ۱، سال۱۹۹۲ء، صفحہ۵۲تا۵۷/حجاز، شمارہ نومبر دسمبر۱۹۹۰ء، صفحہ۱۹تا۲۰/حدائق الحنفیۃ، صفحہ۴۳۰تا۴۳۲/حیات شیخ عبد الحق محدث دھلوی، کل صفحات۳۸۰/رضوان، شمارہ۷/اگست۱۹۳۹ء، صفحہ۲تا۵/سبحۃ المرجان، صفحہ۵۲تا۵۳/ضیائے حرم، شمارہ مئی۲۰۰۰ء، صفحہ۵۰تا۵۷/علماء العرب فی شبہ، صفحہ۳۲۸تا۳۳۰/فھرس الفقہ الحنفی، صفحہ۳۰۷/فھرس الفھارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۷۲۵تا۷۲۸/مشکوۃ المصابیح، جلد۱، مقدمہ صفحہ۱۷/معارف رضا، شمارہ۱، اپریل، جون۲۰۰۳ء، صفحہ۱۱۳تا

۱۲۳/معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ۲۷۳ تا ۲۷۴، ۲۶۰ تا ۲۶۱/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۸۸۹/جلد۲، صفحہ۲۰۳۰/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم، صفحہ۲۷۵/معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۵۸/ مفید المفتی، صفحہ۱۳۴/نزھة الخواطر، صفحہ۵۵۳ تا ۵۵۷/نور الحبیب، شمارہ جولائی ۲۰۰۳ء، صفحہ۴۳ تا ۵۲، شمارہ اگست ۲۰۰۳ء، صفحہ۵۲ تا ۶۲/نورنور چہرے، صفحہ۱۰۸ تا ۱۶۵

۳۵ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۱۰۲ تا ۷۰۲/الاعلام الشرقیة، جلد۱، صفحہ۲۸۴، ۳۲۸/الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۸۳/جلد۶، صفحہ۱۲۵، ۱۷۳/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، حاشیہ صفحہ۱۳۰/تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۲۸۰ تا ۲۸۱/تراجم المؤلفین التونسیین، جلد۲، صفحہ۲۳۵/جلد۳، صفحہ۳۰۳/جلد۵، صفحہ۱۷۵/حدائق الحنفیة، صفحہ۴۳۵/سبحة المرجان، صفحہ۶۶/ضیائے حرم، شمارہ جنوری ۱۹۹۹ء، صفحہ۷۳ تا ۷۶/طرب الاماثل، صفحہ۵۱۳/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریة، جلد۱، صفحہ۲۳۰، ۲۵۴/فہرس المخطوطات العربیة فی مکتبة الاوقاف، جلد۱، صفحہ۹۲/جلد۲، صفحہ۱۳۸ تا ۱۳۹، ۱۸۷ تا ۱۸۹، ۲۷۴/جلد۳، صفحہ۲۷۶، ۲۸۲ تا ۲۸۳، ۳۰۳ تا ۳۰۴/جلد۴، صفحہ۱۳ تا ۱۴/فہرس مخطوطات مکتبة الاحقاف، صفحہ۳۶۳/فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۸۸/فہرس المخطوطات الموجودة، جلد۵، صفحہ۱۹۰، ۲۱۲/معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ۲۷۸ تا ۲۷۹/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۱۰۶۸ تا ۱۰۶۹/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم، صفحہ۳۲۱ تا ۳۲۲/معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۶۰/معجم المؤلفین العراقیین، جلد۳، صفحہ۱۶۱/ مفید المفتی، صفحہ۱۳۵/نزھة الخواطر، صفحہ۵۵۸

۳۶ مولانا نظام الدین برہان پوری کے حالات: تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۵۲۷/معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ۳۳۳/معجم المطبوعات العربیة و المعربة،

جلد۱، صفحہ ۳۹۷ تا ۳۹۸/ مفید المفتی، صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۳/ نزہۃ الخواطر، صفحہ ۶۵۶

۴۷ ملا احمد جیون کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ ۷۰۴/ الاعلام، جلد۱، صفحہ ۱۰۸ تا ۱۰۹/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۶/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۳۵۴ تا ۳۵۵/ سبحۃ المرجان، صفحہ ۷۹/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ ۸۱۲/ المدرسۃ الصولتیۃ، صفحہ ۴۰، ۶۸، ۶۹، ۷۳، ۷۴، ۸۱/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۲/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ ۱۱۶۴ تا ۱۱۶۵/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ ۱۳۵/ مفید المفتی، صفحہ ۱۳۷/ نزہۃ الخواطر، صفحہ ۶۹۱ تا ۶۹۲

۴۸ مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ ۵۳۸ تا ۵۳۹/ الاعلام، جلد۷، صفحہ ۱۲۹/ تتمۃ الاعلام، جلد۲، صفحہ ۱۵۷/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۵۳۹/ جہان رضا، شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۹۸ء، صفحہ ۱۰ تا ۱۱/ سندھ کے صوفیائے نقشبند، جلد۱، صفحہ ۱۳۸ تا ۱۵۰/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۵۳۶/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ ۱۷۱/ جلد۲، صفحہ ۱۰۹۸ تا ۱۰۹۹/ معجم الشعراء، جلد۵، صفحہ ۳۰۱/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ ۳۱۹/ نزہۃ الخواطر، صفحہ ۸۳۲ تا ۸۳۳

۴۹ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ ۷۰۷ تا ۷۰۹/ الامام احمد رضا خان و اثرہ، صفحہ ۵۹/ الاعلام، جلد۱، صفحہ ۱۴۹/ افکار رضا، شمارہ جولائی، دسمبر ۲۰۰۲ء، صفحہ ۳۳ تا ۳۸/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۵۳۴ تا ۵۳۵/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۳۶۵ تا ۳۶۷/ ضیائے حرم، شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، صفحہ ۶۵ تا ۶۷/ شمارہ اگست ۲۰۰۲ء، صفحہ ۷۷ تا ۸۰/ شمارہ ستمبر ۲۰۰۲ء، صفحہ ۵۷ تا ۶۳/ الطریقۃ النقشبندیۃ، صفحہ ۶۷ تا ۶۸/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۵۳۲ تا ۵۳۳/ العلامۃ فضل حق الخیر آبادی، حاشیہ صفحہ ۳۳ تا ۳۴/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ ۱۷۸ تا ۱۸۰/ جلد۲، صفحہ ۶۶۲، ۹۳۱، ۱۱۱۹ تا ۱۱۲۳/ فہرس مخطوطات بعض المکتبات، صفحہ ۱۶۳/ فہرس مخطوطات

البحرين، جلد۱، صفحہ۱۶۹ تا ۱۷۰/ فہرس مخطوطات الحدیث الشریف، صفحہ۲۹۳/
فہرس المخطوطات الموجودۃ، جلد۵، صفحہ۲۲۱ تا ۲۲۲/ القول الجلی فی ذکر آثار
الولی، کل صفحات ۶۵۶/ معجم الشعراء، جلد۱، صفحہ۲۳۹/ معجم المطبوعات العربیۃ
فی شبہ، صفحہ۲۲۲ تا ۲۲۶/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۸۹۰ تا ۸۹۱/
معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۱۶۸، ۱۶۹، ۸۰۹/ مفید المفتی، صفحہ۱۳۸/ نثر الماثر،
صفحہ۱۰۱ تا ۱۰۳/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۸۵۸ تا ۸۶۷

۵۰ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۱۲۷ تا ۱۳۴/
الاعلام، جلد۵، صفحہ۱۲۱/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۶۲ تا ۳۶۳/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۴۷۲
تا ۴۷۳/ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، جلد۱، صفحہ۳۱۷ تا ۳۱۹/ دانش، شمارہ ۵۱، سال ۱۹۹۸ء،
صفحہ۱۶۳ تا ۱۷۲/ سبحۃ المرجان، صفحہ۱۱۸ تا ۱۲۳/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ۵۰۳ تا
۵۰۴/ مآثر الکرام، مقدمہ/ معجم الشعراء، جلد۴، صفحہ۱۳۱ تا ۱۳۲/ معجم
المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۱۵ تا ۱۶/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ،
جلد۱، صفحہ۱/ معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۳۰۳ تا ۳۰۴/ مفید المفتی، صفحہ۱۳۸ تا ۱۳۹/
نزھۃ الخواطر، صفحہ۷۷۱ تا ۷۷۳

۵۱ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۷۰۹/
الاجازات المتینۃ، صفحہ۶۰ تا ۶۲/ الامام احمد رضا خان و اثرہ، صفحہ۶۰/ الاعلام،
جلد۴، صفحہ۱۴ تا ۱۵/ تذکرہ علمائے اہل سنت، صفحہ۱۳۱ تا ۱۳۲/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۰۲ تا ۳۰۴/
حدائق الحنفیۃ، صفحہ۳۸۷ تا ۳۸۸/ ضیائے حرم، شمارہ دسمبر ۱۹۹۹ء، صفحہ۲۷ تا ۳۸/ علماء
العرب فی شبہ، صفحہ۶۱۹ تا ۶۲۰/ العلامۃ فضل حق الخیر آبادی، حاشیہ صفحہ۲۷ تا ۲۹/
فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۸۷۴ تا ۸۷۵/ فہرس مخطوطات جامعۃ
الملک سعود، جلد۵، صفحہ۳۰۷/ فہرس المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقاف،

جلد۲، صفحہ۵۳۸ تا ۵۳۹/ مرأۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۲۹۸/ معارف رضا، شمارہ اکتوبر۲۰۰۵ء، صفحہ۱۸ تا ۲۵/ شمارہ نومبر ۲۰۰۵ء، صفحہ۱۳ تا ۱۵/ معجم الشعراء، جلد۳، صفحہ۱۸۸ تا ۱۸۹/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۲۸۷ تا ۲۸۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۳۲۲/ معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۱۵۸/ مفید المفتی، صفحہ۱۳۰ تا ۱۳۱، ۲۶۲/ موسوعۃ اعلام العراق، جلد۲، صفحہ۱۵۷/ نثر المآثر، صفحہ۱۰۴ تا ۱۰۵/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۰۱۴ تا ۱۰۱۸/ نور الحبیب، شمارہ جولائی ۲۰۰۳ء، صفحہ۲۲

۵۲ مولانا فضل حق خیر آبادی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ۱۴ تا ۱۵/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۳۳۰ تا ۳۳۱/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۲۱۰ تا ۲۱۱/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۳۸۲ تا ۳۸۳/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۳۹۷ تا ۳۹۸/ رطب ویابس، صفحہ۱۳۷ تا ۱۶۴/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ۲۶۰/ العلامۃ فضل حق الخیر آبادی، کل صفحات۲۰۴/ المدرسۃ الصولتیۃ، صفحہ۴۰، ۶۸، ۶۹، ۷۲، ۷۵/ مرأۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۳۰۱/ معجم الشعراء، جلد۴، صفحہ۱۶۷/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۳۳۶ تا ۳۳۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۸۵۳/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۵۸۹/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۰۶۳ تا ۱۰۶۵/ نور الحبیب، شمارہ مارچ ۲۰۰۴ء، صفحہ۳۱ تا ۳۹/ الیواقیت المہریۃ، صفحہ۴ تا ۷

۵۳ مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی کے حالات: الامام احمد رضا خاں و الندوہ، صفحہ۳۲ تا ۳۳، ۶۰ تا ۶۱/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۸۷/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۱۴۴/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ۲۸۷ تا ۲۹۲/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۵۰۳/ السعید، شمارہ جنوری ۱۹۹۷ء، صفحہ۳۶ تا ۳۸/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ۸۱ تا ۸۲/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۷۲۸ تا ۷۳۰/ الفوائد البہیۃ، صفحہ۹ تا ۱۶/ مرأۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۲۹۷/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۳۳۳ تا ۳۳۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و

المعربة، جلد۲، صفحہ۱۵۹۵تا۱۵۹۷/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم، صفحہ۴۳۶/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۳۸۸، ۶۵۳/نزھة الخواطر، صفحہ۱۲۶۸تا۱۲۷۰

۵۴ فہرس مخطوطات بعض المکتبات، صفحہ۱۶۲

۵۵ فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۲۲۵تا۲۲۶

۵۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۲۳تا۲۵/معارف رضا، شمارہ دسمبر ۲۰۰۵، صفحہ۲۸تا۳۱

۵۷ برکاتی فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ کا پتہ: www.barkati.net

۵۸ علامہ سید حسین جمل اللیل کے حالات: الاجازات المتینة، صفحہ۲۰، ۳۷، ۵۴/الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۶۷، ۱۲۹، ۲۱۶تا۲۱۷/اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۳۶/تشنیف الاسماع، صفحہ۲۰۳/فہرس الفھارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۳۶۹/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۷/مراۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۸۳/معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۸ء، صفحہ۱۸۲تا۱۸۹/معجم المطبوعات العربیة فی شبہ، صفحہ۱۳۶/نظم الدرر، صفحہ۱۷۳

۵۹ پروفیسر سید حازم محفوظ کے حالات: الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۲۲۸تا۲۳۰، ۲۳۱/بساتین الغفران، صفحہ۱۸تا۲۵

۶۰ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۱۳، ۲۲۲

۶۱ ڈاکٹر حسین مجیب مصری کے حالات: معارف رضا، شمارہ نومبر ۲۰۰۰ء، صفحہ۲۸/شمارہ دسمبر ۲۰۰۰ء، صفحہ۲۵/شمارہ جنوری ۲۰۰۱ء، صفحہ۲۹، ۳۲/شمارہ مارچ ۲۰۰۲ء، صفحہ۶تا۸/شمارہ جنوری ۲۰۰۵ء، صفحہ۳۳/معجم الادباء، جلد۲، صفحہ۲۲۹/معجم الشعراء، جلد۲، صفحہ۱۲۲/المنظومة السلامیة، صفحہ۱۵۵

۶۲ جمعیت اہل حدیث کے اہم و مشہور رہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر (وفات ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء) کے بقول:

"شاہ اسمٰعیل دہلوی اس خطہ پر شرک وبدعت کے خلاف زبان وقلم سے معرکہ آراء ہوئے اور آپ ہندوستان میں اولین فرد ہیں جنھوں نے نماز میں رکوع سے قبل وبعد رفع یدین شروع کیا بعدازاں ردشرک پر کتاب تفویة الایمان لکھی" --- [حضارة الاسلام، شمارہ اپریل ۱۹۶۵ء، صفحہ ۱۰۸]

اور شاہ اسمٰعیل دہلوی کے مشہور سوانح نگار علامہ غلام رسول مہر لکھتے ہیں:

"تفویة الایمان پہلی مرتبہ ۱۲۴۳ھ میں چھپی، سرسری اندازہ ہے کہ ۱۳۱۰ھ تک یہ چالیس پچاس لاکھ سے کم نہ چھپی ہوگی، کروڑوں آدمیوں نے اسے پڑھا اور ہدایت کی روشنی حاصل کی۔ یہ ایسا شرف ہے جو تفویة الایمان کے سوا اردو کی کسی دوسری کتاب کو شاید ہی نصیب ہوا ہو" --- [تفویة الایمان، مقدمہ صفحہ ۱۲]

۶۳ علامہ رشید احمد گنگوہی کے حالات: الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۲۲، ۲۶/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۵۷/ علماء العرب فی شبه، صفحہ ۵۱ تا ۵۲/ نزهة الخواطر، صفحہ ۱۲۲۹ تا ۱۲۳۱

۶۴ علامہ خلیل احمد انبیٹھوی کے حالات: علماء العرب فی شبه، صفحہ ۲۶ تا ۲۷/ نزهة الخواطر، صفحہ ۱۲۲۲ تا ۱۲۲۳، ۱۲۳۱

۶۵ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۷، ۱۳۲ تا ۱۳۵

۶۶ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۱

۶۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۶

۶۸ سلطان عبدالحمید دوم کے حالات: الاعلام الشرقیة، جلد ۱، صفحہ ۲۹ تا ۳۰/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۵۸ تا ۵۵۹/ السلطان المظلوم، کل صفحات ۲۹۱

۶۹ گورنر احمد راتب پاشا کے حالات: اعلام الحجاز، جلد ۳، صفحہ ۳۴۷ تا ۳۴۸، ۳۵۲، ۳۵۴، ۳۶۸، ۳۸۱، ۳۸۲/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۵۲، ۵۵۹/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۱

۷۰ گورنر سامی پاشا فاروقی کے حالات: تاریخ امراء المدینة المنورة، صفحہ ۳۳۰

۷۱ گورنر سید علی پاشا کے حالات: اشراف مکة المکرمة، صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۷/ اعلام من ارض النبوة، جلد ۲، صفحہ ۲۲، ۳۰، ۳۳ تا ۳۴/ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۳۰۹/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۵۷ تا ۵۶۰/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۱

۷۲ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۰

۷۳ الاجازات المتینة، صفحہ ۲۰

۷۴ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۶

۷۵ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۶

۷۶ مولانا عبد الاحد پیلی بھیتی کے حالات: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۱۷۲ تا ۱۷۹/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۶۸ تا ۱۶۹/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۷/ الیواقیت المہریة، صفحہ ۸۷

۷۷ مولانا سلامت اللہ رام پوری کے حالات: تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۹۶ تا ۹۷/ مراۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۱۸ تا ۱۹، ۵۲، ۵۷، ۸۶، ۲۳۹/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۷/ نزھة الخواطر، صفحہ ۱۲۳۴ تا ۱۲۳۵

۷۸ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۷ ملخصاً

۷۹ مولانا غلام دستگیر قصوری کے حالات: تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ ۳۰۸ تا ۳۱۰/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۶/ تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، صفحہ ۲۰۰ تا ۲۱۷/ تقدیس الوکیل، مقدمہ/ جہان رضا، شمارہ ۲۶، سال ۱۹۹۸ء، صفحہ ۲۶ تا ۳۳/ مراۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۳۰۰/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳/ الیواقیت المہریة، صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۰

۸۰ مولانا وصی احمد محدث سورتی (وفات ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء) کے احوال و آثار پر ان کے پڑپوتا، قائداعظم اکیڈیمی کراچی سے وابستہ محقق خواجہ رضی حیدر بن مولانا قاری

حکیم احمد پٹیل کھیتی بن مولانا عبدالاحد پٹیل کھیتی بن مولانا وصی احمد محدث سورتی کی اردو تصنیف 'تذکرہ محدث سورتی' ۱۹۸۱ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔

81 الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۲۷

۸۲ مولانا شاہ محمد معصوم مجددی کے حالات: تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۶۲۵/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۵ تا ۳۶، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۶/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ ۹۰ تا ۹۱، جلد۲، صفحہ ۷۵۳/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۳۷۳

۸۳ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۶۲۵ تا ۶۲۷

۸۴ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۵

۸۵ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۵۹ ملخصا

۸۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۶

۸۷ اعلام الحجاز، جلد۲، صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲/ الاعلام، جلد۳، صفحہ ۱۸۱، جلد۴، صفحہ ۲۰۷

۸۸ اعلام الحجاز، جلد۲، صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳/ جلد۴، صفحہ ۱۰۸ تا ۱۰۹/ تاریخ مکۃ، صفحہ ۵۶۸ تا ۵۶۹

۸۹ شیبی خاندان کے مشاہیر علماء کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ ۵۸۲ تا ۵۹۵/ الاعلام، جلد۶، صفحہ ۱۳۳، ۲۸۷ تا ۲۸۸/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۳/ سراج الاخبار، شمارہ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۰۳ء، صفحہ ۳/ سیر و تراجم، صفحہ ۱۶۸/ معجم ما الف عن مکۃ، صفحہ ۳۷/ معجم الشعراء، جلد۵، صفحہ ۱۴/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ ۳۰۸، ۵۳۶/ من رجال الشوری، صفحہ ۳۸، ۱۰۰ تا ۱۰۲/ نزھۃ الفکر، جلد۱، صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۱، جلد۲، صفحہ ۶۸، ۸۷ تا ۸۹، ۲۱۰، ۲۲۷ تا ۲۲۸/ الیمامۃ، شمارہ ۲۴/ جنوری ۱۹۹۸ء، صفحہ ۵۸ تا ۶۰

۹۰ شیبی خاندان کی تاریخ پر پانچ عربی کتب لکھی گئیں، جن کے کوائف یہ ہیں: رسالۃ تتعلق بسدانۃ البیت الحرام و سدنتہ و سبب ولایتھم لذلک، از شیخ محمد بن محمد

رعینی حطاب مالکی (وفات ۹۵۴ھ/۱۵۴۷ء) مخطوط مخزونہ مکتبہ مکہ مکرمہ، سنہ کتابت ۹۸۸ھ/ السھم المصیبة لکبد الطاعن فی نسب بنی شیبة، از شیخ محمد بن عبدالعزیز جار اللہ فہد حنفی (وفات ۹۵۴ھ/۱۵۴۷ء) مخطوط مکتبہ عیدروس بن عمر حبشی یمن/ السلسلة الذھبیة فی الشجرة الحجبیة الشیبیة، از شیخ عبدالستار صدیقی دہلوی مکی (وفات ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) مخطوط مکتبہ حرم مکی/ رسالة تتعلق بآل الشیبی و نسبھم، از شیخ محمد حسب اللہ، مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، سنہ کتابت ۱۳۰۷ھ/ رسالة فی تقدیم الاکبر من بنی شیبة و فی الرد علی من طعن فی صحة نسبھم، از گمنام مؤلف، مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، سنہ کتابت ۱۳۰۷ھ۔ [معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۱۶۵، ۱۶۸، ۱۸۰، ۱۸۱]

۹۱ نزھة الفکر، جلد ۲، صفحہ ۸۷ تا ۸۹

۹۲ اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۵۸۵ تا ۵۸۶/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۳

۹۳ سراج الاخبار، شمارہ ۱۲ / اکتوبر ۱۹۰۳ء، صفحہ ۳

۹۴ شیخ محمد صالح شیبی کے حالات: اعلام الحجاز، جلد ۴، صفحہ ۱۰۹/ اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۵۸۴، ۵۹۱ تا ۵۹۲/ معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۳۰۷/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم، صفحہ ۳۳۵/ نشر الریاحین، جلد ۲، صفحہ ۵۲۰ تا ۵۲۲

۹۵ شیخ عبدالقادر بن علی شیبی کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۱، ۵۸۵/ اقتباسے حرمین کا تازہ عطیہ، صفحہ ۶/ القول السدید، شمارہ اگست ۱۹۹۳ء، صفحہ ۴۸

۹۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۶

۹۷ تاریخ مکة، صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۷

۹۸ الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۹۹ تا ۳۰۰/ تاریخ مکة، صفحہ ۶۲۳ تا ۶۲۷

۹۹ گورنر سید علی پاشا بن عبداللہ بن محمد بن عبدالمعین عون حسنی۔ اور شاہ اردن سید عبداللہ دوم بن حسین بن طلال بن عبداللہ اول بن حسین بن علی بن محمد بن عبدالمعین عون حسنی

۱۰۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۶/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۸

۱۰۱ علامہ نذیر حسین دہلوی کے حالات: تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۵۹۵/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۸۷۵ تا ۸۷۶/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۳۹۱ تا ۱۳۹۳

۱۰۲ گورنر حجاز عثمان پاشا نوری کے حالات: اعلام الحجاز، جلد ۳، صفحہ ۲۲، ۱۰۸، ۱۲۱ تا ۱۲۴/ ۱۳۰/ تاریخ امراء المدینۃ المنورۃ، صفحہ ۴۱۲ تا ۴۱۳/ تاریخ مکۃ، صفحہ ۵۵۱

۱۰۳ مولانا وکیل احمد سکندر پوری کے حالات: تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۷/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۵۹۷/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۸۸۳/ مراۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۳۰۸/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ ۵۱۸ تا ۵۱۹/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۳۰۰

۱۰۴ الفقیہ، شمارہ ۵، جولائی ۱۹۱۹ء، صفحہ ۱۱ تا ۱۲

۱۰۵ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۸

۱۰۶ غیوب خمس سے مراد وہ پانچ علوم ہیں، جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ یعنی قیامت کب آئے گی، بارش کب برسے گی، حمل میں کیا ہے، کل کیا ہوگا، موت کہاں آئے گی۔ [پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، آخری آیت]

۱۰۷ الدولۃ المکیۃ، متن کا آخری صفحہ/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۸ تا ۱۳۰

۱۰۸ ان دونوں کے نام تاریخ کے اندھیروں میں گم ہو کر رہ گئے اور پیش نظر کتب ان کے حالات و تذکرہ سے خالی ہیں۔ شیخ احمد فقیہ کے بارے میں فقط اتنا معلوم ہے کہ مکہ مکرمہ میں اپنے منفرد افکار کے باعث ان کا گھر سے باہر نکلنا دوبھر ہو گیا، آخر بھاگ کر ہندوستان پناہ لی اور کچھ عرصہ بعد یہاں سے مصر کی راہ لی۔ [افتائے حرمین کا تازہ عطیہ، صفحہ ۵/ القول السدید، شمارہ اگست ۱۹۹۳ء، صفحہ ۴۷]

۱۰۹ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۱ ملخصاً

۱۱۰ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۱

۱۱۱ ان ایام میں علامہ انبیٹھوی کے ہم خیال وحلقہ احباب میں شامل جو ہندی نژاد علماء مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر تھے، ان میں دو اہم نام یہ ہیں، علامہ مظہر حسین انصاری بھوپالی (وفات ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء) علامہ محمد شفیع الدین نگینوی (وفات ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)۔[اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ ۸۹۵، ۱۰۰۳/علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۸۶ تا ۸۷/نثر الدرر، صفحہ ۶۷ تا ۶۸، ۷۶] اور اندازہ ہے کہ یہی حضرات اس ملاقات ورابطہ میں ان کے ساتھ تھے۔

۱۱۲ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۵ ملخصاً

۱۱۳ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۲۸

۱۱۴ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۵۰

۱۱۵ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۱

۱۱۶ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۲

۱۱۷ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۰

۱۱۸ شیخ عبداللہ مرداد شہید (وفات ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء) کے حالات: الاجازات المتینۃ، صفحہ ۳۳، ۳۹/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ ۸۵۵ تا ۸۵۶/الاعلام الشرقیۃ، جلد۲، صفحہ ۹۰۲ تا ۹۰۳/الاعلام، جلد۴، صفحہ ۷۰/اھل الحجاز، صفحہ ۲۷۶/انوار قطب مدینہ، حاشیہ صفحہ ۱۵۸/تاریخ مکۃ، صفحہ ۵۸۴/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۶۴ تا ۶۶/تذکرہ علماء اہل سنت، حاشیہ صفحہ ۴۵/سیر وتراجم، صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۵/مختصر نشر النور، صفحہ ۳۱ تا ۳۲/معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۹ء، صفحہ ۱۹۷ تا ۱۹۸/شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء، صفحہ ۲۵ تا ۳۰/شمارہ اگست ۲۰۰۰ء، صفحہ ۱۸ تا ۲۰/معجم الادباء، جلد۴، صفحہ ۵۰/معجم ما الف عن مکۃ، صفحہ ۲۲۲، ۲۳۶، ۲۸۸/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۱، ۱۳۷/نثر الدرر، صفحہ ۴۳/نشر الریاحین، جلد۱، صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۷/نظم الدرر، صفحہ ۱

۱۱۹ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۱ ملخصاً

۱۲۰ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۱

۱۲۱ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ ۹۵۸/ تاریخ مکۃ، صفحہ ۵۶۹/ من رجال الشوری، صفحہ ۱۰۷

۱۲۲ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۱

۱۲۳ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۵۲

۱۲۴ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۳۷

۱۲۵ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۵۶ ملخصاً

۱۲۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۵/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۵۹

۱۲۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۲، ۹۳/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۰

۱۲۸ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی کے حالات: انوار قطب مدینہ، صفحہ ۳۶ تا ۳۸/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۲۲ تا ۲۳/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۴۹۷/ الحدائق الوردیۃ، صفحہ ۲۱۹ تا ۲۲۳/ حلیۃ البشر، جلد۱، صفحہ ۲۹۹ تا ۳۰۱/ مرآۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ ۲۹۲/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ ۱۶۱۸/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ ۱۴۳/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۹۰۶ تا ۹۰۷/ نفائس السانحات، صفحہ ۹۸ تا ۱۱۳

۱۲۹ شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی کے حالات: علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۷ تا ۵۷/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ ۶۱۷/ مرآۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ ۲۱۳، ۲۲۹/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ ۳۵۹/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۳۷۴/ نفائس السانحات، صفحہ ۱۱۴ تا ۱۳۱

۱۳۰ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ ۶۱۷

۱۳۱ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۵۵

۱۳۲ الملفوظ، جلد۲، صفحہ ۱۵۸ تا ۱۵۹

۱۳۳ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۵۵

۱۳۴ شیخ سید احمد برزنجی کے حالات: اعلام من ارض النبوۃ، جلد۱، صفحہ۱۰۹تا۱۱۰/ الاعلام، جلد۱، صفحہ۹۹/ تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۳۳۳/ الرحلۃ السامیۃ، صفحہ۲۰۶تا۲۰۸/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۳۱تا۳۵/ فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، جلد۳، صفحہ۱۱۱/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۶۱۷/ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ، تصوف، جلد۱، صفحہ۱۱۱تا۱۱۲/ المدھش المطرب، صفحہ۸۲تا۸۸/ معجم الادباء، جلد۱، صفحہ۱۰۸/ معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد۱، صفحہ۲۶۳/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۵۲۷تا ۵۲۸/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۱۰۴/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۵۶

۱۳۵ شیخ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۰۳تا۲۰۴/ تراجم اعیان، صفحہ۱۱۶/ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، جلد۱۱، صفحہ۴۰۷تا۴۰۵/ سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۷۸تا۷۹/ ضیائے حرم، شمارہ ستمبر۲۰۰۱ء، صفحہ۳۳تا۴۷/ فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، مصطلح، جلد۱، صفحہ۱۱۸/ فہرس مخطوطات الحدیث الشریف، صفحہ۴۳۱، ۵۰۸تا۵۰۹/ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریۃ، تصوف، جلد۱، صفحہ۲۲۳، ۳۰۷تا۳۰۸/ فہرس المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقاف، جلد۲، صفحہ۳۰۹تا۳۱۰، ۳۳۳/ فہرس مخطوطات مکتبۃ الاحقاف، صفحہ۳۰۵تا۳۰۶، ۳۰۷تا۳۰۸، ۳۶۸تا۳۶۹/ فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ۱۱۲/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۵۴۹تا۵۵۰/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ۱۹۲/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۲۹۲، ۴۰۹

۱۳۶ شیخ سید محمد زکی برزنجی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۸۳تا ۲۸۴/ اعلام من ارض النبوۃ، جلد۱، صفحہ۱۰۵تا۱۱۹/ تشنیف الاسماع، صفحہ۲۲۷تا

۲۲۹/الدلیل المشیر ،صفحہ۱۰۲تا۱۰۶/طیبة و ذکریات الاحبة،جلد۱،صفحہ۶۸تا۶۹/
علماء عرب کے خطوط،صفحہ۸۵،۸۶،۹۳

۱۳۷ شیخ سید عبدالکریم برزنجی شہید کے حالات:اعلام الحجاز ،جلد۲،
صفحہ۲۳۳تا۲۳۴/جلد۳،صفحہ۱۸۰تا۱۸۳/تراجم اعیان ،صفحہ۱۱۷/الدلیل المشیر ،
صفحہ۱۰۵/نزھة الفکر ،جلد۲،صفحہ۱۸۰

۱۳۸ شیخ سید حسن برزنجی کے حالات:تراجم اعیان ،صفحہ۱۱۸/معجم ما الف
عن مکة،صفحہ۲۸۴

۱۳۹ شیخ سید جعفر بن حسن برزنجی کے حالات:الاعلام،جلد۲،صفحہ۱۲۳/تراجم
اعیان ،صفحہ۱۲۰/سلک الدرر ،جلد۲،صفحہ۱۳/طیبة و ذکریات الاحبة،جلد۱،صفحہ۳۸تا
۳۹/معجم المطبوعات العربیة فی شبه ،صفحہ۵۷تا۵۸/معجم المطبوعات العربیة
و المعربة،جلد۱،صفحہ۵۳۹/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم ،صفحہ۱۹۱/معجم
المؤلفین ،جلد۱،صفحہ۲۹۰/نزھة الفکر ،جلد۱،صفحہ۲۴۷تا۲۵۱/نعت،شمارہ ستمبر۱۹۹۱ء،
صفحہ۲۰تا۳۹/نور الحبیب،شمارہ اگست ستمبر۱۹۹۳ء،صفحہ۹۹تا۱۰۰

۱۴۰ شیخ سید علی برزنجی کے حالات:تراجم اعیان ،صفحہ۸۷،۱۲۰/فھرس
مخطوطات دار الکتب الظاھریة ،جلد۲،صفحہ۵۲۱/معجم ما الف عن مکة ،صفحہ۲۹۰/
معجم المطبوعات العربیة فی شبه،صفحہ۵۸،۵۰۶،۵۳۱/معجم المؤلفین،جلد۲،صفحہ۴۲۱

۱۴۱ شیخ سید زین العابدین برزنجی کے حالات:الاعلام،جلد۳،صفحہ۶۵/
تراجم اعیان ،صفحہ۱۱۹/معجم الادباء ،جلد۲،صفحہ۴۳۰/معجم مؤلفی مخطوطات
مکتبة الحرم ،صفحہ۱۹۲/نعت،شمارہ اگست۲۰۰۲ء،صفحہ۳۱تا۶۸/نور الحبیب،شمارہ اگست
ستمبر۱۹۹۳ء،صفحہ۱۰۱تا۱۰۲

۱۴۲ شیخ سید جعفر بن اسمٰعیل برزنجی کے حالات:اعلام من ارض النبوة ،جلد۱،

صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۳/الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۱۱۲/معجم الادباء، جلد ۲، صفحہ ۲۶/معجم الشعراء، جلد ا، صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۲/معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۲۲۷/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد ا، صفحہ ۵۴۸/معجم المؤلفین، جلد ا، صفحہ ۳۸۸ تا ۳۸۹/نثر المآثر، صفحہ ۲۸ تا ۲۹/نزھة الفکر، جلد ا، صفحہ ۲۵۲ تا ۲۵۵/نور الحبیب، شمارہ اگست تمبر ۱۹۹۳ء، صفحہ ۱۰۰

۱۴۳ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۲/القول السدید، شمارہ اگست ۱۹۹۳ء، صفحہ ۳۵ تا ۳۶/الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۰

۱۴۴ شیخ عبدالقادر بن توفیق شلبی طرابلسی کے حالات: اعلام العلم و الادب، صفحہ ۲۶۰ تا ۲۶۶/اعلام من ارض النبوة، جلد ا، صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۸/الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۳۸/تشنیف الاسماع، صفحہ ۳۱۷ تا ۳۱۸/الدلیل المشیر، صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۹/الرحلة السامیة، صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۵/ضیائے حرم، شمارہ اپریل ۲۰۰۳ء، صفحہ ۳۹/طیبة و ذکریات الاحبة، جلد ا، صفحہ ۱۶۲/علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۱، ۶۳/المدینة المنورة فی القرن الرابع عشر الهجری، صفحہ ۲۱۲ تا ۲۱۳/معجم الشعراء، جلد ۳، صفحہ ۲۰۳/معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد ا، صفحہ ۳۰۴/معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۱۸۶/الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۶/المنهل، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۵۵ تا ۵۶

۱۴۵ اعلام الحجاز، جلد ۳، صفحہ ۱۷ تا ۱۸

۱۴۶ المنهل، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۵۸

۱۴۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۹۱

۱۴۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۰

۱۴۹ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۰، ۳۶

۱۵۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۶۲ تا ۶۳، ۱۷

۱۵۱ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵

۱۵۲ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۶

۱۵۳ ابوالرجاء مولانا غلام رسول قادری کے حالات: سندھ کے اکابرین قادریہ، صفحہ ۳۹۳ تا ۴۱۶/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۱۰/ محراب ومنبر، شمارہ ۱ اکتوبر دسمبر ۱۹۹۱ء، کل صفحات ۱۲۰

۱۵۴ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۹۲، ۱۰۳

۱۵۵ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵

۱۵۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۷۷

۱۵۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۱۵

۱۵۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴، ۷۵، ۱۰۴

۱۵۹ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۷۴

۱۶۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۷۵ تا ۷۶، ۱۰۴

۱۶۱ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۴۷ تا ۱۵۱

۱۶۲ مولانا محمد اعظم حسین خیر آبادی کے حالات: الاستاد الاعظم، کل صفحات ۴۰/ انوار قطب مدینہ، صفحہ ۴۲ تا ۴۴/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۵، ۳۴ تا ۳۶، ۱۹۲/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۷۹ تا ۸۰/ نزھۃ الخواطر، صفحہ ۱۱۹۰

۱۶۳ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۷۹ تا ۸۰

۱۶۴ مولانا عبدالباقی لکھنوی کے حالات: اعلام من ارض النبوۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۹۷ تا ۲۰۳/ انوار قطب مدینہ، صفحہ ۵۱، ۱۶۴ تا ۱۶۵/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۷۳ تا ۱۷۴/ الدلیل المشیر، صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۷/ ضیائے مہر، صفحہ ۳۸، ۱۳۱، ۲۸۴/ علماء العرب فی شبہ، صفحہ ۷۷۵/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۷۰، ۹۶ تا ۹۷/ مرأۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۹۵، ۱۱۶، ۱۴۴، ۲۰۷/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ ۳۹۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۹۷/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ

الحرم، صفحہ ۳۳۶/نزہۃ الخواطر، صفحہ ۱۳۶۰

۱۶۵ مولانا قاضی محمد نور چکوڑوی کے حالات: تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۲/علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲

۱۶۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴، ۷۲، ۸۳، ۹۵، ۱۰۶

۱۶۷ مولانا ضیاء الدین قادری کے حالات: انوار قطب مدینہ، کل صفحات ۴۸۰/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۳/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸/ الدعوۃ، شمارہ نومبر ۱۹۸۱ء، صفحہ ۱، ۶/شیخ المشائخ الامام الاجل ضیاء الدین احمد المدنی، کل صفحات ۸/قطب مدینہ، از خلیل احمد رانا، کل صفحات ۴۸/قطب مدینہ، از محمد طاہر رضا، کل صفحات ۹۶/ماہ طیبہ، شمارہ ستمبر ۱۹۶۰ء، صفحہ ۲۵ تا ۲۸

۱۶۸ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۶، ۱۵۹

۱۶۹ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۹

۱۷۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۷

۱۷۱ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۸۴

۱۷۲ علامہ حسین احمد فیض آبادی کے حالات: اعلام الحجاز، جلد ۴، صفحہ ۱۲ تا ۱۳/اعلام من ارض النبوۃ، جلد ۲، صفحہ ۳۵ تا ۳۹/تشنیف الاسماع، صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۱/طیبۃ و ذکریات الاحبۃ، جلد ۱، صفحہ ۶۷/نزہۃ الخواطر، صفحہ ۱۲۱۴ تا ۱۲۱۶

۱۷۳ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۸۴

۱۷۴ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۵۲، ۶۴، ۷۰، ۷۲ تا ۷۳، ۸۳ تا ۸۴

۱۷۵ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۴

۱۷۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۰، ۴۱ تا ۴۴

۱۷۷ تمہید ایمان، برقی پریس کانپور میں ۱۳۲۶ھ کو طبع ہوئی [مراۃ التصانیف،

جلد۱، صفحہ۹۱]

۱۷۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۳۵تا۳۶

۱۷۹ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۸، ۸۹، ۹۲، ۱۰۶

۱۸۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۲، ۸۳، ۸۷، ۸۸، ۹۲، ۹۳، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۲، ۱۰۶

۱۸۱ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۷

۱۸۲ علامہ محمود احمد فیض آبادی کے حالات: اعلام الحجاز، جلد۲، صفحہ۲۱۳تا ۲۱۸/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۱

۱۸۳ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۸تا۸۹

۱۸۴ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۵

۱۸۵ سلطان محمد رشاد پنجم کے حالات: الاعلام الشرقیۃ، جلد۱، صفحہ۳۰تا۳۱/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۵۹، ۵۶۱

۱۸۶ گورنر بصری پاشا کے حالات: تاریخ امراء المدینۃ المنورۃ، صفحہ۴۴۲تا ۴۴۳/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۵

۱۸۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۴تا۸۶

۱۸۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۰

۱۸۹ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۳، ۹۴

۱۹۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۵

۱۹۱ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۵

۱۹۲ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۶

۱۹۳ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۴

۱۹۴ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۹۳

۱۹۵ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۹۷

۱۹۶ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۹۶ تا ۹۷

۱۹۷ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۹۸

۱۹۸ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۹۴ تا ۹۵

۱۹۹ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۹۸

۲۰۰ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۷

۲۰۱ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۹۵

۲۰۲ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۲، ۱۰۶

۲۰۳ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۳

۲۰۴ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۵

۲۰۵ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۹۵

۲۰۶ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۱

۲۰۷ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۸۱

۲۰۸ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۸۶

۲۰۹ المنهل، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۳۹

۲۱۰ مملکت ہاشمیہ حجاز کے بانی شاہ حسین کے حالات: اشراف مكة المكرمة، صفحہ ۲۲۸ تا ۲۳۳/ الاعلام الشرقية، جلد ۱، صفحہ ۲۲ تا ۲۳/ الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۰/ تاریخ مكة، صفحہ ۵۶۱ تا ۵۶۲، ۵۹۷ تا ۶۲۹

۲۱۱ علماءِ عرب کے خطوط، صفحہ ۸۶

۲۱۲ شیخ عمر کردی کے حالات: اعلام من ارض النبوة، جلد ۲، صفحہ ۱۲۷ تا ۱۶۴/ نموذج من الاعمال الخيرية، صفحہ ۳۳۵

۲۱۳ اعلام من ارض النبوۃ، جلد۲، صفحہ۱۵۰/ القول الجلی، صفحہ۱۵۴تا۱۵۶

۲۱۴ شیخ سید مامون بری کے حالات پیش نظر کتب میں درج نہیں، البتہ حسب ذیل میں آپ کا ذکر ملتا ہے: الاجازات المتینۃ، صفحہ۱۷تا۱۸، ۲۲تا۲۳/ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۱۰۶/ اعلام من ارض النبوۃ، جلد۲، صفحہ۱۵۱/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۷۶تا۷۹/ طیبۃ و ذکریات الاحبۃ، جلد۱، صفحہ۱۲۹/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۳۸تا۴۰، ۴۵، ۴۷، ۸۶

۲۱۵ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۴۴تا۴۵، ۱۰۱

۲۱۶ مولانا حامد رضا خان بریلوی کے حالات: الامام احمد رضا خان و الثرہ، صفحہ۲۲تا۲۳/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۲۴۴تا۲۵۴/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۸۰تا۸۲/ ضیائے حرم، شمارہ اگست ۱۹۹۷ء، صفحہ۶۰تا۶۱/ مرأۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۷، ۸۰، ۸۹، ۹۹، ۱۶۵/ المظہر، شمارہ جولائی اگست ۲۰۰۲ء، صفحہ۹/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۲۸/ نموذج من الاعمال الخیریۃ، صفحہ۳۶۹

۲۱۷ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کے حالات: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، صفحہ۳۴۳تا۳۴۹/ مرأۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۳۱، ۸۹، ۹۰، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۲۰۱، ۲۳۵

۲۱۸ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ۲۵۴

۲۱۹ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۳۱، ۳۶

۲۲۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۶۱، ۶۲

۲۲۱ شیخ ابوبکر محمد بن علی حاتمی طائی المعروف بہ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) سپین کے شہر مرسیہ میں پیدا ہوئے، دمشق میں وفات پائی، جہاں آپ کا مزار مشہور و معروف ہے۔ اسلامی تاریخ کی منفرد علمی شخصیت، جمیع علوم کے ماہر، فلسفی اسلام، شاعر، عارف باللہ و امام الصوفیہ، مالکی عالم، کثیر التصانیف، جن میں

'الفتوحات المکیۃ' اور 'فصوص الحکم' کو شہرت دوام ملی۔ ان دنوں آپ کے احوال و آثار پر عربی انگریزی و فرنچ زبانوں میں بھرپور کام ہو رہا ہے۔ ملک شام اور برطانیہ میں اس غرض سے دو مستقل ادارے قائم ہیں اور بغداد یونی ورسٹی سے ڈاکٹر عبد المنعم عزیز جبوری نے 'ابن عربی شاعراً' کے نام سے مقالہ لکھ کر ۱۹۹۳ء میں ایم فل اور مھا فاروق حنداوی نے 'ادب المعراج عند ابن عربی' کے عنوان پر ۱۹۹۸ء میں ایم فل کیا۔ ادھر سوربون یونی ورسٹی، پیرس، فرانس سے ڈاکٹر عثمان یحیٰ حلبی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) [اتمام الاعلام، صفحہ ۱۸۲] نے آپ پر فرنچ زبان میں پی ایچ ڈی کی۔ عالم اسلام کے موقر تعلیمی ادارہ ازہر یونی ورسٹی قاہرہ کے موجودہ صدر پروفیسر ڈاکٹر شیخ احمد محمد طیب حفظہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۹۴۱ء) کلام ابن عربی کے خاص ماہرین میں سے ہیں اور آپ پر متعدد کتب تصنیف و ترجمہ کر چکے ہیں، جیسا کہ الفتوحات المکیۃ پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائی، نیز ڈاکٹر عثمان یحیٰ کے مقالہ ڈاکٹریٹ کا فرنچ سے عربی ترجمہ کیا جو 'مؤلفات ابن عربی تاریخھا و تصنیفھا' کے نام سے مطبوع ہے۔ اس کتاب میں ابن عربی کی ۹۹۴ رسائل و کتب کے نام، ان کے مخطوطات نیز اشاعت اور حواشی و شروح و تراجم کے بارے میں معلومات درج ہیں۔ قبل ازیں 'الذخائر الشرقیۃ' میں آپ کی ۵۲۷ تصنیفات کے بارے میں مختصر معلومات دی گئی تھیں۔ ان دنوں پیرس میں مقیم مراکش کے محقق مولائی طیب بیتی علوی حفظہ اللہ تعالیٰ بھی کلام ابن عربی کے اہم ماہرین میں سے ہیں۔

مولانا عبد الغنی پھلواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء) نے الفتوحات المکیۃ کی ادق عبارات کے حل میں کتاب 'مواطن التنزیل' لکھی اور مولانا محمد برکت اللہ لکھنوی فرنگی محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فصوص الحکم کا اردو ترجمہ کیا، جب کہ خانقاہ چشتیہ گولڑا کے سجادہ نشین و عالم جلیل مولانا پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) کلام ابن عربی کے اہم شارح تھے۔ [الذخائر الشرقیۃ، جلد ۶، صفحہ ۱۶۱ تا ۲۱۵/ مراۃ

التصانیف، جلد۱، صفحہ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۲۲/ معجم المؤلفین و الکتاب العراقیین، جلد۵، صفحہ۱۹۲، جلد۷، صفحہ۲۷۳/ مؤلفات ابن عربی ،کل صفحات ۷۳۶]

۲۲۲ شیخ محمد بن عمر قریشی المعروف بہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۶۰۶ھ/ ۱۲۱۰ء) رے میں پیدا ہوئے، ہرات میں وفات پائی۔ اسلامی تاریخ کی جلیل القدر شخصیت، شیخ الاسلام، افضل المتاخرین، سید الحکماء المحدثین، فلسفیِ اسلام، عقلی ونقلی علوم کے عظیم ماہر، فقیہ شافعی، مفسر، صوفی کامل، شاعر، کثیر التصانیف، جن میں آپ کی ضخیم عربی تفسیر قرآن مجید 'مفاتیح الغیب المعروف بہ تفسیر کبیر' کو لازوال شہرت وقبولیت ملی۔ عرب جامعات میں اس تفسیر پر بھرپور کام ہوا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ بغداد یونی ورسٹی سے ڈاکٹر ماہر مہدی ہلال (ولادت ۱۹۴۵ء) نے 'فخر الدین الرازی بلاغیا' کے عنوان سے مقالہ لکھ کر ۱۹۷۵ء میں ایم فل کیا، جسے وزارت ثقافت واطلاعات بغداد نے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا اور ڈاکٹر عبدالرسول سلیمان ابراہیم زیدی نے 'البحث اللغوی عند فخر الدین الرازی' کے نام سے مقالہ پر ۱۹۸۷ء میں پی ایچ ڈی کی اور احمد جمعہ محمود حنفی نے 'العلل التعبیر عند الرازی فی التفسیر الکبیر' نامی مقالہ پر ۱۹۹۹ء میں ایم فل کیا۔ ادھر قاہرہ یونی ورسٹی سے ڈاکٹر محسن عبدالحمید نے 'الرازی مفسرا' کے عنوان سے مقالہ پر ۱۹۷۲ء میں پی ایچ ڈی کی، جو اسی برس قاہرہ سے اور ۱۹۷۴ء میں بغداد سے شائع ہوا۔ اور ازہر یونی ورسٹی قاہرہ سے ڈاکٹر احمد ہنداوی ہلال نے 'المباحث البیانیة فی تفسیر الفخر الرازی دارسة بلاغیة تفصلیة' نامی مقالہ پر ۱۹۸۹ء میں پی ایچ ڈی کی، جو ۱۹۹۹ء میں قاہرہ ہی سے شائع ہوا۔

عرب دنیا کے اخبارات ورسائل میں بھی اس تفسیر کا چرچا رہتا ہے، جیسا کہ پروفیسر ڈاکٹر شیخ عبدالمجید ہاشم حسینی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مضمون 'من امہات الکتب، مفاتیح الغیب المشتہر بالتفسیر الکبیر' کویت کے روزنامہ الوطن میں شائع ہوا۔

امرتسر سے شائع ہونے والے دو رسائل اہل فقہ اور الفقیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تفسیر کبیر کی پہلی جلد کا اردو ترجمہ بیسویں صدی عیسوی کے پہلے عشرہ کے اختتام پر ۵۳۶ صفحات پر شائع ہوا۔ جب کہ جدید اردو ترجمہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری و مفتی محمد خان قادری حفظہما اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں جو ماہنامہ اہل سنت، سوئے حجاز، النظامیہ وغیرہ رسائل میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ [اہل سنت، شمارہ مئی ۲۰۰۲ء، صفحہ ۳۳ تا ۸/ اہل فقہ شمارہ ۶ رمئی ۱۹۱۲ء، صفحہ ۱۰/ سوئے حجاز، شمارہ دسمبر ۲۰۰۱ء، صفحہ ۷ تا ۲۶/ الفقیہ، شمارہ ۵ رجولائی ۱۹۱۸ء، صفحہ ۱۶/ المباحث البیانیة، کل صفحات ۳۳۷/ معجم المؤلفین و الکتاب العراقیین، جلد ۱، صفحہ ۱۲۳، جلد ۵، صفحہ ۲۵، جلد ۷، صفحہ ۳۶، ۲ تا ۵۵۷/ النظامیہ، شمارہ نومبر و دسمبر ۲۰۰۱ء، صفحہ ۱۲ تا ۱۵/ الوطن، شمارہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۵]

۲۲۳ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۶۶ تا ۷۰

۲۲۴ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۵۱

۲۲۵ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۵۱، ۵۲

۲۲۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۵۹

۲۲۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۲، ۷۳

۲۲۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۸

۲۲۹ القول السدید، شمارہ اگست ۱۹۹۳ء، صفحہ ۳۳ تا ۶۷

۲۳۰ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے حالات عربی کتب میں: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۸۰۷/ علماء العرب فی شبه، صفحہ ۲۸ تا ۲۹۷/ مختصر نشر النور، صفحہ ۱۳۴/ معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ ۴۳/ نزهة الخواطر، صفحہ ۱۱۹۴ تا ۱۱۹۵/ نظم الدرر، صفحہ ۱۶۸

۲۳۱ اقتائے حرمین کا تازہ عطیہ، صفحہ ۲۶ تا ۲۷/ القول السدید، شمارہ

اگست ۱۹۹۳ء، صفحہ ۳۷ تا ۴۷

۲۳۲ ضیاء الامت ویب سائٹ کا پتہ: WWW.ZIAULUMMAT.COM

۲۳۳ مولانا امجد علی اعظمی کے حالات: الامام احمد رضا خان و اثرہ، صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۸/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۲۰۱ تا ۲۱۰/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۵۱ تا ۵۴/ حیات صدر الشریعة، کل صفحات/ ضیائے حرم، شمارہ اگست ۱۹۹۷ء، صفحہ ۶۱ تا ۶۶/ مرأة التصانیف، جلد۱، صفحہ ۳۲، ۵۸، ۲، ۷/ نموذج من الاعمال الخیریة، صفحہ ۲۶۹/ الیواقیت المهریة، صفحہ ۷۹ تا ۸۳

۲۳۴ حیات صدر الشریعة، صفحہ ۳۴

۲۳۵ الدراسات الاسلامیة، شمارہ جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء، صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۷

۲۳۶ مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی کے حالات: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۲۸۴ تا ۲۹۸/ تذکرہ علمائے اہل سنت، صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳/ مرأة التصانیف، جلد۱، صفحہ ۷۵، ۲۳۳، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۶

۲۳۷ مولانا شفیع محمد قادری کے حالات: اعلیٰ حضرت، شمارہ مئی ۲۰۰۵ء، صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰/ معارف رضا، شمارہ اپریل ۲۰۰۲ء، صفحہ ۹، شمارہ فروری ۲۰۰۵ء، صفحہ ۶ تا ۷

۲۳۸ شیخ حسین حلمی ایشیق کے حالات: اتحاف اهل الزمان، حاشیہ صفحہ ۱۷

۲۳۹ مکتبہ دار الحقیقة، استنبول کا پتہ:

HAKIKAT KITABEVI DARUSSEFAKA CAD. NO:57 P.K.35

34262. FATIH ASTANBUL TURKEY

۲۴۰ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی کے حالات پر علامہ محمد عبد الستار طاہر کی متعدد مستقل کتب شائع ہو چکی ہیں۔ نیز ہندوستان میں مولانا ڈاکٹر محمد اعجاز انجم لطیفی کیہاری نے بہار یونی ورسٹی مظفر پور میں آپ پر مقالہ لکھ کر ۱۹۹۷ء میں پی ایچ ڈی کی۔ جسے ضیاء الاسلام

پبلی کیشنز، کراچی نے ۲۰۰۱ء میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، حیات علمی اور ادبی خدمات' کے نام سے کتابی صورت میں ۹۲۸ صفحات پر شائع کیا۔

۲۴۱ علماء عرب کے خطوط، حاشیہ صفحہ ۶۵

۲۴۲ مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی کے حالات: اعلیٰ حضرت، شمارہ اگست ۲۰۰۳ء، صفحہ ۴۱ تا ۴۸/ افکار رضا، شمارہ اکتوبر دسمبر ۲۰۰۳ء، صفحہ ۵۹ تا ۶۲/ تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، حاشیہ صفحہ ۴۰۰/ ضیائے حرم، شمارہ ستمبر ۲۰۰۳ء، صفحہ ۸، شمارہ اکتوبر ۲۰۰۳ء، صفحہ ۸۹ تا ۹۴، شمارہ دسمبر ۲۰۰۳ء، صفحہ ۱۵/ مرأۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۹۱/ النظامیہ، شمارہ ستمبر اکتوبر ۲۰۰۳ء، مفتی اعظم نمبر، کل صفحات ۲۱۶/ نور الحبیب، شمارہ اکتوبر ۲۰۰۳ء، صفحہ ۵ تا ۷، ۵۵ تا ۵۹

۲۴۳ مولانا ابو داؤد صادق کے حالات: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، حاشیہ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷/ مرأۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۳۰۵

۲۴۴ الدولۃ المکیۃ، مکتبہ نبویہ ایڈیشن، صفحہ ۲۵

۲۴۵ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۰، ۵۷

۲۴۶ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۷

۲۴۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۱۱

۲۴۸ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، صفحہ ۱۱۲

۲۴۹ معارف رضا، شمارہ ۱۹۸۶ء، صفحہ ۹۹ تا ۱۰۷

۲۵۰ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ ۱۰۳

۲۵۱ ایضاً

۲۵۲ الدراسات الاسلامیۃ، شمارہ جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء، صفحہ ۲۵۶

۲۵۳ البیان، شمارہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ، صفحہ ۹۰ تا ۹۲

۲۵۴ معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۴ء، صفحہ ۱۵ تا ۲۰

۲۵۵ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۱۱۳تا۱۱۶

۲۵۶ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۱۹۵تا۱۹۸

۲۵۷ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۵۱، ۱۵۲

۲۵۸ الاجازات المتینۃ، صفحہ۱۳تا۱۷/الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۹۹تا۱۰۰/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۴۳تا۴۶، ۴۸تا۵۰

۲۵۹ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۴۶تا۴۷، ۵۰تا۵۳/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۳۴تا۳۸

۲۶۰ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۳۹

۲۶۱ الاجازات المتینۃ، صفحہ۲۹تا۳۲/الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۱۰۵تا۱۰۶/بساتین الغفران، صفحہ۱۶۳تا۱۶۴

۲۶۲ شیخ محمد سعید بابصیل کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۵۰/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۸۵تا۸۷/الرحلۃ السامیۃ، صفحہ۱۵۰تا۱۵۱/سیر و تراجم، صفحہ۲۴۳/فہرس دار الکتب المصریۃ، جلد۱، ضمیمہ صفحہ۳۷/معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد۱، صفحہ۲۱۷، ۲۶۴تا۲۶۵، ۲۷۶/معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۵۰۵/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۳۲۴/الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۳۱، ۱۳۶/نثر الدرر، صفحہ۵۶/نثر المآثر، صفحہ۱۷

۲۶۳ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۸۵تا۸۷

۲۶۴ شیخ عبداللہ سراج کے حالات: اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۷۴تا۳۹۳/اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۹۹تا۵۰۰/تاریخ مکۃ، صفحہ۵۹۰، ۶۱۴/معارف رضا، شمارہ۱۹۹۸ء، صفحہ۱۷۱تا۱۸۱/نثر الدرر، صفحہ۴۷

۲۶۵ حیات صدر الشریعة، صفحہ۹۱ تا ۹۲

۲۶۶ شیخ حسین سراج کے حالات: اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۶۰، ۳۹۱/ الاعلام، جلد۲، صفحہ۲۴۳/ الحرکة الادبیة فی المملکة، صفحہ۲۱۲ تا ۲۱۳، ۲۳۲، ۳۹۱ تا ۳۹۲/ الشرق الاوسط، شمارہ ۱۳/ مئی ۱۹۸۸ء، صفحہ۱۶/ معجم الادباء، جلد۲، صفحہ۲۱۰/ معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد۱، صفحہ۲۸۷ تا ۲۸۹، جلد۲، صفحہ۶۵۷، جلد۳، صفحہ۱۶۵۴/ هدیل الحمام، جلد۲، صفحہ۳۲۲ تا ۳۲۳

۲۶۷ گورنر سید عون رفیق پاشا کے حالات: اشراف مکة المکرمة، صفحہ۲۲۶/ اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۲۷ تا ۳۷۱/ الاعلام، جلد۵، صفحہ۹۷ تا ۹۸/ الاعلام الشرقیة، جلد۱، صفحہ۳۳/ تاریخ مکة، صفحہ۵۵۰ تا ۵۵۷/ الرحلة السامیة، صفحہ۱۳۹

۲۶۸ شیخ محمد عابد مالکی کے حالات: الاجازات المتینة، صفحہ۳۳، ۳۹/ اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۴۷، ۳۵۳ تا ۳۵۴/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۲۰/ الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۳۲/ تاریخ مکة، صفحہ۵۵۲، ۵۸۵ تا ۵۸۶/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۶۲ تا ۶۳/ سیر و تراجم، صفحہ۱۵۲ تا ۱۵۳/ فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۵۴۳/ معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۸ء، صفحہ۱۷۹ تا ۱۸۰/ شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، صفحہ۱۳ تا ۱۶/ شمارہ مارچ ۲۰۰۲ء، صفحہ۱۱ تا ۱۳/ شمارہ اپریل ۲۰۰۲ء، صفحہ۷ تا ۱۰/ معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد۱، صفحہ۲۰۱، ۲۱۶، ۲۲۸، ۲۷۱، ۲۸۲ تا ۲۸۳/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۶۷۲/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۳۷۵

۲۶۹ حیات صدر الشریعة، صفحہ۹۱

۲۷۰ شیخ عبداللہ حمید کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۹ تا ۴۰/ الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۰۸/ اهل الحجاز، صفحہ۲۸۷/ الدُرّ المُنضّد، صفحہ۴ تا ۱۰/ سیر و تراجم، صفحہ۲۰۰ تا ۲۰۱/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد۶، صفحہ۲۷۳ تا ۲۷۵/ معجم المطبوعات

العربیة فی المملکة، جلد۲، صفحہ۸۶۸تا۸۶۹/نشر الریاحین، جلد۱، صفحہ۳۰۲تا۳۰۳

۲۷۱ گورنر سید عبدالمطلب کے حالات: اشراف مکة المکرمة، صفحہ۲۱۱تا ۲۲۲/الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۵۴/تاریخ مکة، صفحہ۵۱۷تا۵۱۸، ۵۳۱تا۵۳۲، ۵۴۳تا۵۵۰

۲۷۲ شیخ محمد صالح کمال کے حالات: الاجازات المتینة، صفحہ۳۹/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۰۷تا۸۰۸/انوار قطب مدینہ، حاشیہ صفحہ۱۵۷تا۱۵۸/اھل الحجاز، صفحہ۲۸۲/تاریخ مکة، صفحہ۵۸۵/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۹۲تا۱۰۱/ تذکرہ علمائے اہل سنت، صفحہ۳۳تا۳۴/الرحلة السامیة، صفحہ۱۲۶/سیر و تراجم، صفحہ۲۳۳تا۲۳۵/فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۱۷۵/مختصر نشر النور، صفحہ۲۱۹/معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۹ء، صفحہ۱۹۵تا۱۹۶/معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد۱، صفحہ۲۰۰، ۲۳۳، ۲۵۳/الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۲۷/نشر الریاحین، جلد۲، صفحہ۶۱۶تا۶۱۸/نظم الدرر، صفحہ۱۸۲تا۱۸۳

۲۷۳ شیخ احمد ابوالخیر مرداد کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۵۲/انوار قطب مدینہ، حاشیہ صفحہ۱۵۸/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۱۷۸/تذکرہ علماء اہل سنت، حاشیہ صفحہ۳۳/الرحلة السامیة، صفحہ۱۶۲/سیر و تراجم، صفحہ۶۰تا۶۱/مختصر نشر النور، صفحہ۳۲/معارف رضا، شمارہ مئی جون ۲۰۰۰ء، صفحہ۶۳تا۶۷/الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۲۹، ۱۳۱/نثر الدرر، صفحہ۲۰/نشر الریاحین، جلد۱، صفحہ۳۱تا۳۲/نظم الدرر، صفحہ۱۶۴تا۱۶۵

۲۷۴ نثر الدرر، صفحہ۲۳

۲۷۵ شیخ محمد علی کمال کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۰۹/اھل الحجاز، صفحہ۲۷۵/سیر و تراجم، صفحہ۱۳۹/مختصر نشر النور، صفحہ۳۷۲/نظم الدرر، صفحہ۲۰۱تا۲۰۲

۲۷۶ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۶۶، ۶۷

۲۷۷ شیخ عبداللہ دحلان کے حالات: الاجازات المتینة، صفحہ۳۳، ۵۰/اعلام

المکیین ،جلد۱،صفحہ۲۲۵تا۲۲۶/الاعلام،جلد۳،صفحہ۹۳/اهل الحجاز ،صفحہ۳۰۱تا۳۰۳/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت،صفحہ۶۶تا۶۷/رجال من مکة المکرمة ،جلد۳،صفحہ۱۹۸تا ۲۱۸/سیر و تراجم ،صفحہ۲۰۸تا۲۱۱/مختصر نشر النور ،صفحہ۲۹۳/معارف رضا، شمارہ۱۹۹۹ء،صفحہ۱۹۸تا۲۰۰/معجم الادباء،جلد۲،صفحہ۷۶/معجم المطبوعات العربیة فی المملکة،جلد۱،صفحہ۲۷۶،جلد۲،صفحہ۸۸۶تا۸۸۷/نثر الدرر،صفحہ۲۸/نشر الریاحین،جلد۱،صفحہ۲۸۵تا۲۸۹/نظم الدرر،صفحہ۱۹۱

۲۷۸ شیخ عمر باجنید کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۱،صفحہ۲۵۱/تشنیف الاسماع،صفحہ۳۲۲تا۳۲۵/الدلیل المشیر ،صفحہ۲۹۶تا۲۹۸/الرحلة السامیة، صفحہ۱۶۲/سیر و تراجم ،صفحہ۱۳۷تا۱۳۸/المدهش المطرب ،جلد۱،صفحہ۲۳۱تا۲۳۲/ نثر الدرر،صفحہ۵۰/نهج السلامة،صفحہ۸۵تا۸۵

۲۷۹ شیخ محمد صالح بافضل کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۱،صفحہ۲۶۱/سیر و تراجم،صفحہ۱۳۲تا۱۳۳/مختصر نشر النور،صفحہ۲۱۲تا۲۱۳/معجم المطبوعات العربیة فی المملکة،جلد۱،صفحہ۲۸۱/نظم الدرر،صفحہ۱۸۲

۲۸۰ شیخ محمد مرزوقی ابوحسین کے حالات:الاجازات المتینة ،صفحہ۳۳،۳۸/اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۸۶۲تا۸۶۳/اهل الحجاز ،صفحہ۲۸۳تا۲۸۴/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۸۰تا۸۳/تشنیف الاسماع،صفحہ۵۰۷تا۵۰۸/الدلیل المشیر ،صفحہ۳۸۳تا۳۸۸/ سیر و تراجم ،صفحہ۲۳۰تا۲۳۳/مختصر نشر النور ،صفحہ۳۰۲تا۳۰۳/معارف رضا، شمارہ۱۹۹۹ء،صفحہ۱۹۷/من رجال الشوری،صفحہ۵۳تا۵۵/نظم الدرر،صفحہ۲۱۱تا۲۱۲

۲۸۱ شیخ محمد علی مالکی کے حالات:الاجازات المتینة ،صفحہ۳۳،۳۹/اظهار الحق المبین ،صفحہ۱۳تا۳۲/اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۸۳۳تا۸۳۷/الاعلام،جلد۶، صفحہ۳۰۵/تاریخ مکة ،صفحہ۵۸۶،۶۱۲/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت،صفحہ۶۸تا۶۹/

تشنیف الاسماع، صفحہ۳۹۳تا۳۹۷، ۴۰۵/الدلیل المشیر، صفحہ۲۲۷تا۲۷۷/سیر و تراجم، صفحہ۲۶۰تا۲۶۵/فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۱۰، ۱۱، ۵۳۵/ المسلک الجلی، کل صفحات ۶۲/ المصاعد الراویة، صفحہ۳۸تا۳۹/معارف رضا، شمارہ اپریل ۲۰۰۲ء، صفحہ ۹تا۱۰/شمارہ مئی ۲۰۰۲ء، صفحہ۱۹تا۲۲/شمارہ جون ۲۰۰۲ء، صفحہ ۲۱تا۲۳/ شمارہ نومبر ۲۰۰۲ء، صفحہ۲۷تا۳۰/شمارہ دسمبر ۲۰۰۲ء، صفحہ۱۲تا۱۵/شمارہ جنوری ۲۰۰۳ء، صفحہ ۲۹ تا۳۲/ معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد۱، صفحہ۱۹۸، ۲۳۳، ۲۵۳تا۲۵۵، ۲۷۳، ۳۰۰، ۳۲۳/جلد۳، صفحہ۱۲۷۵تا۱۲۷۹/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۶۸۲/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۵۰۲/نثر الدرر، صفحہ۴۳

۲۸۲ شیخ محمد جمال مالکی کے حالات: الاجازات المتینة، صفحہ۳۳، ۳۹/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۲۵/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۸۳تا۸۵/سیر و تراجم، صفحہ۹۰تا۹۲/مختصر نشر النور، صفحہ۱۶۳/معارف رضا، شمارہ فروری ۲۰۰۳ء، صفحہ۲۰تا۲۳/ معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد۱، صفحہ۲۳۳، ۲۵۳/نظم الدرر، صفحہ۱۷۲

۲۸۳ شیخ اسعد دھان کے حالات: الاجازات المتینة، صفحہ۳۳، ۳۹/اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۳۲/اھل الحجاز، صفحہ۲۵۸/تاریخ مکة، صفحہ۵۸۵/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۵۵/سیر و تراجم، صفحہ۷۲تا۷۳/مختصر نشر النور، صفحہ۱۲۹تا۱۳۰/معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۹ء، صفحہ۱۹۴تا۱۹۵/شمارہ مارچ ۲۰۰۳ء، صفحہ۲۶/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۴۷/نظم الدرر، صفحہ۱۶۷تا۱۶۸

۲۸۴ شیخ عبدالرحمٰن دھان کے حالات: الاجازات المتینة، صفحہ۳۳، ۳۹/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۳۵تا۳۳۶/سیر و تراجم، صفحہ۱۶۰تا۱۶۲/فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۳۹۹/مختصر نشر النور، صفحہ۲۴۱تا۲۴۲/ معارف رضا، شمارہ مارچ ۲۰۰۳ء، صفحہ۲۶/الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۴۷/نظم الدرر،

صفحہ۱۸۴تا۱۸۵

۲۸۵ شمس الاسلام، شمارہ۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء، صفحہ۱۲، ۳۰تا۳۱

۲۸۶ شیخ محمد بن یوسف خیاط کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۱۶تا ۳۱۸/ الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۵۶/ سیر و تراجم، حاشیہ صفحہ۱۱۰تا۱۱۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۲۹تا۴۳۰/ المدرسۃ الصولتیۃ، صفحہ۶۸، ۷۴/ معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد۱، صفحہ۲۰۱، ۲۲۱، ۲۳۴/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۶۳۴/ نثر الدر، صفحہ۵۷

۲۸۷ شیخ مختار عطار دجاوی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۷۳تا۲۷۴/ تشنیف الاسماع، صفحہ۵۳۲تا۵۳۴/ سیر و تراجم، صفحہ۲۳۵/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۱/ معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد۱، صفحہ۲۳۵/ نثر الدرر، صفحہ۵۷

۲۸۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۶۹

۲۸۹ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۵۶

۲۹۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۴۰، ۳۶

۲۹۱ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۴، ۷۴، ۷۵

۲۹۲ شیخ عثمان داغستانی کے حالات: اعلام من ارض النبوۃ، جلد۲، صفحہ۱۳۳تا ۱۳۶/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۴۰، ۶۱/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۵۶/ نثر المآثر، صفحہ۲۸

۲۹۳ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۴۰، ۳۶

۲۹۴ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۳۶۵تا۳۶۶

۲۹۵ گورنر علی پاشا مرتحسین کے حالات: تاریخ امراء المدینۃ المنورۃ، صفحہ۴۲۰

۲۹۶ ابواب تاریخ المدینۃ المنورۃ، صفحہ۳۳تا۳۶

۲۹۷ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۶۹، ۷۴، ۷۵

۲۹۸ شیخ عبدالقادر طرابلسی کبیر کے حالات: اتحاف الاخوان، صفحہ ۲۰ تا ۲۱/ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۳۹/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۵۰، ۵۱، ۶۵، ۶۶، ۷۵، ۷۶ تا ۷۶، ۱۰۲/ معجم الشعراء، جلد ۳، صفحہ ۲۰۷ تا ۲۰۸/ معجم المطبوعات العربية في شبه، صفحہ ۳۳/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد ۱، صفحہ ۲۱۷ تا ۲۱۸، ۳۰۷۷/ جلد ۲، صفحہ ۱۲۹۱/ معجم مؤلفي مخطوطات مكتبة الحرم، صفحہ ۳۶۴/ معجم المؤلفين، جلد ۲، صفحہ ۱۸۵/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۴۷ تا ۱۵۱

۲۹۹ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۵۸ تا ۶۰/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۴۷

۳۰۰ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۱

۳۰۱ شیخ حمدان ونیسی کے حالات: طيبة و ذكريات الاحبة، جلد ۱، صفحہ ۱۳۰، ۱۶۴/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۰، ۴۱، ۷۰/ معجم اعلام الجزائر، صفحہ ۳۳۶/ المنهل، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۵۶ تا ۵۷

۳۰۲ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۵، ۹۹

۳۰۳ شیخ عبداللہ صوفان قدومی نابلسی کے حالات: اعلام فلسطين، صفحہ ۲۴۴/ الاعلام الشرقية، جلد ۱، صفحہ ۳۳۳ تا ۳۳۴/ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۱۱۱/ الدليل المشير، صفحہ ۱۴۳/ الرحلة الشامية، صفحہ ۲۱۴ تا ۲۲۱/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۶۷/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ۲، صفحہ ۹۳۹ تا ۹۴۱/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۶/ فهرس المكتبة الازهرية، جلد ۳، صفحہ ۶۹۰/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۶، صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۸/ معجم المؤلفين، جلد ۲، صفحہ ۲۶۷

۳۰۴ شیخ عبدالباری رضوان کے حالات: اعلام المكيين، جلد ۱، صفحہ ۳۵۳ تا ۳۵۴/ اهل الحجاز، صفحہ ۲۸۵ تا ۲۸۷/ تشنيف الاسماع، صفحہ ۳۶۴/ سير و تراجم، صفحہ ۲۸۹ تا ۲۹۰/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۰، ۵۰، ۶۰، ۱۱۵، ۱۱۷

٣٠٥ شیخ عباس رضوان کے حالات: اعلام العلم و الأدب، صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۹/ اعلام من ارض النبوة، جلد ۲، صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۷/ الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۲۶۵/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۵/ طیبة و ذکریات الاحبة، جلد ۱، صفحہ ۶۳ تا ۶۴/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۰، ۳۷ تا ۳۸، ۳۹، ۴۰/ معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد ۱، صفحہ ۲۰۵، ۲۲۶ تا ۲۲۷، جلد ۲، صفحہ ۷۰۳/ الملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۶/ واسطة العقد الفرید، کل صفحات ۱۶

٣٠٦ طیبة و ذکریات الاحبة، جلد ۱، صفحہ ۷۸، ۲۰۷

٣٠٧ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۰، ۴۶

٣٠٨ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۷، ۴۸

٣٠٩ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۹

٣١٠ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۰۹

٣١١ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۱۸۳/ فہرس دار الکتب المصریة، تاریخ، جلد ۵، صفحہ ۱۹۷

٣١٢ فہرس مخطوطات الحدیث الشریف، صفحہ ۵۶۰ تا ۵۶۱

٣١٣ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۲

٣١٤ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۱۲

٣١٥ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ ۱۹۶/ البیان، شمارہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ، صفحہ ۹۰/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۱۱۴/ معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۴ء، صفحہ ۱۷

٣١٦ مرآة التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۸۷/ معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ ۳۲۹ تا ۳۳۰/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد ۲، صفحہ ۱۴۷۹

٣١٧ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۶۹

٣١٨ شیخ عبدالقادر ابن سودہ کے حالات: اتحاف المطالع، جلد ۲، صفحہ ۶۰۰/ سل النصال، صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۵/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۳۰، ۳۱/ معجم ما الف عن مکة،

صفحہ۱۵۹/معجم المطبوعات المغربیۃ، صفحہ۱۶۸/موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۹، صفحہ۳۳۰۹ تا ۳۳۱۰

۳۱۹ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۳۰، ۳۱، ۶۷، ۱۰۳

۳۲۰ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۷، ۵۹

۳۲۱ السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی، شیخ سید محمد مکی بن عزوز، طبع ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، مکتبہ امام احمد رضا لاہور، صفحات ۲۴۰/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۷

۳۲۲ منہاج القرآن، شمارہ دسمبر ۱۹۸۷ء، صفحہ۳۵ تا ۴۴

۳۲۳ مولانا عبدالحق الٰہ آبادی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۲۹/ الاعلام الشرقیۃ، جلد۱، صفحہ۳۲۳/الاعلام، جلد۹، صفحہ۱۸۶/انوار قطب مدینہ، صفحہ۵۰، ۱۶۶ تا ۱۶۹/تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۱۷۸/علماء العرب فی شبہ، صفحہ۷۷۶/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۲۷، ۴۸، ۷۴، ۸۲، ۱۰۸، ۱۰۹/فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۷۴۸/مختصر نشر النور، صفحہ۲۳۳/المدھش المطرب، جلد۲، صفحہ۱۸۹ تا ۱۹۰/ مسراۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۱۳، ۶۱، ۸۲/معارف رضا، شمارہ مارچ ۲۰۰۱ء، صفحہ۱۶ تا ۱۸/ معجم ما الف عن مکۃ، صفحہ۱۴۰/معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۳۴۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۶۷۳ تا ۱۶۷۴/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ۱۱، ۱۹۶/الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۳۶/نثر المآثر، صفحہ۳۰/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۳۶۴/نظم الدرر، صفحہ۲۰۲ تا ۲۰۳

۳۲۴ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۲۹/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۸۶/معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۶۷۳

۳۲۵ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۱۲۳/العلامۃ فضل حق الخیر آبادی، صفحہ۹۵/نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۲۶۴

۳۲۶ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۱۲۳تا۱۲۵،۲۱۰تا۲۱۱/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۰،۶۰،۶۳،۶۷،۶۸،۶۹،۹۹

۳۲۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۱۰۳،۱۰۴

۳۲۸ شیخ یٰسین خیاری کے حالات: اعلام من ارض النبوۃ، جلد۱، صفحہ۳۱تا۸۰/ اھل الحجاز، صفحہ۳۵۵/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۰،۵۱،۵۳،۶۷،۶۹،۷۷،۹۹/ معجم المطبوعات العربية فی المملکۃ، جلد۳، صفحہ۱۵۲۹تا۱۵۳۰

۳۲۹ اعلام فلسطین، صفحہ۳۵۰/الاعلام، جلد۸، صفحہ۲۱۸/المعصوم، شمارہ ستمبر۱۹۹۲ء، صفحہ۳۴

۳۳۰ علامہ یوسف نبہانی کے حالات: اتحاف المسلم، صفحہ۳۵تا۶۵/ اعلام فلسطین، صفحہ۳۴۹تا۳۵۲/الاعلام الشرقیۃ، جلد۲، صفحہ۶۰۰ تا ۶۰۳/ الاعلام، جلد۸، صفحہ۲۱۸/ انوار قطب مدینہ، صفحہ۱۷۰تا۱۸۱/ تذکرہ حضرت محدث دکن، جلد۲، صفحہ۲۹۵ تا ۳۰۰/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۱۰۸، ۱۹۱،۱۹۲/ ترجمان اہل سنت، شمارہ جون ۱۹۷۶ء، صفحہ۸۲تا۸۵/ حلیۃ البشر، جلد۳، صفحہ۱۶۱۲تا۱۶۱۶/ دلیل التجار، صفحہ۵تا۲۱/ الدلیل المشیر، صفحہ۳۰۱تا۳۱۲/ الرحلۃ السامیۃ، صفحہ۲۳۶تا۲۳۱،۳۳۲/ ضیائے حرم شمارہ فروری۲۰۰۱ء، صفحہ۶۹/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۰،۵۱،۵۳،۵۵،۷۳،۷۷،۷۸،۷۹، ۱۱۳تا۱۱۷/ فکر و نظر، شمارہ مارچ ۱۹۷۳ء، صفحہ۵۳۸/ فھرس الفھارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۱۸۲تا۱۸۵/ جلد۲، صفحہ۱۱۰۷تا۱۱۱۰/ فھرس مخطوطات مکتبۃ الاحقاف، صفحہ۴۰۰/ محمد صلی اللہ علیہ و سلم فی الشعر الحدیث، صفحہ۱۲۶تا۱۲۸/ المنھش المطرب، جلد۲، صفحہ۲۵۳تا۲۵۶/ مرآۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۲۱۷/ معجم الادباء، جلد۷، صفحہ۳۰تا۳۱/ معجم الشعراء، جلد۶، صفحہ۱۶۳تا۱۶۴/ معجم ما الف عن مکۃ، صفحہ۲۶۶،۲۸۹/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۵۲۲/ معجم المطبوعات

العربیۃ و المعربۃ ،جلد۲، صفحہ۱۸۳۸تا۱۸۴۲/ معجم المؤلفین ،جلد۴، صفحہ۱۳۵/ المعصوم، شمارہ ستمبر۱۹۹۲ء، صفحہ۳۲تا۳۴/ المنہل ،شمارہ دسمبر۱۹۸۸ء، صفحہ۸۲تا۸۳/ تابغۃ فلسطین ،کل صفحات۳۲/ نعت، شمارہ فروری۱۹۹۳ء، کل صفحات۹۶/ نورالحبیب ،شمارہ اگست، ستمبر۱۹۹۳ء، صفحہ۹۴تا۹۵/ نور نور چہرے، صفحہ۳۷۹تا۳۹۹/ وسائل الوصول، صفحہ۱۳تا۱۷

۳۳۱ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۷۴تا۷۵/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۲۵۹

۳۳۲ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم، صفحہ۲۳۵

۳۳۳ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۶۲۷

۳۳۴ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۷۴/ نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۲۹۹

۳۳۵ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۷۴تا۷۵

۳۳۶ شیخ محمد سعید نقشبندی کے حالات: تاریخ علماء بغداد، صفحہ۲۱۱،۲۱۰تا۲۱۱/ الذخائر الشرقیۃ، جلد۱، صفحہ۶۷۵/ معجم المؤلفین العراقیین، جلد۳، صفحہ۱۷۸

۳۳۷ علماء عرب کے خطوط، حاشیہ صفحہ۶۵

۳۳۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۶۶، ۱۱۴

۳۳۹ شیخ محمد توفیق ایوبی کے حالات: الامام احمد رضا خان و العالم العربی ،صفحہ۱۹۶/ الاعلام الشرقیۃ، جلد۱، صفحہ۲۸۸/ البیان، شمارہ ربیع الاول۱۳۳۱ھ، صفحہ۹۰/ تاریخ علماء دمشق ،جلد۱، صفحہ۳۵۵تا۳۵۷/ حلیۃ البشر ،جلد۱، صفحہ۳۲۵تا ۳۲۹/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۰، ۵۵، ۵۶، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۰، ۱۱۴/ فہرس دار الکتب المصریۃ، جلد۱، صفحہ۳۱۰/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۶۴۴

۳۴۰ تاریخ علماء دمشق، جلد۳، صفحہ۸۱/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۷۴، ۷۵، ۱۰۲

۳۴۱ تاریخ علماء دمشق، جلد۳، صفحہ۱۸۷

۳۴۲ شیخ یحییٰ زجا مکتبی کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۲، صفحہ۷۱۵ تا ۷۱۷/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۷۹

۳۴۳ شیخ عبدالوہاب نائب کے حالات: اعلام الادب فی العراق الحدیث، جلد۳، صفحہ۳۷۸ تا ۳۷۹/الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۸۳/البغدادیون، صفحہ۵۵ تا ۵۶، ۲۲۷/تاریخ علماء بغداد، صفحہ۳۶۸ تا ۳۶۹/الذخائر الشرقیة، جلد۱، صفحہ۶۷۷/فہرس المخطوطات العربیة فی مکتبة الاوقاف، جلد۲، صفحہ۳۱۴ تا ۳۱۵/معجم الشعراء، جلد۳، صفحہ۳۴۷/معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۳۴۲/موسوعة اعلام العراق، جلد۲، صفحہ۱۵۷ تا ۱۵۸

۳۴۴ شیخ یوسف عطا کے حالات: الاعلام، جلد۸، صفحہ۲۵۳/البغدادیون، صفحہ۵۱ تا ۵۲، ۳۶۴/تاریخ علماء بغداد، صفحہ۲۳۷ تا ۲۳۸/مدرسة الامام ابی حنیفة، صفحہ۱۳۱/موسوعة اعلام العراق، جلد۳، صفحہ۲۹۰ تا ۲۹۱/نموذج من الاعمال الخیریة، صفحہ۳۵۵

۳۴۵ سندھ کے اکابرین قادریہ، صفحہ۳۲۸ تا ۳۳۲

۳۴۶ شیخ محمد امین سوید کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۴۳/تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۵۰۳ تا ۵۰۸/تسہیل الحصول علی قواعد الاصول، صفحہ۲۵ تا ۲۰/ الدلیل المشیر، صفحہ۵۹ تا ۶۴/الرحلة السامیة، صفحہ۴۷، ۳۵۰/العرب، شمارہ مارچ ۱۹۷۲ء، صفحہ۳۸۵ تا ۳۸۹/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۴۰۲/نموذج من الاعمال الخیریة، صفحہ۳۳۵

۳۴۷ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۶۶، ۶۹

۳۴۸ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۱۲۴، ۲۱۳

۳۴۹ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۱۲۵ تا ۱۲۶، ۲۱۲

۳۵۰ مولانا قاضی ہدایت اللہ سندھی کے حالات: علماء عرب کے خطوط، صفحہ۶۲، ۶۶ تا ۶۷، ۶۹، ۱۷۱/معارف رضا، شمارہ ۱۹۸۶ء، صفحہ۹۹/نزہۃ الخواطر، صفحہ۱۴۰۲

۳۵۱ شیخ محمد یحییٰ اقلعی کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۳۹۶/

معجم المؤلفین، جلد۴، صفحہ ۱۱۰

۳۵۲ شیخ عمر عید کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۳، صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۱/ الطریقۃ السعدیۃ، جلد۲، صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۲، ۱۹۷

۳۵۳ شیخ عبدالقادر خطیب جیلانی کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ ۳۶۰ تا ۳۶۴/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۷

۳۵۴ ڈاکٹر عدنان خطیب کے حالات: اتمام الاعلام، صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴/ ذیل الاعلام، جلد۱، صفحہ ۱۳۸ تا ۱۳۹

۳۵۵ السیف الربانی، صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۵

۳۵۶ شیخ محمود شویل کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ ۵۸۱/ الاعلام، جلد۷، صفحہ ۱۷۴/ ضیائے حرم، شمارہ اپریل ۲۰۰۳، صفحہ ۳۶/ ماذا فی الحجاز، صفحہ ۳۷/ معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد۳، صفحہ ۱۳۲۱ تا ۱۳۲۲/ نثر الدرر، صفحہ ۶۸ تا ۷۱/ نموذج من الاعمال الخیریۃ، صفحہ ۴۳۵

۳۵۷ شیخ محمد رمضان شامی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ ۲۴/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۷/ معجم الادباء، جلد۵، صفحہ ۱۰۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ ۱۶۳۵/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ ۶۴

۳۵۸ شیخ محمد حکیم کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ ۳۰۲/ تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ ۳۳۵/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ ۵۰۳

۳۵۹ شیخ محمد امین سفر جلانی کے حالات: الاعلام الشرقیۃ، جلد۱، صفحہ ۲۸۴/ الاعلام، جلد۲، صفحہ ۳۰/ تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ ۳۳۲/ الرحلۃ السامیۃ، صفحہ ۲۷۵/ فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ مصطلح، جلد۱، صفحہ ۵۶، ۷۹، ۲۶۱/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ ۸۴۷ تا ۸۴۸/ الکوکب الحثیث، صفحہ ۶ تا ۱۰/

معجم الادباء، جلد۱، صفحہ۳۱۴/معجم الشعراء، جلد۱، صفحہ۳۱۳/معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۱۰۲۹/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۳۰۲، جلد۳، صفحہ۱۳۶

۳۶۰ شیخ محمود عطار کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۶۹/تاریخ علماء دمشق، جلد۲، صفحہ۵۹۶تا۵۹۹/تشنیف الاسماع، صفحہ۵۲۷تا۵۲۹/ذکر ولادت خیر الانام ﷺ، صفحہ۵تا۸، ۲۹تا۳۳/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۱، ۶۱تا۶۲، ۶۳، ۶۹، ۷۶، ۸۳/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، مصطلح، جلد۱، صفحہ۲۶۶تا ۲۶۷/محدث الشام، صفحہ۱۳/معجم الادباء، جلد۶، صفحہ۱۷۹/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۸۰۷/نموذج من الاعمال الخیریۃ، صفحہ۹۶تا۹۷، ۳۳۵

۳۶۱ الحقائق، شمارہ محرم ۱۳۳۱ھ، صفحہ۲۰۱تا۲۱۲

۳۶۲ شیخ سید تاج الدین حسنی کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۸۲تا۸۳/تاریخ علماء دمشق، جلد۲، صفحہ۵۷۶تا۵۷۸/تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۱۹۱/علماء عرب کے خطوط، صفحہ۷۶تا۷۷، ۷۹، ۸۰/الفقیہ، شمارہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۸ء، صفحہ۱۱

۳۶۳ شیخ عطاء اللہ کسم کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۵۱۷تا ۵۲۲/ ترجمۃ الشیخ محمد عطاء اللہ الکسم، کل صفحات ۳۰/الرحلۃ السامیۃ، صفحہ۳۲تا۳۷، ۳۹، ۴۷/فہرس دار الکتب المصریۃ، جلد۱، صفحہ۱۶۴/معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۵۶۰/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۳۸۸تا۳۸۹

۳۶۴ شیخ محمد قاسمی حلاق کے حالات: آل القاسمی، صفحہ۱۷۳تا۱۸۷/تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۳۶۳

۳۶۵ علماء عرب کے خطوط، حاشیہ صفحہ۵۶

۳۶۶ الحقائق، شمارہ صفر ۱۳۳۱ھ، صفحہ۶۰تا۶۹

۳۶۷ شیخ مصطفیٰ شطی کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۳۳۵تا

۴۴۶/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد۶، صفحہ۲۷۹/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۸۵۵

۳۶۸ شیخ حسن اولیاء کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۴۴

۳۶۹ شیخ محمد بن ادریس قادری کے حالات: اتحاف المطالع، جلد۲، صفحہ۳۵۸/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۸/ ذیل الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۵۹/ سل النصال، صفحہ۶۱ تا ۶۳/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۷ تا ۶۰/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۱۱۸/ موسوعة اعلام المغرب، جلد۸، صفحہ۳۰۰۱ تا ۳۰۰۳

۳۷۰ شیخ حبیب اللہ شنقیطی کے حالات: اتحاف المطالع، جلد۲، صفحہ۴۹۷/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۵۷۴ تا ۵۷۵/ الاعلام الشرقیة، جلد۱، صفحہ۳۷۴ تا ۳۷۵/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۷۹/ تشنیف الاسماع، صفحہ۱۵۵ تا ۱۵۸/ الدلیل المشیر، صفحہ۷۲ تا ۸۳/ فہرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۴۹، ۵۴۳ تا ۵۴۷/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۲۰۹/ موسوعة اعلام المغرب، جلد۹، صفحہ۳۱۷۶/ هدية المغيث، صفحہ۲۴۵

۳۷۱ الشیخ زید ابوالحسن الفاروقی، صفحہ۲

۳۷۲ شیخ محمد زاہد کے حالات: ابواب تاریخ المدینة المنورة، صفحہ۳۳ تا ۳۶/ اعلام العلم و الادب، صفحہ۳۱ تا ۳۴/ اعلام من ارض النبوة، جلد۱، صفحہ۲۲۱/ جلد۲، صفحہ۹۹ تا ۱۰۴/ طيبة و ذكريات الاحبة، جلد۱، صفحہ۵۱، ۲۸۹/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۸۵، ۸۶

۳۷۳ شیخ عارف تحلجی کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۳۳۹

۳۷۴ شیخ مختار مؤید عظمی کے حالات: الاعلام الشرقیة، جلد۲، صفحہ۹۵۴/ الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۹۱/ تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۳۸۹/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ۵۵ تا ۵۶، ۶۳ تا ۶۴، ۷۰ تا ۷۱، ۱۱۵/ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاهرية، جلد۳، صفحہ۱۳۶ تا ۱۳۷/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۷۱۵ تا ۱۷۱۶/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۸۲۷

۳۷۵ مولانا احمد بنگالی امدادی کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۳۰۹/ مختصر نشر النور، صفحہ ۸۰ تا ۸۱/ معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۱۰۸/ نشر الریاحین، جلد ۱، صفحہ ۳۳/ نظم الدرر، صفحہ ۱۲۳

۳۷۶ تجلیات مہر انور، صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۶

۳۷۷ شیخ محمد منتصر کتانی کے حالات: اتمام الاعلام، صفحہ ۲۷۰/ ذیل الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۱۷۳

۳۷۸ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۵۱ تا ۵۲، ۷۱

۳۷۹ شیخ محمد بن جعفر کتانی کے حالات: اتحاف الاخوان، صفحہ ۲۷ تا ۲۹/ اتحاف المطالع، جلد ۲، صفحہ ۳۳۳/ الاعلام الشرقیة، جلد ۱، صفحہ ۳۶۷ تا ۳۶۸/ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۷۲ تا ۷۳/ تاریخ علماء دمشق، جلد ۱، صفحہ ۳۱۳ تا ۳۱۹/ الدراسات الاسلامیة، شمارہ جولائی ستمبر، صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۷/ الرحلة السامیة، صفحہ ۳۳ تا ۱۰۴/ الرسالة المستطرفة، صفحہ ۵ تا ۲۴/ سدا بہار خوشبوئیں، حاشیہ صفحہ ۱۱۷/ سل النصال، صفحہ ۳۳ تا ۳۶/ شجرة النور الزکیة، صفحہ ۳۳۶ تا ۳۳۷/ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۵۱ تا ۵۲، ۶۳، ۷۱/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ۱، صفحہ ۵۱۵ تا ۵۱۸/ فهرس مخطوطات الحدیث الشریف، صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۲، ۳۳۳/ فهرس المکتبة الازهریة، جلد ۳، صفحہ ۲۵/ المدهش المطرب، جلد ۱، صفحہ ۶۴ تا ۶۷/ معجم الادباء، جلد ۵، صفحہ ۱۹۰/ معجم ما الف عن مکة، صفحہ ۶۷، ۱۵۴/ معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ ۳۵۸/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد ۲، صفحہ ۱۵۳۵ تا ۱۵۳۶/ معجم المطبوعات المغربیة، صفحہ ۳۰۰ تا ۳۰۱/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۱۹۳/ موسوعة اعلام المغرب، جلد ۸، صفحہ ۲۹۶۱ تا ۲۹۶۳

۳۸۰ صور من الحیاة الاجتماعیة، صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳

۳۸۱ علماء عرب کے خطوط، حاشیہ صفحہ ۴۱

۳۸۲ علماء عرب کے خطوط، صفحہ ۴۱، ۴۷، ۴۹

۳۸۳ شیخ محمد منیر آغا دمشقی کے حالات: الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۳۱۰/ تاریخ علماء دمشق، جلد ۳، صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۵/ معجم المولفین، جلد ۳، صفحہ ۷۶۳/ نموذج من الاعمال الخیریۃ، صفحہ ۱،۲۰

۳۸۴ نموذج من الاعمال الخیریۃ، صفحہ ۲۶۹ تا ۲۷۰

۳۸۵ شیخ محمد زمزمی کتانی کے حالات: اتحاف المطالع، جلد ۲، صفحہ ۵۳۱/ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۳۱/ تاریخ علماء دمشق، جلد ۲، صفحہ ۶۳۷ تا ۶۴۳/ الدراسات الاسلامیۃ، شمارہ جنوری، مارچ ۲۰۰۰ء، صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۶/ سل النصال، صفحہ ۱۲۷ تا ۱۲۸/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد ۹، صفحہ ۳۲۶۹ تا ۳۲۷۰

۳۸۶ شیخ محمد مکی کتانی کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد ۲، صفحہ ۹۰۹ تا ۹۱۳/ الدلیل المشیر، صفحہ ۳۹۴ تا ۳۹۸/ المنہل، شمارہ مارچ، اپریل ۱۹۷۸ء، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۵/ ادارہ منہاج القرآن لاہور کے بانی پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری حفظہ اللہ تعالیٰ کے والد گرامی مولانا فرید الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہی شیخ محمد مکی کتانی کی شاگردی اختیار کی۔ [منہاج القرآن، شمارہ دسمبر ۲۰۰۴ء، صفحہ ۳۶]

۳۸۷ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے حالات پر عربی زبان میں دو مستقل کتب شائع ہوئیں، ایک مولانا مشتاق احمد چشتی انبیٹھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نزول الرحمۃ و الغفران عند ذکر خواجہ انس و جان' جو ۱۳۳۷ھ میں تصنیف کی گئی اور ۱۳۳۸ھ کو مولانا نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اردو ترجمہ کے ساتھ یکجا لاہور سے ۳۶ صفحات پر شائع ہوئی، دوسری مولانا مفتی محمد تمیم بن محمد مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مواھب الرب السمعین فی مناقب القطب خواجۃ معین الدین' جو ۱۳۳۲ھ سے قبل مدراس سے شائع ہوئی۔ نیز الامام احمد رضا خان و اثرہ، صفحہ ۵۵/ الدراسات الاسلامیۃ، شمارہ اپریل،

جون۲۰۰۰ء، صفحہ۲۱۸تا۲۳۳/نثر المآثر، صفحہ۱۱۰/نزھة الخواطر، صفحہ۹۱

۳۸۸ الدراسات الاسلامیة، شمارہ جنوری، مارچ ۲۰۰۰ء، صفحہ۱۱۹تا۱۲۶/شمارہ اپریل، جون۲۰۰۰ء، صفحہ۱۸۹تا۲۵۰/شمارہ جولائی، ستمبر ۲۰۰۰ء، صفحہ۲۱۱تا۲۹۶، کل صفحات ۱۵۶

۳۸۹ الدراسات الاسلامیة، شمارہ جولائی، ستمبر ۲۰۰۰ء، صفحہ۲۵۶تا۲۵۷

۳۹۰ شیخ محمد یوسف رفاعی کی ویب سائٹ کا پتہ: www.rifaie.online.com

۳۹۱ ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ/۳۰ جنوری ۲۰۰۵ء کو ہفت روزہ 'البلاغ' کا شمارہ نمبر ۱۶۲۹ شائع ہوا، صفحات ۵۰

۳۹۲ البلاغ کی ویب سائٹ کا پتہ: WWW.AL_BALAGH.COM

۳۹۳ شیخ یوسف رفاعی کے حالات: اہل سنت، شمارہ نومبر ۱۹۹۹ء، صفحہ۱۵، ۱۸تا۲۳/تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ۳۱۲تا۳۱۵/الجواهر الغالیة، صفحہ۵/الدعوة، شمارہ دسمبر۱۹۸۲ء، صفحہ۱۷تا۲۳، شمارہ جولائی ۱۹۸۳ء، صفحہ۵تا۷/ضیائے حرم، شمارہ نومبر ۱۹۸۷ء، صفحہ۹۲تا۹۶/علمائے نجد کے نام اہم پیغام، صفحہ۳تا۷/آپ کی ویب سائٹ پر بزبان عربی وانگریزی

۳۹۴ شیخ رفاعی کی ویب سائٹ پر زیر عنوان 'مکتبة الموقع' ملاحظہ کی جاسکتی ہے، نیز الرد المحکم المنیع، صفحہ۲۹تا۵۰

۳۹۵ مولانا عبدالحکیم شرف قادری کے حالات: تذکار شرف، کل صفحات ۱۶۰/الجواهر الغالیة، کل صفحات ۲۰/احسن اہل سنت، کل صفحات ۳۲۸/من عقائد اهل السنة، صفحہ۱۱تا۱۳

۳۹۶ من عقائد اهل السنة، صفحہ۱۵تا۱۸

۳۹۷ الامام احمد رضا خان و العالم العربی، صفحہ۷۵تا۸۰، ۱۰۲تا۱۰۳، ۱۰۸، ۱۲۰تا۱۲۶، ۱۹۵تا۱۹۸، ۱۹۹، ۲۱۰تا۲۱۳

۳۹۸ شیخ ابوبکر قادری کے حالات انھوں نے خود اپنی تصنیف 'الشیخ عبد القادر الجیلانی' میں صفحات ۲۶۶تا۳۸۴، ۲۱۸تا۲۲۳، ۲۲۶تا۲۳۲، ۲۴۳تا۲۵۳

۴۵۴ پر درج کیے امراکش کے اخبار 'الاحداث المغربية' سے وابستہ صحافی عبدالسلام بن عیسیٰ نے تیس نشستوں پر مشتمل آپ سے طویل انٹرویو لیا، جو پہلے مذکورہ اخبار میں قسط وار اور پھر 'ابوبکر قادری، سیرۃ ذاتیۃ فی حوارات صحافیۃ' کے نام سے کتابی صورت میں ۲۲۴ صفحات پر شائع ہوا۔

۳۹۹ الشیخ عبد القادر الجیلانی، صفحہ ۳۱۷ تا ۳۱۸

۴۰۰ شیخ ہشام قبانی کے حالات: تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۳۹ تا ۳۴۱/ نقشبندی ویب سائٹ بزبان انگریزی، پتہ: WWW.NAQSHBANDI.NET

۴۰۱ شیخ ناظم قبرصی کے حالات: تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۳۷ تا ۳۳۹/ منہاج القرآن، شمارہ فروری ۱۹۹۱، صفحہ ۶۱ تا ۶۲/ نقشبندی ویب سائٹ

۴۰۲ ڈاکٹر جبریل حداد کے مضامین وکتب کے لیے بطور خاص دو ویب سائٹ قابل دید ہیں، پتہ: WWW.LIVINGISLAM.ORG

WWW.SUNNAH.ORG

۴۰۳ ڈاکٹر جبریل حداد کے حالات: معارف رضا، شمارہ جنوری ۲۰۰۵، صفحہ ۳/ لونگ اسلام ویب سائٹ، انٹرویو ۲۰۰۴، صفحات ۴، کتب ومضامین کی فہرست، صفحات ۷/ سنہ ویب سائٹ، انٹرویو ۲۸ جنوری ۱۹۹۷، صفحات ۲



فہرست مآخذ و مراجع

عربی کتب، مطبوعہ

۱ آل القاسمی و نبوغهم فی العلم و التحصیل، محمد بن ناصر عجمی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، دار البشائر الاسلامیة، بیروت

۲ ابجد العلوم، نواب صدیق حسن بھوپالی، طبع اول ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، دار ابن حزم، بیروت

۳ اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، شیخ محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی، طبع دوم ۱۴۰۶/ ۱۹۸۵ء، دار البصائر، دمشق

۴ اتحاف اهل الزمان باخبار ملوک تونس و عهد الامان، شیخ احمد بن ابی ضیاف، طبع ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، مکتبه دار الحقیقة، استنبول

۵ اتحاف المسلم بما فی الترغیب و الترهیب، شیخ یوسف بن اسماعیل نبهانی، تحقیق وحواشی شیخ مامون صاغرجی، طبع اول ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء، مرکز جمعة الماجد للثقافة و التراث، دبئ

۶ اتحاف المطالع بوفیات اعلام القرن الثالث عشر و الرابع، شیخ عبدالسلام بن عبدالقادر سودہ، تحقیق پروفیسر محمد حجی، طبع اول ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۷ اتمام الاعلام، ذیل لکتاب الاعلام لخیر الدین الزرکلی، ڈاکٹر نزار اباظہ و شیخ محمد ریاض مالح، طبع اول ۱۹۹۹ء، دار صادر، بیروت

۸ الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ و المدینۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، سنہ اشاعت درج نہیں، منظمۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

۹ الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خان و العالم العربی، پروفیسر سید حازم محمد احمد عبدالرحیم محفوظ، طبع دوم ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

۱۰ ارغام المرید فی شرح النظم العتید لتوسل المرید، شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری، طبع ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، مکتبہ دار الحقیقۃ، استنبول

۱۱ استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلوۃ و السلام، شیخ محمود بن رشید عطار، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، مکتبہ دار الحقیقۃ، استنبول، جشن میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر دیگر مصنفین کی تحریروں کے ساتھ یکجا شائع کی گئی۔

۱۲ استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلوۃ و السلام، شیخ محمود بن رشید عطار، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، مطبع و ناشر کا نام درج نہیں، البتہ عرب دنیا سے شائع ہوئی۔

۱۳ استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلوۃ و السلام، شیخ محمود بن رشید عطار، طبع ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، رضا اکیڈمی لاہور، اردو ترجمہ کے ساتھ یکجا شائع کی گئی۔

۱۴ الاسرار النبویۃ فی اختصار الاذکار النوویۃ، شیخ جمال الدین محمد بن عمر بحرق حضرمی، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، دار الحاوی للنشر، شہر کا نام درج نہیں

۱۵ الاسناد الاعظم باعلیٰ سند یوجد فی العالم، مولانا محمد اعظم حسین خیر آبادی، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع قدیم، مطبع مجتبائی، لکھنؤ

۱۶ اشراف مکۃ المکرمۃ و امراؤھا فی العہد العثمانی، شیخ اسماعیل حقی اوزون چارشلی، ترکی سے عربی ترجمہ از ڈاکٹر خلیل علی مراد، طبع اول ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، الدار

العربیۃ للموسوعات،بیروت
۱۷ اظہار الحق المبین بتائید اجماع الائمۃ الاربعۃ علی تحریم مس وحمل القرآن لغیر المتطہرین،شیخ محمد علی مالکی،تحقیق شیخ بسام بن سلیمان بن علی یوسف،طبع اول ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۳ء،مطابع حمیضی ریاض
۱۸ اعلام الادب فی العراق الحدیث ،میر بصری،جلد ۳،طبع اول ۱۹۹۹ء، دار الحکمۃ لندن
۱۹ اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للہجرۃ محمد علی مغربی،جلد ۱،طبع دوم ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء،مطبع دار العلم،جدہ/جلد ۲،طبع دوم ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء،مطابع دار البلاد،جدہ/جلد ۳،طبع اول ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء،مطبع مدنی ،قاہرہ/جلد ۴، طبع اول ۱۴۱۴ھ،مطابع دار البلاد،جدہ
۲۰ اعلام فلسطین فی اواخر العہد العثمانی ۱۸۰۰ء---۱۹۱۸م ڈاکٹر عادل مناع،طبع سوم ۱۹۹۷ء،موسسۃ الدراسات الفلسطینیۃ،بیروت
۲۱ اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الہجری، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلمی،طبع اول ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء،الفرقان اسلامک ہریٹج فاؤنڈیشن،لندن
۲۲ اعلام من ارض النبوۃ،انس یعقوب کتبی،جلد ۱،طبع اول ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء،جلد ۲،طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء،مطابع دار البلاد،جدہ
۲۳ الاعلام الشرقیۃ فی المائۃ الرابعۃ عشر الہجریۃ،شیخ محمد زکی بن محمد مجاہد،طبع دوم ۱۹۹۴ء،دار الغرب الاسلامی،بیروت
۲۴ الاعلام قاموس تراجم لاشہر الرجال و النساء من العرب و المستعربین و المستشرقین،خیر الدین محمود زرکلی،طبع ششم ۱۹۸۴ء،دار العلم للملایین،بیروت
۲۵ اہل الحجاز بعبقہم التاریخی ،حسن عبدالحی قزاز،طبع اول ۱۴۱۵ھ/

۱۹۹۴ء، مطابع المدینۃ، جدہ

۲۶ الایقاف علی سبب الاختلاف، شیخ محمد حیات سندھی، تحقیق شیخ مشعل بن باني جبرین مطیری، طبع اول ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء، دار ابن حزم، بیروت

۲۷ بساتین الغفران، مولانا محمد احمد رضا خان بریلوی، جمع وتحقیق پروفیسر سید حازم محمد احمد عبدالرحیم محفوظ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، رضا اکیڈمی سٹاک پورٹ، انگلینڈ کے تعاون سے پاکستان میں طبع ہوئی۔

۲۸ البغدادیون اخبارھم و مجالسھم، شیخ ابراہیم عبدالغنی درو بی، تحقیق شیخ اسامہ ناصر نقشبندی، طبع دوم ۲۰۰۱ء، دار الشئون الثقافیۃ العامۃ، بغداد

۲۹ ابو بکر القادری، سیرۃ ذاتیۃ فی حوارات صحافیۃ، عبدالسلام بن عیسیٰ، طبع اول ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، مطابع النجاح الجدیدۃ دار البیضاء، مراکش

۳۰ البھجۃ السنیۃ فی آداب الطریقۃ العلیۃ الخالدیۃ النقشبندیۃ، شیخ محمد بن عبداللہ خانی خالدی نقشبندی، طبع ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء، دار الحقیقۃ، استنبول

۳۱ تاریخ امراء المدینۃ المنورۃ، عارف احمد عبدالغنی، طبع اول، سنہ اشاعت درج نہیں، جب کہ مقدمہ کتاب ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء میں لکھا گیا اور غالباً اسی برس شائع ہوئی، دار کنان، دمشق

۳۲ تاریخ علماء بغداد فی القرن الرابع عشر الھجری، شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی، طبع اول ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، وزارت اوقاف، بغداد

۳۳ تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الھجری، شیخ محمد مطیع الحافظ و شیخ نزار اباظہ، طبع اول، جلد اول و دوم ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، جلد سوم ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، دار الفکر، دمشق

۳۴ تاریخ مکۃ، شیخ احمد سباعی، طبع چہارم ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء، نادی مکۃ

الثقافی، مکہ مکرمہ

۳۵ التاریخ و المؤرخون بمکة من القرن الثالث الهجری الی القرن الثالث عشر، پروفیسر محمد حبیب ھیلہ، طبع اول ۱۹۹۴ء، الفرقان اسلامک ہریٹج فاؤنڈیشن، لندن

۳۶ تتمة الاعلام للزرکلی، شیخ محمد خیر رمضان یوسف، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء، دار ابن حزم، بیروت

۳۷ تحفة الانام فی العمل بحدیث النبی علیه السلام، مولانا محمد حیات سندھی، تحقیق صلاح الدین مقبول احمد، طبع دوم ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، غراس پبلی کیشنز، الجھراء، کویت

۳۸ تراجم اعیان فی القرن ۱۲/ الهجری، گمنام مؤلف، تحقیق وحواشی ڈاکٹر محمد تونجی، طبع اول ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، دار الشروق، جدہ

۳۹ تراجم المؤلفین التونسیین محمد محفوظ، طبع اول ۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۴۰ تسهیل الحصول علی قواعد الاصول، شیخ محمد امین سوید، تحقیق ڈاکٹر مصطفیٰ سعید خن، طبع اول ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء، دار القلم، دمشق

۴۱ تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة و السماع، شیخ محمود سعید ممدوح، طبع اول غالباً ۱۴۰۴ھ، دار الشباب للطباعة، قاہرہ

۴۲ التعلیقات السنیة علی الفوائد البهیة، مولانا محمد عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی، تحقیق احمد زعبی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء، دار الارقم، بیروت، الفوائد البهیة کے حاشیہ پر مطبوع ہے۔

۴۳ الثمرات الجنیة فی الاسئلة النحویة، شیخ محمد جمال بن محمد امیر بن حسین مالکی، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع جدید، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی

۴۴ الثمرات الجنیة فی الاسئلة النحویة، شیخ محمد جمال بن محمد امیر بن

حسین مالکی، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع جدید، میر محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی

۴۵ الجواهر الغالية في الاسانيد العالية، مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، طبع ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، ناشر ممتاز احمد سدیدی ازہری

۴۶ الحدائق الوردية في حقائق اجلاء النقشبندية، شیخ عبد المجید بن محمد خانی، طبع اول ۱۳۰۸ھ کا عکس، عبد الوکیل دروبی جامع درویشیہ، دمشق

۴۷ الحديقة الانيقة في شرح العروة الوثيقة، شیخ جمال الدین محمد بن عمر بحرق حضرمی، طبع اول ۱۴۱۵ھ/1995ء، دار الحاوی للنشر شہر کا نام درج نہیں۔

۴۸ الحركة الادبية في المملكة العربية السعودية، ڈاکٹر ابو بکر شیخ امین، طبع چہارم ۱۹۸۵ء، دار العلم للملایین، بیروت

۴۹ حسام الحرمين على منحر الكفر و المين، مولانا احمد رضا خان بریلوی، طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، مکتبہ نبویہ، لاہور، مع اردو ترجمہ

۵۰ حسام الحرمين على منحر الكفر و المين، مولانا احمد رضا خان بریلوی، طبع ۲۰۰۰ء، دار العلوم امجدیہ، کراچی

۵۱ حلية البشر في تاريخ القرن الثالث عشر، شیخ عبد الرزاق بن حسن بیطار، تحقیق و حواشی شیخ محمد بہجت بن بہاء الدین بیطار، طبع اول ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء، مجمع اللغة العربية، دمشق

۵۲ حول التوسل و الاستغاثة، مولانا محمد عابد سندھی، تحقیق شیخ وھبی سلیمان غاوجی، طبع اول ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، دار البشائر، دمشق، مجموعہ کتب کے ضمن میں صفحہ ۱۶۳ تا ۲۰۴ پر طبع کی گئی۔

۵۳ الدر المنضد في اسماء كتب مذهب الامام احمد، شیخ عبد اللہ بن علی بن محمد حمید، تحقیق جاسم بن سلیمان فہید دوسری، طبع اول ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء، دار البشائر

الاسلامیة، بیروت

۵۴ دلیل التجار الی اخلاق الاخیار، شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی، تحقیق شیخ بسام عبدالوہاب جابی، طبع اوّل ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء، الجفان و الجابی پبلشرز لیماسول، قبرص

۵۵ الدلیل المشیر الی فلک اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی اللہ و سلم علیہ و علیٰ آلہ ذوی الفضل الشہیر و صحبہ ذوی القدر الکبیر، شیخ سید ابوبکر بن احمد حبشی علوی، طبع اوّل ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، المکتبۃ المکیۃ، مکہ مکرمہ

۵۶ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، طبع اوّل ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء، مکتبہ المکلم، کراچی، مع اردو ترجمہ

۵۷ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، طبع ۱۹۹۵ء، نذیر سنز پبلشرز، لاہور، مع اردو ترجمہ

۵۸ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، تصحیح مولانا قاضی مفتی محمد عبدالرحیم بستوی رضوی و مولانا مفتی محمد مظفر حسین قادری رضوی، طبع اوّل ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، رضا مرکزی دارالاشاعت، بریلی

۵۹ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، تصحیح مولانا قاضی مفتی محمد عبدالرحیم بستوی رضوی و مولانا مفتی محمد مظفر حسین قادری رضوی، سنہ اشاعت درج نہیں، مکتبہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ

۶۰ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، تحقیق پروفیسر مولانا ضیاء المصطفیٰ قصوری، طبع اوّل ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

۶۱ الذخائر الشرقیۃ، کورکیس عواد، جمع و تقدیم و حواشی جلیل عطیہ، جلد اوّل، طبع اوّل ۱۹۹۹ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۶۲ ذیل الاعلام قاموس تراجم لأشهر الرجال و النساء من العرب و المستعربین و المستشرقین ،شیخ احمد علاونہ، جلد اوّل، طبع اوّل ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، جلد دوم، طبع اوّل ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، دار المنارۃ، جدہ

۶۳ رجال من مکۃ المکرمۃ ،شیخ زہیر محمد جمیل کتبی ،جلد سوم، طبع اوّل ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، دار الفنون، جدہ

۶۴ الرحلۃ السامیۃ الی الاسکندریۃ و مصر و الحجاز و البلاد الشامیۃ ،شیخ سید محمد بن جعفر کتانی، تحقیق ڈاکٹر سید محمد حمزہ بن علی کتانی، طبع اوّل ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء، دار ابن حزم، بیروت

۶۵ الرد المحکم المنیع علی منکرات و شبہات ابن منیع ،شیخ یوسف بن ہاشم رفاعی، طبع اوّل ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، کویت

۶۶ الرسالۃ المستطرفۃ لبیان مشہور کتب السُّنّۃ المشرّفۃ ،علامہ سید محمد بن جعفر کتانی، تحقیق علامہ سید محمد منتصر کتانی، طبع چہارم ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، دار البشائر، بیروت

۶۷ الزبیدی فی کتابہ تاج العروس ،پروفیسر ڈاکٹر ھاشم طہ شلاش، طبع اوّل ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، دار الکتاب للطباعۃ، بغداد

۶۸ سبحۃ المرجان فی آثار ھندستان ،مولانا سید غلام علی آزاد بلگرامی، تصحیح شیخ امین بن حسن حلوانی مدنی، طبع اوّل ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء، ناشر ملک الکتاب مرزا محمد شیرازی، بمبئی

۶۹ السلسلۃ الذھبیۃ فی مناقب السادۃ النقشبندیۃ ،شیخ محمد عید عبداللہ یعقوب حسینی، طبع ۳ ۲۰۰۳ء، دار الفارابی، دمشق

۷۰ السلطان المظلوم ،السلطان عبد الحمید الثانی بالوثائق ،عمر فاروق یلماز، ترکی سے عربی ترجمہ از سید طارق عبدالجلیل، سنہ اشاعت درج نہیں، جب کہ مقدمہ کتاب ۲۰۰۰ء میں لکھا گیا اور غالباً اسی برس شائع ہوئی، دار نشر عثمانلی، استنبول

۷۱ سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، شیخ سید محمد خلیل بن علی مرادی، تحقیق شیخ اکرم حسن علبی، طبع اول ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، دار صادر، بیروت

۷۲ سل النصال للنضال بالاشیاخ و اہل الکمال، شیخ عبدالسلام بن عبدالقادر بن محمد بن سودہ، طبع اول ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۷۳ سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للهجرة، شیخ عمر عبدالجبار، طبع سوم ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء، مکتبہ تہامہ، جدہ

۷۴ السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی، شیخ محمد مکی بن عزوز، طبع ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، مکتبہ امام احمد رضا، لاہور

۷۵ سیوف المسلمین علی الوهابیة المردودین، مولانا محمد بشیر مہاجر مدنی، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، دار الحقیقة، استنبول، جشن میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مجموعہ کتب کے ضمن میں شائع ہوئی۔

۷۶ شجرة النور الزکیة فی طبقات المالکیة، شیخ محمد بن محمد مخلوف، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع قدیم کا عکس، دار الکتاب العربی، بیروت

۷۷ صُوَر من الحیاة الاجتماعیة بالمدینة المنورة، منذ بدایة القرن الرابع عشر الهجری و حتی العقد الثامن منه، شیخ سید یاسین احمد یاسین خیاری، طبع اول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء، مطابع المدینة، جدہ

۷۸ طرب الاماثل بتراجم الافاضل، مولانا محمد عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی، تحقیق احمد زعبی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، دار الارقم، بیروت، اسی مصنف کی دوسری کتاب الفوائد البهیة کے آخر میں طبع کی گئی۔

۷۹ الطریقة السعدیة فی بلاد الشام، شیخ محمد غازی حسین آغا، طبع اول ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، دار البشائر، دمشق

۸۰ الطریقة النقشبندیة و اعلامها، ڈاکٹر محمد احمد درنیقہ، سنِ اشاعت درج نہیں، جب کہ مقدمہ کتاب ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء میں لکھا گیا، جروس پریس طرابلس، لبنان

۸۱ طیبة و ذکریات الاحبة، احمد امین صالح مرشد، جلد اول، طبع دوم ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء، مطابع دار البلاد، جدہ

۸۲ الامام الفقیه المحدث الشیخ محمد عابد السندی الانصاری، رئیس علماء المدینة المنورة فی عصره، شیخ سائد بکداش مدنی، طبع اول ۱۴۲۳ھ، دار البشائر الاسلامیة، بیروت

۸۳ العُبابُ الزّاخر و اللُبابُ الفاخر، شیخ رضی الدین حسن بن محمد صغانی، تحقیق ڈاکٹر پیر محمد حسن مخدومی، جلد اول، طبع اول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء، نیشنل ہجرہ کونسل، اسلام آباد

۸۴ الشیخ عبد القادر الجیلانی و دوره فی الدعوة الاسلامیة فی انحاء العالمین الاسیوی و الافریقی، شیخ ابوبکر قادری، طبع اول ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، مطبع النجاح الجدیدة، دار البیضاء

۸۵ عقود الاسانید، شیخ محمد امین سفرجلانی، طبع ۱۳۱۹ھ، مطبع بدایع الفنون، دمشق

۸۶ علماء العرب فی شبه القارة الهندیة، شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی، طبع اول ۱۹۸۶ء، وزارت اوقاف، بغداد

۸۷ العلم الموروث فی اثبات الحدوث، شیخ محمد سعید نقشبندی، طبع ۱۳۲۹ھ، مطبع ولایه، بغداد

۸۸ فتاوی الحرمین برجف ندوة المین، مولانا احمد رضا خان بریلوی، طبع دوم ۱۹۸۸ء، مکتبہ حامدیہ، لاہور۔ رسائل رضویہ، جلد اول میں اردو ترجمہ کے ساتھ مطبوع ہے۔

۸۹ فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور، مولانا محمد حیات سندھی، تحقیق ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی، طبع سوم ۱۴۱۹ھ، مکتبہ الغرباء الاثریہ، مدینہ منورہ

۹۰ فتح المعین بشرح قرة العین بمهمات الدین، شیخ احمد زین الدین بن عبد العزیز معبری ملیباری، تحقیق شیخ بسام عبد الوہاب جابی، طبع اول ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء، دار ابن حزم، بیروت نیز الجفان اینڈ الجابی پبلشرز لیماسول، قبرص

۹۱ العلامة فضل حق الخیر آبادی مع تحقیق کتابه الثورة الهندیة، ڈاکٹر قمر النساء، طبع اول ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، مکتبہ قادریہ، لاہور

۹۲ فهرست المخطوطات دار الکتب المصریة، شیخ فواد بن سید عمارہ، طبع ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء، دار الکتب المصریة، قاہرہ

۹۳ فهرست المخطوطات دار الکتب المصریة مصطلح الحدیث، شیخ فواد بن سید عمارہ، طبع ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء، دار الکتب المصریة، قاہرہ

۹۴ فهرس دار الکتب المصریة، طبع ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء، دار الکتب المصریة، قاہرہ

۹۵ فهرس دار الکتب المصریة، فهرس التاریخ، طبع اول ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء، دار الکتب المصریة، قاہرہ

۹۶ فهرس الفقه الحنفی، پروفیسر سید محمد اسمٰعیل وغیرہ، طبع ۱۴۱۷ھ، ام القریٰ یونی ورسٹی، مکہ مکرمہ

۹۷ فهرس الفهارس و الاثبات و معجم المعاجم و المشیخات و المسلسلات، شیخ سید محمد عبد الحی بن عبد الکبیر کتانی، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۹۸ فهرس مخطوطات بعض المکتبات الخاصه فی الیمن، شیخ عبد اللہ محمد حبشی، تحقیق جولیان یوھانسن، طبع ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، الفرقان اسلامک ہریٹج فاؤنڈیشن، لندن

۹۹ فهرس مخطوطات البحرین، ڈاکٹر علی عبد الرحمٰن ابا حسین، جلد اول، طبع دوم ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، مطبع وزارت اطلاعات، بحرین

۱۰۰ فہرس مخطوطات جامعة الملک سعود، اصول الدین و الفرق الاسلامیة، جلد پنجم، طبع اول ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، شاہ سعود یونی ورسٹی، ریاض

۱۰۱ فہرس مخطوطات الحدیث الشریف و علومہ، فی مکتبة الملک عبد العزیز بالمدینة المنورة، شیخ عمار بن سعید تمالت، طبع اول ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، مکتبہ شاہ عبد العزیز، مدینہ منورہ

۱۰۲ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریة، شیخ خالد ریان، طبع ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء، مجمع اللغة العربیة، دمشق

۱۰۳ فہرس مخطوطات دار الکتب الظاہریة، قسم التصوف، شیخ محمد ریاض مالح، طبع ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء، مجمع اللغة العربیة، دمشق

۱۰۴ فہرس المخطوطات العربیة فی مکتبة الأوقاف العامة فی بغداد، شیخ عبداللہ جبوری، طبع اول ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء، ۱۹۷۴ء، وزارت اوقاف، بغداد

۱۰۵ فہرس مخطوطات مکتبة الاحقاف بمحافظة حضرموت الجمہوریة الیمنیة، عبداللہ بن حسین بن محمد عیدروس وعبدالقادر بن صالح بن شہاب، طبع اول ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء، مکتبہ مرعشی، قم، ایران

۱۰۶ فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، پروفیسر ڈاکٹر شیخ عبدالوہاب ابراہیم ابوسلیمان وغیرہ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، مکتبہ الملک فہد الوطنیة، ریاض

۱۰۷ فہرس المخطوطات الموجودة بالمکتبة المرکزیة، شیخ فاروق محمد فرج، جلد پنجم، طبع ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء، جلد ششم، طبع اول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء، شاہ عبدالعزیز یونی ورسٹی، جدہ

۱۰۸ فہرس المکتبة الازہریة، جلد سوم، طبع ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء، مطبع ازہر، قاہرہ

۱۰۹ الفوائد البہیة فی تراجم الحنفیة، مولانا محمد عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی، تحقیق احمد زعبی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، دار الارقم، بیروت

۱۱۰ القول المختصر المفید لأهل الانصاف ،فی بیان الدلیل لعمل اسقاط الصلوٰة و الصوم المشهور عند الاحناف ،شیخ محمد صالح کمال،طبع ۱۹۹۵ء، آستانہ عالیہ مرشد آباد کوہاٹ روڈ، پشاور، مع اردو ترجمہ از پروفیسر مولانا سید محمد ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی، بعنوان ''حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت''

۱۱۱ الکوکب الحثیث شرح دُرّة الحدیث، شیخ محمد امین سفر جلانی، تحقیق محمد خیر رمضان یوسف، طبع اوّل ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء، دار ابن حزم، بیروت

۱۱۲ ما ذا فی الحجاز، شیخ احمد محمد جمال، طبع اوّل ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، مکتبة الثقافة الدینیة، قاہرہ

۱۱۳ المباحث البیانیة فی تفسیر الفخر الرازی ،دراسة بلاغیة تفصیلیة، ڈاکٹر احمد هنداوی هلال، طبع اوّل ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، مکتبہ وھبہ، قاہرہ

۱۱۴ محدث الشام العلامة السید بدر الدین الحسنی ،متعدد مشاہیر کی نظم و نثر پر مشتمل تحریروں کا مجموعہ، مرتب شیخ محمد بن عبد اللہ الرشید، طبع اوّل ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، دار الحنان، دمشق

۱۱۵ محمد صلی اللہ علیہ و سلم فی الشعر الحدیث ،ڈاکٹر حلمی محمد قاعود، طبع اوّل ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء، دار الوفاء، منصورہ مصر

۱۱۶ المختصر من کتاب نشر النّور و الزّهر فی تراجم افاضل مکة ، من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر ،شیخ عبداللہ بن احمد ابوالخیر مرداد، اختصار و ترتیب شیخ محمد سعید عامودی و شیخ احمد علی بن اسد اللہ کاظمی بھوپالی مکی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، عالم المعرفة، جدہ

۱۱۷ مدرسة الامام ابی حنیفة ،تاریخها و تراجم شیوخها و مدرسیها، شیخ ولید اعظمی، طبع دوم ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء، الدار العربیة للموسوعات، بیروت

۱۱۸ المدرسة الصولتية، ڈاکٹر شیخ احمد حجازی سقا، طبع اول ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، دار الانصار، قاہرہ

۱۱۹ المدهش المطرب، شیخ عبدالحفیظ بن محمد طاہر فاسی، تحقیق شیخ عبدالمجید خیالی، طبع اول ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، دار الکتب العلمیة، بیروت، کتاب کے دو اور نام یہ ہیں، ریاض الجنة، معجم الشیوخ

۱۲۰ المدینة المنورة فی القرن الرابع عشر الهجری، شیخ احمد سعید بن سلم، طبع اول ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۲ء، دار المنار للطباعة و النشر، قاہرہ

۱۲۱ المسلک الجلی فی اسانید فضیلة الشیخ محمد علی، شیخ محمد یاسین فادانی، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع قدیم، دار الطباعة المصریة الحدیثة، قاہرہ

۱۲۲ مشکاة المصابیح، شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی، تحقیق شیخ رمضان بن احمد بن علی آل عوف، طبع اول ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء، دار ابن حزم، بیروت

۱۲۳ المصاعد الراویة الی الاسانید و الکتب و المتون المرضیة و سیر و تراجم، شیخ عبدالفتاح حسین راوہ، طبع اول ۱۴۰۴ھ، دار ممفیس، قاہرہ

۱۲۴ معجم الأدباء من العصر الجاهلی حتی سنة ۲۰۰۲م، کامل سلمان جبوری، طبع اول ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، دار الکتب العلمیة، بیروت

۱۲۵ معجم اعلام الجزائر، من صدر الاسلام حتی العصر الحاضر، شیخ عادل نویهض، طبع سوم ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، مؤسسة نویهض، بیروت

۱۲۶ معجم رجال الفکر و الأدب فی النجف خلال الف عام، ڈاکٹر شیخ محمد هادی امینی، طبع دوم ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء، ناشر کا نام درج نہیں

۱۲۷ معجم الشعراء من العصر الجاهلی حتی سنة ۲۰۰۲ء، کامل سلمان جبوری، طبع اول ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، دار الکتب العلمیة، بیروت

۱۲۸ معجم ما ألف عن مكة، ڈاکٹر عبدالعزیز بن راشد سعیدی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، مطبوعہ بیروت

۱۲۹ معجم مصنفات الحنابلة، من وفیات ۲۴۱ھ-۱۴۲۰ھ، پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن محمد طریقی، جلد ششم، طبع اول ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، ریاض

۱۳۰ معجم المطبوعات العربیة فی شبه القارة الهندیة الباکستانیة، منذ دخول المطبعة الیها حتی عام ۱۹۸۰م، ڈاکٹر احمد خان، طبع اول ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، مکتبہ شاہ فہد، ریاض

۱۳۱ معجم المطبوعات العربیة فی المملکة العربیة السعودیة، ڈاکٹر علی جواد طاہر، طبع دوم ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، مطابع فرزدق، ریاض

۱۳۲ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، یوسف بن الیان سرکیس، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع جدید، دار صادر، بیروت

۱۳۳ معجم المطبوعات المغربیة، علامہ سید ادریس بن ماحی ادریسی قیطونی، طبع ۱۹۸۸ء، مطابع سلا، بمقام سلا، مراکش

۱۳۴ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن معلمی، طبع اول ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء، مکتبہ شاہ فہد، ریاض

۱۳۵ معجم المؤلفین، تراجم مصنفی الکتب العربیة، شیخ عمر رضا کحالہ، طبع اول ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، مؤسسة الرسالة، بیروت

۱۳۶ معجم المؤلفین العراقیین فی القرنین التاسع عشر و العشرین، کورکیس عواد، طبع اول ۱۹۶۹ء، مطبع ارشاد، بغداد

۱۳۷ معجم المؤلفین و الکتاب العراقیین ۱۹۷۰م-۲۰۰۰م، ڈاکٹر صباح نوری مرزوک، طبع اول ۲۰۰۲ء، بیت الحکمة، بغداد

۱۳۸ المقدمة السّنيّة فی الانتصار للفرقة السّنيّة ، شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی کے رسالہ ردّ روافض کا فارسی سے ترجمہ مع اضافات از مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، تصحیح و تقدیم از مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی، سنہ اشاعت درج نہیں، ۱۹۹۲ء یا اس کے بعد شائع ہوئی، ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور

۱۳۹ المكتبات الخاصة فی مكة المكرمة، ڈاکٹر عبداللطیف بن عبداللہ دہیش، طبع اوّل ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء، مكتبه النهضة الحديثة، مکہ مکرمہ

۱۴۰ من تاریخنا، شیخ محمد سعید عاسودی، طبع سوم ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، دار الاصالة، ریاض

۱۴۱ من رجال الشوریٰ فی المملكة العربية السعودية منذ العام ۱۳۴۶ھ حتی ۱۴۱۳ھ، ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن علی زہرانی، طبع دوم ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، مطابع ہلا، ریاض

۱۴۲ من عقائد اهل السنة، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع اوّل ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، منظمة الدعوة الاسلامية، لاہور

۱۴۳ المنظومة السلامية فی مدح خير البرية ﷺ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، اردو سے عربی ترجمہ از پروفیسر سید حازم محمد احمد عبدالرحیم محفوظ و ڈاکٹر حسین مجیب مصری، طبع اوّل ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، دار الثقافة للنشر، قاہرہ

۱۴۴ المنهج الفقهی للامام اللكنوی، شیخ صلاح محمد سالم ابوالحاج، طبع اوّل ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، دار النفائس، عمان، اردن

۱۴۵ مؤلفات ابن عربی، تاریخها و تصنیفها، ڈاکٹر عثمان یحییٰ ازہری، فرنچ سے عربی ترجمہ از ڈاکٹر شیخ احمد محمد طیب ازہری، طبع اوّل ۲۰۰۱ء، الهيئة المصرية العامة للكتاب، قاہرہ

۱۴۶ موسوعة اعلام العراق فی القرن العشرين، شیخ حمید مطبعی، جلد دوم، طبع اوّل ۱۹۹۶ء، جلد سوم، طبع اوّل ۱۹۹۸ء، وزارت ثقافت و اطلاعات، بغداد

۱۴۷ موسوعة اعلام المغرب، پروفیسر محمد حجی، طبع اول ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۱۴۸ الموسوعة الموجزة، حسان بدر الدین کاتب، جلد پنجم، طبع اول ۱۹۸۰ء، مطابع ادیب، دمشق

۱۴۹ نزهة الخواطر و بهجة المسامع و النواظر، علامہ عبدالحی لکھنوی ندوی وعلامہ ابوالحسن علی ندوی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، دار ابن حزم، بیروت

۱۵۰ نزهة الفکر فیما مضی من الحوادث و العبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر و الثالث عشر، شیخ احمد بن محمد حضراوی ھاشمی، تحقیق محمد المصری، طبع اول ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت، دمشق

۱۵۱ نزول الرحمة و الغفران عند ذکر خواجه انس و جان، مولانا حافظ حاجی مشتاق احمد چشتی صابری انبٹھوی، طبع ۱۳۲۸ھ، مطبع گلزار محمدی، لاہور، مع اردو ترجمہ ازمولانا نور بخش توکلی

۱۵۲ نشر الریاحین فی تاریخ البلد الامین، تراجم مؤرخی مکة و جغرافیها علی مر العصور، شیخ عاتق بن غیث البلادی، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، دار مکة للنشر، مکہ مکرمہ

۱۵۳ نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، شیخ علی بن حسین واعظ کاشفی ھروی کی 'رشحات عین الحیاة' کے فارسی سے عربی ترجمہ پر تکملہ از شیخ محمد مراد بن عبداللہ قازانی، جو اس کے حاشیہ پر مطبوع ہے، سنہ اشاعت درج نہیں، بیروت

۱۵۴ نفحات الانس من حضرات القدس، مولانا عبدالرحمٰن بن احمد جامی، فارسی سے عربی ترجمہ از مولانا تاج الدین محمد بن زکریا سنبھلی، تحقیق شیخ محمد ادیب جادر، طبع اول ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، دار الکتب العلمیة، بیروت

۱۵۵ نموذج من الاعمال الخیریة فی ادارة الطباعة المنیریة ،سنہ ۱۳۴۹ھ، شیخ محمد منیر عبدہ آغا،طبع دوم ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء، مکتبہ امام شافعی، ریاض

۱۵۶ نہج السلامة فی اجازة الصیفی احمد احمد سلامة ، شیخ محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی، طبع اوّل ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء، دار البشائر الاسلامیة، بیروت

۱۵۷ النور السافر عن اخبار القرن العاشر ، شیخ سید عبدالقادر بن شیخ عیدروس، تحقیق ڈاکٹر احمد حالو و شیخ محمود ارناؤط و شیخ اکرم بوشی، طبع اوّل ۲۰۰۱ء، دار صادر ، بیروت

۱۵۸ ھدیة المغیث فی امراء المؤمنین فی الحدیث ، شیخ محمد حبیب اللہ بن عبداللہ شنقیطی، تحقیق شیخ رمزی سعد الدین دمشقیہ، طبع اوّل ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء، دار البشائر الاسلامیة، بیروت

۱۵۹ ھذیل الحمام فی تاریخ البلد الحرام ،تراجم شعراء مکة علی مر العصور ، شیخ عاتق بن غیث البلادی، طبع اوّل ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، دار مکة للنشر ، مکہ مکرمہ

۱۶۰ واسطة العقد الفرید المنظوم مما تناثر من فرائد جواھر الاسانید ،علامہ سید عباس بن محمد رضوان، طبع ۱۳۳۸ھ، مطبع السعادت، مصر

۱۶۱ وسائل الوُصُول الی شمائل الرسول ﷺ، شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، تحقیق ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن اھدل وغیرہ، طبع اوّل ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، دار المنھاج، بیروت وجدہ

۱۶۲ الیواقیت المھریة ،مولانا غلام مہر علی گولڑوی، مولانا فضل حق خیر آبادی کی 'الثورة الھندیة' کی شرح جو متن کے ساتھ شائع ہوئی، طبع اوّل ۱۹۶۴ء، مکتبہ مہریہ، منڈی چشتیاں، بہاول نگر

عربی کتب، غیر مطبوعہ

۱۶۳ الامام احمد رضا خان و اثرہ فی الفقہ الحنفی ،مولانا مشتاق احمد شاہ بن پیر نادر شاہ بھیروی، مقالہ برائے ایم فل از ہر یونی ورسٹی قاہرہ، زیر نگرانی ڈاکٹر شیخ عبدالفتاح محمد نجار، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، کمپوز شدہ کا عکس

۱۶۴ استحباب القیام عند ذکر ولادته علیه الصلوۃ و السلام، شیخ محمود بن رشید عطار، مع تقاریظ، مخطوط

۱۶۵ اعلام العلم و الادب فی مدینۃ سید العجم و العرب، شیخ ابو عمر صالح عبدالکریم بشیر بن صالح بن مبارک، مخطوط بخط مصنف کا عکس

۱۶۶ اکمال التثقیف و التقویم لعوج الافہام عما یجب لکلام اللہ القدیم، علامہ سید احمد بن اسمٰعیل برزنجی، اختصار کا مخطوط

۱۶۷ سیوف المسلمین علی الوھابیۃ المردودین، مولانا محمد بشیر مہاجر مدنی، مخطوط

۱۶۸ نشر الدرر فی تذییل نظم الدرر فی تراجم علماء مکۃ من القرن الثالث عشر، شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس

۱۶۹ نشر المآثر من ادرکتہ من الاکابر، شیخ عبدالستار صدیقی دہلوی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس، ناقص الآخر

۱۷۰ نظم الدرر فی اختصار نشر النور و الزھر فی تراجم افاضل مکۃ من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، اختصار و ترتیب شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، مخطوط بخط مرتب کا عکس

عربی مضامین و وثائق

۱۷۱ ترجمۃ الشیخ محمد عطاء اللہ الکسم، خالد الاحمد، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، کو دمشق کے مدرسہ معہد الفتح الاسلامی میں اعلیٰ سند کے حصول کے لیے لکھا گیا مقالہ، زیر نگرانی شیخ عبدالرزاق حلبی، مخطوط کا عکس

۱۷۲ تقدیس الوکیل پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی کی تقریظ کی تلخیص مع تمہید از مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی، مخطوط کا عکس

۱۷۳ دحض الفضول علی من حظر القیام عند ولادۃ الرسول ﷺ،

شیخ محمد قاسی حلاق، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، مکتبہ دار الحقیقۃ استنبول، جشن میلاد النبی ﷺ پر دیگر مصنفین کی تحریروں کے ساتھ یک جا شائع ہوا۔

۱۷۴ الدولۃ المکیۃ پر بیس تقاریظ کے مخطوطات کا عکس

۱۷۵ الشیخ زید ابو الحسن الفاروقی المجددی الدھلوی، مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، کمپوز شدہ مضمون کا عکس

۱۷۶ شیخ المشائخ الامام الاجل ضیاء الدین احمد المدنی، مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، کمپوز شدہ مضمون کا عکس

۱۷۷ الفتوۃ الجیلانیۃ، مفتی سید احمد بن محمد اسعد جیلانی حموی، مخطوط

۱۷۸ الفتوۃ الدمشقیۃ فی الرد علی الطائفۃ الوھابیۃ، شیخ سید محمد یحیٰی بن احمد مکتبی زیتا، مع تصدیقات، مخطوط

۱۷۹ الفتوۃ الدمشقیۃ فی الرد علی الطائفۃ الوھابیۃ، شیخ سید محمد یحیٰی بن احمد مکتبی زیتا، مع تصدیقات، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، مکتبہ دار الحقیقۃ، استنبول، جشن میلاد النبی ﷺ پر دیگر مصنفین کی تحریروں کے ساتھ یک جا شائع ہوا۔

۱۸۰ مضمون الشیخ یٰسین احمد الخیاری، قول گنگوہی جنم کنھیا کا رد، مخطوط

۱۸۱ مضمون الشیخ یٰسین احمد الخیاری، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، مکتبہ دار الحقیقۃ، استنبول، جشن میلاد النبی ﷺ پر دیگر مصنفین کی تحریروں کے ساتھ یک جا شائع کیا گیا۔

۱۸۲ مکتوب مولانا محمد عبد الحق الہ آبادی بنام شیخ الدلائل سید محمد سعید مدنی کے مخطوط کا عکس

عربی اخبارات و رسائل

۱۸۳ ہفت روزہ 'البلاغ' کویت، شمارہ ۳۰ رجنوری ۲۰۰۵ء

۱۸۴ ماہنامہ 'البیان' طرابلس، لبنان، شمارہ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ، علامہ یوسف

بھانی کی الدولة المکیة پر تقریظ کا متن مع تعارفی کلمات از مولانا سید احمد علی رامپوری

۱۸۵ ماہنامہ 'الثقافة' دہلی، شمارہ دسمبر ۱۹۹۷ء، مولانا حسن محمد ثقافی کا مضمون 'المخدوم الکبیر'

۱۸۶ سہ ماہی 'ثقافة الهند' دہلی، شمارہ اول سال ۱۹۹۲ء، علامہ نسیم احمد فریدی امروہوی کے مضمون کا اردو سے ترجمہ از خالد قاسمی 'الشیخ عبد الحق حقی المحدث الدهلوی'

۱۸۷ ماہنامہ 'حضارة الاسلام' دمشق، شمارہ اپریل ۱۹۶۵ء، علامہ احسان الٰہی ظہیر کا مضمون 'احیاء الحدیث و اثره فی حرکة الفقه التحریة فی القارة الهندیة'

۱۸۸ ماہنامہ 'الحقائق' دمشق، شمارہ محرم ۱۳۳۰ھ، شیخ محمود بن رشید عطار کا مضمون 'استحباب القیام عند ذکر ولادته علیه الصلوة و السلام' / شمارہ صفر ۱۳۳۱ھ، شیخ محمد قاسمی حلاق کا مضمون 'دحض الفضول علی من حظر القیام عند ولادة الرسول ﷺ'

۱۸۹ سہ ماہی 'الدراسات الاسلامیة' اسلام آباد، شمارہ جنوری تا مارچ ۲۰۰۰ء، شمارہ اپریل تا جون / شمارہ جولائی تا ستمبر، علامہ سید محمد زمزمی کتانی کا سفرنامہ 'رحلتان الی الهند'

۱۹۰ ماہنامہ 'الدعوة' کراچی، شمارہ نومبر ۱۹۸۱ء، مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی کی وفات کی خبر / شمارہ دسمبر ۱۹۸۲ء، علامہ سید یوسف بن ہاشم رفاعی کا مضمون 'رداً علی فتاوی الشیخ ابن باز' / شمارہ جولائی ۱۹۸۳ء، 'المؤتمر البعثی الاسلامی ببغداد' سے علامہ یوسف رفاعی کے خطاب کا متن

۱۹۱ ہفت روزہ 'الرسالة' قاہرہ، شمارہ یکم ستمبر ۱۹۳۳ء، شیخ محمد مصطفیٰ حلمی کا مضمون 'مطالعات فی التصوف الاسلامی' کشف المحجوب سے متعلق

۱۹۲ روزنامہ 'الشرق الاوسط' لندن وغیرہ، شمارہ ۱۳ مئی ۱۹۸۸ء، حسین بن عبداللہ سراج کا حمدیہ کلام 'استغاثه'

۱۹۳ ماہنامہ 'العرب' ریاض، شمارہ مارچ ۱۹۷۲ء، مضمون 'مجمع اللغة العربیة بدمشق'

۱۹۴ ماہنامہ 'المنہل' جدہ، شمارہ مارچ اپریل ۱۹۷۸ء، الحاج احمد مغبو کا مضمون 'الشیخ محمد المکی الکتانی فی ذمة الله' / شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، متعدد مضامین سے استفادہ کیا گیا۔

۱۹۵ روزنامہ 'الوطن' کویت، شمارہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۸ء، شیخ عبدالمجید حاشم حسینی ازہری کا مضمون 'من امہات الکتب – مفاتیح الغیب المشہور بالتفسیر الکبیر'

۱۹۶ ہفت روزہ 'الیمامة' ریاض، شمارہ ۲۴ جنوری ۱۹۹۸ء، خانہ کعبہ کے کلیدار شیخ عبدالعزیز شیبی کا انٹرویو

فارسی کتب

۱۹۷ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، کاظم موسوی بجنوردی کی نگرانی میں عرب وعجم کے محققین کی بڑی تعداد مل کر تصنیف کر رہے ہیں، جلد ۱، طبع دوم ۱۹۹۵ء، جلد ۲، طبع اول ۱۹۹۵ء، جلد ۳، طبع اول ۱۹۹۶ء، جلد ۴، طبع دوم ۱۹۹۸ء، جلد ۵، طبع دوم ۱۹۹۹ء، جلد ۶، طبع اول ۱۹۹۴ء، جلد ۷، طبع دوم ۱۹۹۸ء، جلد ۸، طبع اول ۱۹۹۸ء، جلد ۹، طبع اول ۲۰۰۰ء، جلد ۱۰، طبع اول ۲۰۰۱ء، جلد ۱۱، طبع اول ۲۰۰۳ء، جلد ۱۲، طبع اول ۲۰۰۴ء، مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، تہران

فارسی رسائل

۱۹۸ سہ ماہی 'دانش' اسلام آباد، شمارہ نمبر ۵۱، سال ۱۹۹۸ء، ڈاکٹر سید حسن عباس کا مضمون 'آزاد بلگرامی، شاعر آزادہ'

اردو کتب

۱۹۹ ابواب تاریخ المدینة المنورة، شیخ سید علی حافظ مدنی، مختصر اردو ترجمہ از آل حسن صدیقی، طبع اول ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، مطابع المدینة، جدہ

۲۰۰ الاجازة فی الذکر الجہر مع الجنازة، مولانا محمد عمر الدین ہزاروی، طبع دوم، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع قدیم، مطبع گلزار حسینی، بمبئی

۲۰۱ اخبار الاخیار فی احوال الابرار، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، فارسی سے ترجمہ از علامہ اقبال الدین احمد، طبع اول کمپیوٹر ۱۹۹۷ء، دارالاشاعت، کراچی

۲۰۲ اتحافے حرمین کا تازہ عطیہ، مولانا سید محمد عبدالرحمٰن بیتھوی، طبع اول ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء، مطبع اہل سنت وجماعت، بریلی

۲۰۳ انوار قطب مدینہ، علامہ خلیل احمد رانا، طبع اول ۱۴۰۸ھ، مرکزی مجلس رضا، لاہور

۲۰۴ تجلیات مہر انور، مفتی سید شاہ حسین گردیزی چشتی نقشبندی، طبع اول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء، مکتبہ مہریہ، گولڑا

۲۰۵ تذکار شرف، علامہ محمد عبدالستار طاہر، طبع اول ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، المختار پبلی کیشنز، لاہور

۲۰۶ تذکرہ اکابر اہل سنت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع دوم ۲۰۰۰ء، فرید بک سٹال، لاہور

۲۰۷ تذکرہ حضرت محدث دکن، ڈاکٹر ابوالخیرات محمد عبدالستار خان نقشبندی قادری، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، المختار پبلی کیشنز، لاہور

۲۰۸ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، علامہ محمد صادق قصوری و پروفیسر مجید اللہ قادری، طبع اول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

۲۰۹ تذکرہ علماء اہل سنت، مولانا محمود احمد کانپوری، طبع دوم ۱۹۹۲ء، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد

۲۱۰ تذکرہ علماء اہل سنت ضلع چکوال، علامہ حافظ عبدالحلیم نقشبندی، سنہ اشاعت درج نہیں، جب کہ مقدمہ کتاب ۱۹۹۷ء میں لکھا گیا، جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ، چکوال

۲۱۱ تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی، طبع دوم ۱۹۸۷ء، مکتبہ نبویہ، لاہور

۲۱۲ تذکرہ علمائے ہند، مولانا رحمٰن علی، فارسی سے ترجمہ و ترتیب و حواشی از

پروفیسر محمد ایوب قادری، طبع اول ۱۹۶۱ء، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی

۲۱۳ تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و الخلیل، مولانا غلام دستگیر قصوری، نوری کتب خانہ، لاہور

۲۱۴ تقویۃ الایمان، شاہ اسماعیل دہلوی، مقدمہ از علامہ غلام رسول مہر، سنِ اشاعت درج نہیں، مطابع رشید، مدینہ منورہ

۲۱۵ حدائق الحنفیۃ، مولانا فقیر محمد جہلمی، ترتیب جدید و حواشی و تکملہ از خورشید احمد خان، طبع چہارم ۱۹۷۷ء یا اس کے بعد شائع ہوئی، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ، لاہور

۲۱۶ حیات صدر الشریعۃ، مولانا امجد علی اعظمی کا تذکرہ خود ان کی زبانی، مرتب مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی، طبع ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، رضا اکیڈمی، لاہور

۲۱۷ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، پروفیسر خلیق احمد نظامی، طبع اول، سنِ اشاعت درج نہیں، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۲۱۸ الخزائن، پنجاب یونی ورسٹی لائبریری کے نادر مخطوطات کی فہرست مفصل، قاضی عبدالنبی کوکب، جلد اول، طبع اول ۱۹۷۵ء، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور

۲۱۹ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، عربی سے ترجمہ از مولانا حامد رضا خان بریلوی، طبع ۱۹۷۶ء، مکتبہ رضویہ، کراچی

۲۲۰ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، عربی سے ترجمہ از مولانا حامد رضا خان بریلوی، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے اسے جدید اردو میں ڈھالا، طبع اول ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۷ء، مکتبہ نبویہ، لاہور

۲۲۱ رطب و یابس، مجموعہ مقالات و مضامین، ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، طبع ۲۰۰۳ء، اسکالرز اکیڈمی، کراچی

۲۲۲ سدا بہار خوشبوئیں، شیخ سید محمد صالح فرفور کی عربی تصنیف من رشحات

الخلود' کا ترجمہ از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء، مکتبہ قادریہ، لاہور

۲۲۳ سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ و السلام، مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری، سنِ اشاعت درج نہیں، سنہ تکمیل تصنیف ۱۳۷۳ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

۲۲۴ سندھ کے اکابرین قادریہ کی علمی و دینی خدمات ۱۱۹۸ھ تا ۱۳۱۳ھ، ڈاکٹر صاحبزادہ فریدالدین قادری، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، طبع اول ۱۹۹۸ء، قادری پبلی کیشنز، کراچی

۲۲۵ سندھ کے صوفیائے نقشبند، ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، طبع اول ۱۹۹۶ء، رکن اسلام پبلی کیشنز، حیدرآباد سندھ

۲۲۶ ضیائے مہر، مولانا مشتاق احمد چشتی، طبع اول ۲۰۰۰ء، مکتبہ مہریہ، گولڑا

۲۲۷ علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، مولانا محمد شہاب الدین رضوی، طبع اول ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، رضا اکیڈمی، بمبئی

۲۲۸ شیخ سید یوسف ہاشم رفاعی کا علماء نجد کے نام اہم پیغام، عربی سے اردو ترجمہ از ابوعثمان قادری، طبع اول ۲۰۰۰ء، صفہ پبلی کیشنز، لاہور

۲۲۹ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی، طبع ششم ۱۹۸۱ء، المجمع الاسلامی، مبارک پور اعظم گڑھ

۲۳۰ قطب مدینہ، علامہ خلیل احمد رانا، طبع اول ۱۹۹۷ء، نعمان اکادمی، جہانیاں منڈی خانیوال

۲۳۱ قطب مدینہ، حافظ محمد طاہر رضا، سنِ اشاعت درج نہیں، رضا اکیڈمی، لاہور

۲۳۲ القول الجلی فی ذکر آثار الولی، مولانا محمد عاشق پھلتی، فارسی سے ترجمہ از مولانا محمد تقی انور علوی، طبع دوم ۱۹۹۹ء، مسلم کتابوی، لاہور

۲۳۳ مآثر الکرام، مولانا غلام علی آزاد بلگرامی، فارسی سے ترجمہ از مولانا شاہ محمد خالد میاں فاخری، طبع اول ۱۹۸۳ء، دائرۃ المصنفین، کراچی

۲۳۴ محسن اہل سنت، احوال و آثار علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ محمد عبدالستار طاہر، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، رضا دارالاشاعت، لاہور

۲۳۵ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری، حالات و آثار، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی، طبع دوم ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، ادارہ مسعودیہ، کراچی

۲۳۶ مرأۃ التصانیف، مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری چشتی، جلد اول، طبع اول ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، مکتبہ قادریہ، لاہور

۲۳۷ مفید المفتی المعروف بہ فقہ اسلامی، مولانا عبدالاول جونپوری، اضافات از علامہ سید ارشاد احمد عارف، طبع دوم ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، مکتبہ غوثیہ، ملتان

۲۳۸ الملفوظ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

۲۳۹ مہر منیر، مولانا فیض احمد فیض، طبع پنجم ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور

۲۴۰ نابغۂ فلسطین، علامہ خلیل احمد رانا، طبع اول ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء، دارالفیض گنج بخش، لاہور

۲۴۱ نور نور چہرے، تذکرہ ابرار ملت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، مکتبہ قادریہ، لاہور

اردو وثائق

۲۴۲ مکتوب مولانا محمد کریم اللہ پنجابی مہاجر مدنی بنام مولانا ابوالرجاء محمد غلام رسول قادری، مخطوط

اردو اخبارات ورسائل

۲۴۳ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، شمارہ اگست ۲۰۰۴ء/مئی ۲۰۰۵ء

۲۴۴ سہ ماہی 'افکار رضا' بمبئی، شمارہ جنوری جون ۲۰۰۲ء/ جولائی دسمبر ۲۰۰۲ء/ اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۳ء، بوساطت 'فکر رضا' ویب سائٹ

۲۴۵ ماہنامہ 'اہل سنت' گجرات، شمارہ نومبر ۱۹۹۹ء/ مئی ۲۰۰۲ء

۲۴۶ ہفت روزہ 'اہل فقہ' امرتسر، شمارہ ۶ر مئی ۱۹۱۲ء

۲۴۷ ماہنامہ 'ترجمان اہل سنت' کراچی، شمارہ جون ۱۹۷۶ء

۲۴۸ ماہنامہ 'جہان رضا' لاہور، شمارہ نمبر ۳۶، سال ۱۹۹۸ء/ اکتوبر نومبر ۱۹۹۸ء

۲۴۹ ماہنامہ 'حجاز' کراچی، شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۹۰ء

۲۵۰ ہفت روزہ 'رضوان' لاہور، شمارہ ۷ر اگست ۱۹۴۹ء/ ۷ر اگست ۱۹۵۰ء/ ۱۴ر اگست ۱۹۵۰

۲۵۱ ہفت روزہ 'سراج الاخبار' جہلم، شمارہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۰۳ء/ ۱۹ر اپریل ۱۹۱۰ء

۲۵۲ ماہنامہ 'السعید' ملتان، شمارہ جنوری ۱۹۹۷ء

۲۵۳ ماہ نامہ 'سوئے حجاز' لاہور، شمارہ دسمبر ۲۰۰۱ء

۲۵۴ ماہنامہ 'شمس الاسلام' بھیرہ، شمارہ ۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء

۲۵۵ ماہنامہ 'ضیائے حرم' بھیرہ، شمارہ نومبر ۱۹۸۷ء/ اگست ۱۹۹۷ء/ جنوری ۱۹۹۹ء/ دسمبر ۱۹۹۹ء/ مئی ۲۰۰۰ء/ فروری ۲۰۰۱ء/ ستمبر ۲۰۰۱ء/ جنوری ۲۰۰۲ء/ اگست ۲۰۰۲ء/ اپریل ۲۰۰۳ء/ ستمبر ۲۰۰۳ء/ اکتوبر ۲۰۰۳ء/ دسمبر ۲۰۰۳ء/ ستمبر ۲۰۰۴ء

۲۵۶ ہفت روزہ 'الفقیہ' امرتسر، شمارہ ۵ر جولائی ۱۹۱۹ء/ ۲۸ر ستمبر ۱۹۲۸ء

۲۵۷ ماہنامہ 'فکر و نظر' اسلام آباد، شمارہ مارچ ۱۹۷۳ء

۲۵۸ ماہنامہ 'القول السدید' لاہور، شمارہ اگست ۱۹۹۳ء

۲۵۹ ماہنامہ 'ماہ طیبہ' کوٹلی لوہاراں، شمارہ ستمبر ۱۹۶۰ء

۲۶۰ سہ ماہی 'محراب و منبر' کراچی، شمارہ اکتوبر دسمبر ۱۹۹۱ء

۲۶۱ ماہنامہ 'المظہر' کراچی، شمارہ جولائی اگست ۲۰۰۲ء

۲۶۲ سال نامہ 'معارف رضا' کراچی، شمارہ ۱۹۸۶ء/ ۱۹۹۴ء/ ۱۹۹۸ء/ ۱۹۹۹ء

۲۶۳ ماہنامہ 'معارف رضا' کراچی، شمارہ مئی جون ۲۰۰۰ء/ جولائی ۲۰۰۰ء/ اگست ۲۰۰۰ء/

نومبر۲۰۰۰ء/ دسمبر۲۰۰۰ء/ جنوری۲۰۰۱ء/ مارچ۲۰۰۱ء/ نومبر۲۰۰۱ء/ جنوری۲۰۰۲ء/
فروری۲۰۰۲ء/ مارچ۲۰۰۲ء/ اپریل۲۰۰۲ء/ مئی۲۰۰۲ء/ جون۲۰۰۲ء/ نومبر۲۰۰۲ء/
دسمبر۲۰۰۲ء/ جنوری۲۰۰۳ء/ فروری۲۰۰۳ء/ مارچ۲۰۰۳ء/ اپریل جون۲۰۰۳ء/
جنوری۲۰۰۵ء/فروری۲۰۰۵ء/اکتوبر۲۰۰۵ء/نومبر۲۰۰۵ء/دسمبر۲۰۰۵ء

۲۶۴ ماہنامہ'المعصوم' کراچی، شمارہ ستمبر۱۹۹۲ء

۲۶۵ ماہنامہ'منہاج القرآن' لاہور، شمارہ دسمبر۱۹۸۷ء/فروری۱۹۹۱ء/دسمبر۲۰۰۲ء

۲۶۶ ماہنامہ'النظامیۃ' لاہور، شمارہ نومبر، دسمبر۲۰۰۱ء/ستمبر، اکتوبر۲۰۰۳ء

۲۶۷ ماہنامہ'نعت' لاہور، شمارہ ستمبر۱۹۹۱ء/فروری۱۹۹۳ء/اگست۲۰۰۲ء

۲۶۸ ماہنامہ'نورالحبیب' بصیرپور، شمارہ اگست ستمبر۱۹۹۳ء/ جنوری۲۰۰۳ء/
جولائی۲۰۰۳ء/اگست۲۰۰۳ء/اکتوبر۲۰۰۳ء/مارچ۲۰۰۴ء

کمپیوٹر انٹرنیٹ ویب سائٹس

۲۶۹ WWW.AL-BALAGH.COM

۲۷۰ WWW.BARKATI.NET

۲۷۱ WWW.FIKRERAZA.NET

۲۷۲ WWW.LIVINGISLAM.ORG

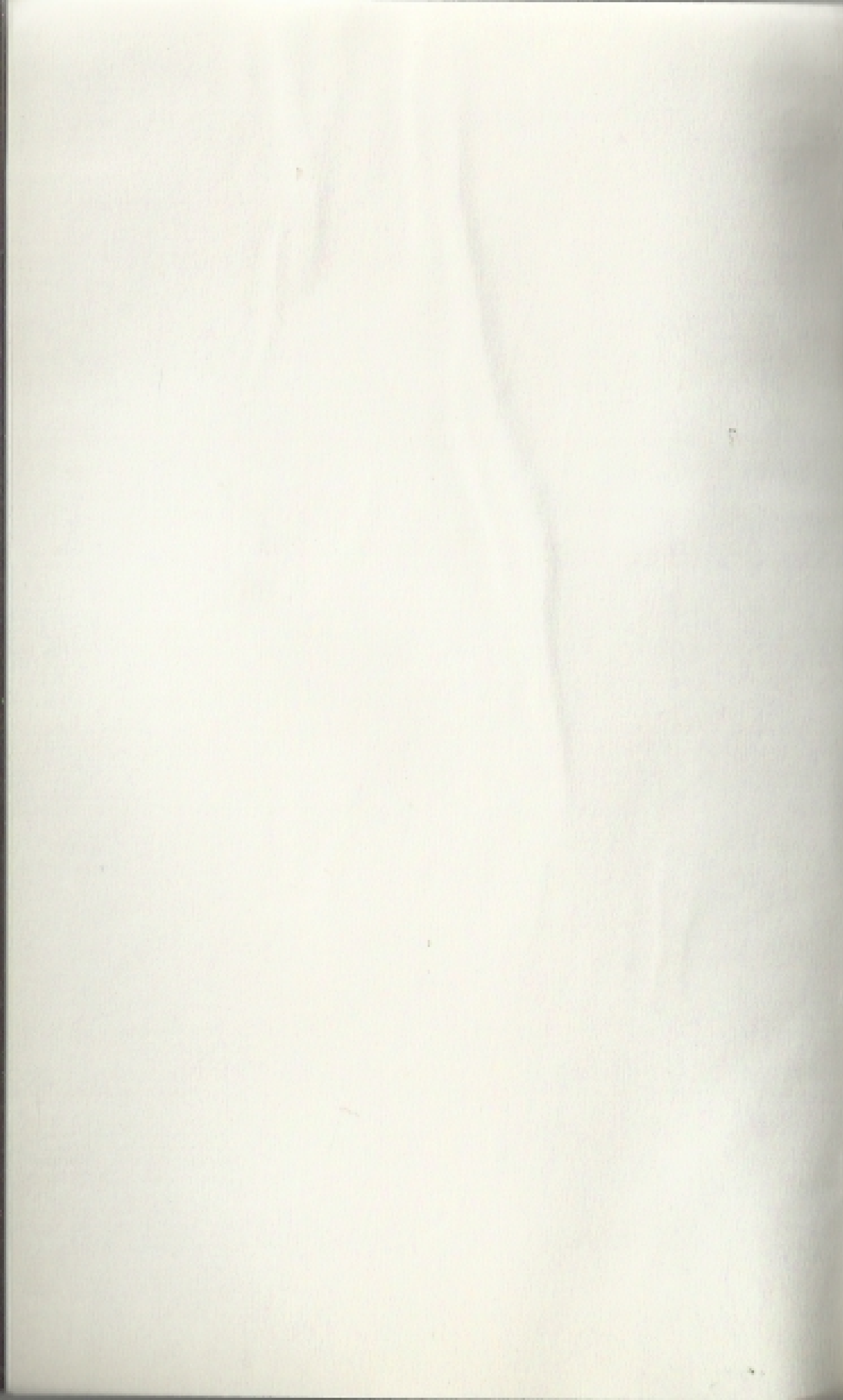
۲۷۳ WWW.NAQSHBANDI.NET

۲۷۴ WWW.RIFAIEONLINE.COM

۲۷۵ WWW.SUNNAH.ORG

۲۷۶ WWW.ZIA-UL-UMMAT.COM





عبدالحق انصاری کی د...

- فضیلۃ الشیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ...
- علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی...
- مکہ مکرمہ کے عجمی علماء
- مکہ مکرمہ کے کشی علماء
- شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی رحمۃ ا...
- مفتی اعظم مصر علامہ سید احمد طحطا...

- یادِ سلف --- علامہ عبدالرحمن ا...
- شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی رحمۃ...
- کشف المحجوب کا عربی ترجمہ
- مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ...
- دنیائے عرب کے علماء و مشائخ...
- عرب دنیا کے نقشبندی علماء و مشا...
- تیرہویں صدی ہجری کے عرب...
- حسام الحرمین کے مقرظین
- وفیات --- مبلغ اسلام شیخ برعی...
- مفتی اعظم عراق شیخ عبدالکریم مد...

یگر مطبوعہ کتب ومضامین

تعالیٰ علیہ

کتب

للہ تعالیٰ علیہ

وی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ن جوزی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مہ

نقشبندیہ مجددیہ

ائخ

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

رس کی وفات

عبدالحق انصاری کی دیگر مطبوعہ کتب ومضامین

کتب

- فضیلۃ الشیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی کتب
- مکہ مکرمہ کے عجمی علماء
- مکہ مکرمہ کے کتبی علماء
- شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- مفتی اعظم مصر علامہ سید احمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مضامین

- یادِ سلف --- علامہ عبدالرحمن ابن جوزی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- کشف المحجوب کا عربی ترجمہ
- مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ
- دنیائے عرب کے علماء ومشائخ نقشبندیہ مجددیہ
- عرب دنیا کے نقشبندی علماء ومشائخ
- تیرہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
- حسام الحرمین کے مقرظین
- وفیات --- مبلغ اسلام شیخ برعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- مفتی اعظم عراق شیخ عبدالکریم مدرس کی وفات